سب باتون کو پرکھو بہتر کو اختیار کرو ا تھسلو ۵ ۲۱

رسالہ

ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وہ تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانین یوحنا ۱۷ ۳

الوہیت مسیح و تثلیث کی تنقیح

ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے اور ایک خداوند ہے جو یسوع مسیح ہے ۱ کرنتھیون ۸ ۶

جسمین یہہ مسائل غیر انجیلی ثابت کیے گئے ہین

مولفہ

مسٹر اکبر مسیح مختار باندا

مطبع منشی گنگا پرساد ورما برادران لکھنؤ مین طبع ہوا

اس رسالہ کی اشاعت خاص عیسائیون کے درمیان منظور ہے اسلیے

انکے واسطے قیمت مع محصول ڈاک ۵

جنوری سنہ ۱۸۹۲ء

آیات جنپر اس رسالہ مین بحث ہوئی

فہرست مضامین

باب اول
وحدت آلہی

ب

ز

فصل دوم

باب پنجم

رسولون نے مسیح کی حق مین کیا تعلیم دی ۶۶-۳۶:

مین تیرے سامنے یہ اقرار کرتا ہون کہ جس راہ کو وہ بدعت کہتے ہین
اسی مین اپنے باپ دادون کے خدا کی بندگی کرتا ہون (اعمال ۲۴-۱۴)

دیباچہ

واہ خدا کی دولت وحکمت اور دانش کی کیسی گہرائی ہے اسکی عدالتین دریافت
سے کیا ہی پرے اور اسکی راہین پتا ملنے سے کیا ہی دور ہین کہ کس نے خداوند
کی عقل کو جانا ہے یا کون اسکا صلاح کار رہا یا کس نے پہلے اوسے کچھ دیا ہی
کہ اسے پھیر دیا جائیگا کیونکہ اوسی سے اور اُسی کے سبب اور اُسی کے لیے
ساری چیزین ہوئی ہین ابد تک اسی کی بزرگی ہو آمین (روم ۱۱ ۳۳-۳۶)
اسبب تالیف کتاب۔ ہر صاحب عقل کا فرض ہے کہ جب سچائی
کو خود دریافت کرے تو اُسکو اپنے ہمجنسون تک پہونچاوے تاکہ اوسکا
فائدہ اُسی کی ذات پر محدود نہ رہجائے میری غرض اس رسالہ کے لکھنے
سے یہی ہے۔ مین نے اپنا ہوش ہالی چرچ مین سنبھالا اور اسی کے مطابق
دینی تربیت پائی اور لڑکائی سے مقدس کتابون سے واقف ہوا۔ کیونکہ میرے

بی

الہامی منطق

خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیون کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانی ہے
وہ یسوع مسیح ہے ۱ تمط ۲/۵

مسیح خدا نہین

برہان اول کوئی خدا نہین مگر ایک اقسر ۸/۴
ایک خدا ہے جو باپ ہے اقر ۸ یوحنا ۱۷/۳
پس سوا باپ کے کوئی خدا نہین
مگر مسیح باپ نہین (کلیسیا کا قول)
اسلیے مسیح خدا نہین۔

برہان دوم تب یسوع روح کیوسیلہ بیابان مین لایا گیا کہ شیطان
آزمایا جاوے متی ۴
ہمارا سردار کاہن مسیح ساری باتون مین ہمارے مانند
آزمایا گیا پر اسنے گناہ نہ کیا عبر ۴/۱۵
خدا برائی سے آزمایا نہین جاتا یعقوب ۱/۱۳
خدا آزمایا نہین جاتا
مسیح آزمایا گیا
اسلیے مسیح خدا نہین

میرے خیالات کی مخالفت کی ہے انکو اپنے کلیسا کے عقیدے تثلیث
اور الوہیت مسیح کی نسبت یقین ہے کہ "اس عقیدے کو جو کوئی کامل اور
بیداغ نگاہ نہ رکھے وہ بیشک عذاب ابدی مین پڑیگا"۔ پس کوئی تعجب
نہین اگر مجھکو نجات سے محروم سمجھکر وہ میری روح کے لیے غم کرین۔
خدا جو تسلی دینے والا ہے انکو بھی تسلی بخشے اور اگر مناسب سمجھے تو جو اوس نے
مجھپر ظاہر کیا انپر بھی ظاہر فرمائے کیونکہ جو انسان کے نزدیک ناممکن ہے
خدا کے نزدیک ممکن ہے۔

۲ - ضرورت تحقیق دین - اگر خدا کی ذات واحد مطلق ہے اگر مسیح اور
روح القدس خدا نہین ہین تو وہ سب لوگ جو بیٹے اور روح القدس کو خدا
مان کر انکی باپ کے برابر عزت کرتے ہین وہ ضرور خدائے واحد کی
بیعزتی کرتے اور بت پرستی کے معاون ہین اسیطرح اگر دراصل خدائے واحد
کی ذات مین اقانیم ثلثہ ہین اور مسیح اور روح القدس خدا ہوکر خدا کے
برابر عزت کے مستحق ہین تو ضرور وہ سب جو ایسا نہین مانتے خدا کو غصہ
دلاتے ہین پس ہر عیسائی کو جو انجیل پر ایمان لاتا ہے لازم ہے کہ بہت
غور اور فکر اور دعا اور راستی اور صدق دل کے ساتھ ان اہم امور مین
کمال تحقیق عمل مین لائے تاکہ وہ بے پرواہی اور غفلت سے اپنے بے بہا
ایمان کو غارت نہ کرکے خدا کا مجرم نہ ٹھہرے۔ صداقت کی محبت راستبازی
کا مال ہے اور تحقیق سے ڈرنا ایمان کا زوال مقدس پولوس فرماتے ہین

والد بزرگوار اسی چرچ کے پادری ہین - مگر جب مین نے آزادانہ تحقیق کیے تو مجکو معلوم ہوا کہ یہ طریق عیسویت جو مروج ہے وہ ہرگز نہین جسکی خداوند مسیح اور اُنکے مقدس رسولون نے اوائل مین تعلیم کی تھی یہ عیسویت خالص نہین اسمین بہت آمیزش ہو چلی ہے بالخصوص یہ دو مسائل یعنی الوہیت مسیح اور تثلیث فی التوحید تو ایسے ہین کہ مسیح اور رسولون کو اُنکا گمان بھی نہین ہو سکتا تھا ہان یہ انجیل کی تعلیم کے صریح مخالف ہین انجیل سے انکو ذرا سہارا نہین ملتا - ہمارے پیارے عیسائی بھائی نیک نیتی سے انجیلی تعلیم سمجھکر انپر ایمان لاتے ہین مگر یہ ایسے نہین اور مجھے یقین کامل ہے کہ وہ تمام ایماندار جنکے دل تعصب اور طرفداری سے پاک ہین اور جو انجیل جلیل کو خدا کا الہام مانتے ہین ان مسائل کے ترک کردینے مین تامل نہ کرینگے بشرطیکہ اُنکو یہ باور ہو جاے کہ دراصل یہ مسائل جنکو وہ نجات کے لیے لازمی سمجھتے ہین نہ صرف انجیلی نہین بلکہ صریح انجیل کے خلاف ہین -

اسی وجہ سے مین اس رسالہ کے شائع کرانے کی از حد ضرورت سمجھتا ہون

کیونکہ چراغ روشن کرکے پیمانے کے تلے نہین بلکہ چراغدان پر رکھتے مین تاکہ ان سب کو جو گھر مین ہون روشنی دے - مین افسوس سے اسپر بھی خیال کرتا ہون کہ میرا یہ رسالہ علاوہ میرے اور بہی خواہون کے میرے والد بزرگوار کے نہایت رنج کا باعث ہوگا کیونکہ ابتدا ہی سے اُنھون نے

خوف سے پڑ گیا اس خوف سے کہ مبادا وہ اُس جلال کو جسے وہ فقط خدا ہی
کا حق سمجھتا ہے کسی اور کو دیدے۔ اگر یسوع مسیح کا پوجنے والا غلطی پر ہے
تب بھی ہمین یقین ہے کہ خدا اُسکی غلطی کو بھی معاف کریگا کیونکہ وہ ہمین اس
خوف سے پڑ گیا کہ مبادا اُس سے نافرمانی کرے جسے وہ بیٹے کی ماہیت کی
نسبت الہام یا اس عزت کی نسبت جو اُسے دینا واجب ہے حکم سمجھتا ہے
دونون ایک ہی اصول یعنی خدا کے خوف پر کارفرما ہین اور گو کہ وہ ہی اصول
اُنکو مختلف راہون پر لیجاے ہمین یہ امید و اعتقاد ہے کہ اگر وہ اپنے
ایمان مین محبت کو اضافہ کرینگے تو آسمان پر ملاقی ہونگے "۔ دیباچہ مجموعہ
رسائل دینی۔ انجیل مین اسکو لازمی بتایا ہے کہ ہم روحون کو پرکھین تو شخصون
کو ڈھونڈھین اور ہر تعلیم کا انجیل کے ساتھ مقابلہ کرکے دریافت کرین کہ
آیا وہ اُسکے مطابق ہے یا نہین (اعمال ۱۷) پس چاہیے کہ ہم کمال منت و
عاجزی کے ساتھ خدا سے دعا مانگین کہ وہ ہمکو فہم عنایت کرے تا کہ ہم
اُسکے مقدس کلام کو سمجھین اور اُس سے درست تعلیم اخذ کرین نہ کہ جس کلام
پر ہم فخر کرتے ہین اپنے تعصب سے اسی کے دشمن بنین۔

۳ — عیسائی کی انجیلی تعریف۔ ہمارے بعض عیسائی بھائی اکثر تحکم سے
کہتے ہین کہ توحیدی عیسائی مسیحی نہین " جو مسیح کی الوہیت کا انکار کرے
وہ ہرگز نجات نہ پاویگا " اُسپر نجات کا دروازہ بند ہے۔ نادان توحیدی
عیسائی بھی ایسا ہی کہہ سکتے ہین کہ جو لوگ مسیح کی الوہیت اور تثلیث کے

سب باتون کو پرکھو بہتر کو اختیار کرو (۱ تھسلونیکیوں ۵: ۲۱)

کسی عقیدے کو اسلیے تقلیداً ماننا کہ ہمارے آبا و اجدا د اسکو مانتے آئے ہین یا اُسکے ترک کرنے مین مخالفت یا دقت یا بدنامی یا دنیاوی رسوائی و نقصان ہے کسی صادق و عاقل کا کام نہین دنیا مین وہ کونسا طالب حق ہوا جسکو یہ مشکلین درپیش نہین آئین دین و مذہب کا علاقہ انسان اور اُسکے خدا ہی کے ساتھ ہے اسمین کسی تیسرے کا دخل نہین چاہیے وہ باپ ہو یا مان چاہے اُستاد ہو یا آقا ہم اپنے خیالات کے لیے صرف خدا کے جوابدہ ہین اگر ہم نیک نیتی اور بکمال کوشش اور فکر عمل مین نہین لائے تو ضرور ہم خدا کے سامنے منھ دکھانے کے قابل نہین پر اگر ہم یہ سب کر چکے ہین تو گو کہ ہمارے عقلی و ذہنی نتائج غلط بھی ہون ہم اپنے ارادے و نیت و دل کے مطابق راستباز ٹھہرائے جائینگے مبارک وہ جو اپنے تئین اس کام کے سبب جسے وہ مناسب جانکے کرتا ہے ملامت نکرے (رومی ۱۴: ۲۲)

عالم بشپ و ۲ٹسن فرماتے ہین " اگر مختلف اشخاص ہوشیاری و ایمانداری سے نوشتون کی تحقیق کرکے نہایت ہی اہم مسائل مین بھی مختلف نتیجون پر پہونچین ہم یقین کرتے ہین کہ خدا فقط جو جانتا ہے کہ ہر انسان کس قابل ہے اُسپر جو غلطی پر ہے رحم فرما دیگا۔ ہمین یقین ہے کہ وہ یونیٹرین کو معاف کریگا اگر وہ غلطی پر ہے کیونکہ وہ اسمین بُت پرست ہو جانیکے

افعال سے محبت ظاہر ہوگی یہی ہماری عیسویت کی وردی ہے اسی سے
لوگ تعجب کرکے معلوم کرینگے کہ ہم یسوع کے ساتھ تھے ہر شخص جسکے اقوال
وافعال ایسے ہون اُسکو غیر مسیحی کہو یا بدعتی جو بھاوے لگے مگر اسکے سوا دوسرے
کو بدعتی یا غیر مسیحی کہنا گناہ ہے دیکھو عیسویت بہت وسیع ہے وہ کسی رومن کیتھلک
یا چرچ مین یا میتھوڈسٹ یا بپٹسٹ یا کویکر یا پرسبٹیرین
یا یونیٹیرین پر محدود نہین ہے سب اور بہت اور اسمین شامل ہین عیسویت اتنی
وسیع ہے جتنی مسیح کی عالمگیر کلیسیا نہین اتنی وسیع ہے جتنی خدا کی بادشاہت
مگر افسوس ہے مسیح کا جو کرتا بن سیا سراسر بنا ہوا تھا اُسپر ہمکو ظالم رومی سپاہیون
کی برابر بھی ترس نہ آیا اور ہمنے اسکو چاک کرکے تار تار کردیا ابھی وقت ہے
کہ ہم محبت سے ملجائین اور اپنے جھگڑون کو الفت سے طے کرکے ایک دوسرے
کی ضمیر کے ساتھ نہ الجھین اور صرف نیک نیتی اور سچی تحقیق پر زور دین
اور ہم سب مسیحی کہلائین اور مسیح کا یہ قول اپنے ورد زبان کرین وہ جو ہمارے
برخلاف نہین ہے ہماری طرف ہے (لوقا ۹/۵۰) فضل اون سب
پر ہووے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح سے بے ریا محبت رکھتے ہین
(افسی ۶/۲۴)

۴ - یونیٹیرین یعنی توحیدی عیسائیون کے اصول

(الف) **انجیل** - ہم یونیٹیرین عیسائی انجیل مقدس کو خدا کا کلام
اور الہام مانکر اسکو اپنی نجات کے لیے کافی و وافی سمجھتے ہین اُسکے ساتھ

قائل ہین وہ عیسائی نہین اور خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے یہ طرفین
کی زبردستی ہے ہر ایک ہم مین سے خدا کو اپنا حساب دیگا دوزخ اور
اور بہشت کی کنجیان ہمارے ہاتھ مین نہین ہم نجات کے دروازے کے
دربان نہین ہم نہین جانتے کہ کون انسان خدا کے آگے مقبول ہوگا ہم جانتے
ہین کہ بہت سے فریسی اور لاوی اور کاہن خدا کے آگے مقبول نہوے
مگر سامری محصول لینے والے اور چور مقبول ہوئے کیا عجب کہ بہت سے
بھائی جو ایک دوسرے کو یہان بدعتی اور خارجی سمجھتے رہے بہشت کے
دروازے پر ایک دوسرے کا استقبال کرین اگر کوئی شخص آپ کو عیسائی
کہتا ہے تو ہم کیون کہین کہ وہ عیسائی نہین تو کون ہے جو دوسرے کے نوکر
پر حکم کرتا ہے وہ اپنے خداوند کے آگے کھڑا یا پڑا ہے (روم ۱۴ باب ۴) خداوند
اُنھین جو اوسکے ہین پہچانتا ہے (۲ تمط ۲/۱۹) عیسائی کون ہے ؟ جو مسیح کا
شاگرد ہے (اعمال ۱۱/۲۶) شاگرد کون ہے ؟ مسیح فرماتا ہے اگر تم میری باتون پر
ثابت رہوگے تو تم تحقیق میرے شاگرد ہوگے (یوحنا ۸/۳۱) شاگردی کی شناخت
کیا ہے ؟ اس سے سب جانینگے کہ تم میرے شاگرد ہو اگر تم آپسمین محبت رکھو
(یوحنا ۱۳/۳۵) بس ہمکو چاہیے کہ عیسائی بننے کے لیے مسیح کو اپنا اُستاد اور
معلم اور آقا اور خداوند مانین کیونکہ ہمارا ہادی ایک ہے یعنی مسیح (متی ۲۳/۸)
اور انجیل کو اُسکی تعلیم سمجھکر اور اُسکی تعلیم کو خدا کی آواز جانکر بدل و جان
قبول کرین (یوحنا ۵/۲۴) اگر ہم اُسکی تعلیم پر عمل کرین تو ہمارے سارے

دوسری قسم کے عقائد کو ہم رد کرتے ہین کیونکہ انمین ہم اپنے خداوند
یسوع مسیح کے صحیح کلام کا نقشہ حفظ نہین رکھ سکتے کونسل نایس
اور اتہاناسیس کے عقیدے بالکل ایسے ہی ہین۔

(ب) عقل اور شخصی رائے۔ ہم لوگ عقل کی ہدایت اور شخصی
رائے کو بھی عزت دیتے ہین اور انکی طرح بولتے اور چلتے ہین جنکا انصاف
آزادگی کی شریعت کے موافق ہوگا (یعقوب ۲/۱۲) مسیح فرماتا ہو سچائی تمکو
آزاد کریگی (یوحنا ۸/۳۲) پس تحکم اور زبردستی نہ ہم خود کرتے ہین اور نہ دوسرون
کے لیئے روا رکھتے ہین تاکہ خلقت بھی خرابی کی غلامی سے چھوٹ کر خدا کے
فرزندون کے جلال کی آزادگی مین داخل ہو (روم ۸/۲۱) تم آپ ہی کیون
نہین انصاف کرتے کہ واجب کیا ہے۔ ظاہر کے موافق عدالت مت کرو بلکہ
واجبی عدالت کرو یہ مسیح کے فرمان ہین (لوقا ۱۲/۵۷ یوحنا ۷/۲۴) مین تم سے یون بولتا
ہون جیسا عقلمندون سے سو جو مین کہتا ہون جانچو۔ ساری باتون کو پرکھو نیکی
کو اختیار کرو یہ مقدس حواریون کی فہمایش ہے (۱ قر ۱۰/۱۵ ۱ تھسلو ۵/۲۱) انجیل مین
باشندگان شہر بریا کی تعریف آئی ہے اسلیئے کہ انھون نے بڑے شوق سے
کلام کو قبول کیا اور روز بروز نوشتون کو ڈھونڈھتے رہے کہ یہ باتین یونہین
ہین کہ نہین (اعما ۱۷/۱۱) بھلا جب مسیح اور رسولون نے باوجود صاحب معجزات
اور الہام ہونے کے اپنی تعلیم جبرا ہمکو نہین منوائی بلکہ ہماری عقل اور تمیز اور
ضمیر کو خطاب کر کے کہا کہ ہم تمھارے ایمان پر خداوندی نہین کرتے (۲ قر ۱/۲۴)

ہم کسی دنیاوی مدد کے محتاج نہین اسکے مقابل ہماری نظرون مین نہ کسی عقیدے کو وقعت ہے نہ کسی کونسل کے فرمان کو شریعت اور شہادت تا پر ہماری نظر ہے (یشعیا ۸ ب ۲۰) اگر کوئی دوسری تعلیم دیتا ہے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کے صحیح کلام اور اُس تعلیم کو جو دینداری سے موافقت رکھتی ہے قبول نہین کرتا وہ کچھ نہین جانتا (۱ تمط ۶ ب ۳ و ۴) صحیح باتون کا نقشہ جو تو نے مجھسے سنین اُس ایمان اور محبت کے ساتھ جو یسوع مسیح مین ہے حفظ کر رکھ (۲ تمط ۱ ب ۱۳)

تمام عقائد و مسائل دو قسم پر منقسم ہین۔

اول۔ وہ جنکو ہم انجیل ہی کی عبارت اور کلمات مین اسیطرح ادا کر سکتے ہین جس طرح رسولون نے جہان کی ہدایت کے لیے ادا کیے ہم صرف اُسی قسم کے عقاید کے پابند ہین۔

دوم۔ وہ جنکو ہم اسطرح نہین ظاہر کر سکتے اُنکے لیے ہمکو دنیاوی عقلمندی سے درس لینا اور کونسلون اور فادرون کا محتاج بننا پڑتا ہے۔

پہلی قسم کے کل عقائد ہم قبول کرتے ہین تاکہ ہمارا ایمان انسان کی حکمت پر نہین بلکہ خدا کی قدرت پر موقوف ہو (۱ قر ۲ ب ۵) رسولون کے عقیدہ کو ہم اسی قسم کا عقیدہ جانکر دل سے اُسکا یقین اور زبان سے اقرار کرتے ہین۔

کی نظر ثانی سنہ ۱۸۸۱ء مین ہوئی انگلستان اور امریکہ کے مشہور و معروف
تثلیثی علما ترجمہ کی کمیٹی مین شامل ہوئے اور یہ نیا ترجمہ اُنکی دس برس کی
محنت کا حاصل ہے پس یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کبھی ہم متن یا ترجمہ کے لیے
اس ریوائیزڈ ورشن کا حوالہ دیتے ہین تو گویا ایک تعداد کثیر علماے
تثلیثی کو اپنا گواہ بناتے ہین جنسے کسی طرح آپ لوگ انحراف نہین کر سکتے۔
ہم اس ترجمہ کو بھی کامل نہین سمجھتے (کوئی ترجمہ کمالیت کے ساتھ اصل کو
ظاہر نہین کر سکتا) یہ بھی تمھارے ہی علما کا ترجمہ ہی مگر بہرحال اُسکو پرانے
ترجمہ سے افضل و بہتر جانتے ہین جسنے سیکڑون غلطیون کی جو گویا مسائل
متنازعہ کی بنیاد تھین اصلاح کر دی ہی۔

۴۔ التماس مولف

۱۔ مین نے اس رسالہ مین اپنی دانست مین اپنے مخاطبون کے عمدہ
دلائل پیش کر کے اُنکی تردید کرنا چاہی ہی اور اُنکی طرف جو آیات نہایت معتبر
سمجھے جاتے ہین انھین پر استدلال کیا ہی ان آیات کی نسبت جو دعویٰ
کیا جاتا ہی اُسکو بھی مین نے اکثر انھین کے علما کے الفاظ مین نقل کیا ہے
اسلیئے مین نے اردو کے مستند رسالجات مثلاً پادری کیلب صاحب کا
رسالہ درباب تثلیث پادری ٹامس صاحب کا تشریح التثلیث اور
ڈاکٹر فنڈر صاحب کا مفتاح الاسرار اور خصوصاً رسالہ مسیح ابن اللہ کہ
جو ایک انگریزی عالم کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے وقت تحریر اپنے پیش نظر

تو اب کس پوپ یا کونسل یا بشپ کو کیا منصب رہا کہ خداوند کی میراث پر خداوندی کرے۔

۵ - انجیل کے ترجمے - اس رسالہ مین اکثر تین امور پر بحث کی گئی ہی یعنی انجیل مقدس کی صحیح متن و صحیح ترجمہ اور صحیح تفسیر پر جہان کہین متن یا ترجمہ یا تفسیر مروجہ یا کسی اور امر سے اختلاف ہوا تو اکثر اپنی راے کی تائید مین مستند تثلیثی علما* کے اقوال پر استدلال کیا ہی کیونکہ اُنکی راے ہمارے مخاطبون کے نزدیک زیادہ قابل اعتبار و وقار ہی اُنکی نسبت یہ گمان نہین ہو سکتا کہ وہ کسی طرح توحیدی عیسایون کے طرفدار مین ترجمہ اور متن کی نسبت بہت جگہ ریوائزڈ ورشن یعنی نئی انگریزی ترجمہ کا بھی حوالہ دیا ہی واضح ہو کہ پرانا ترجمہ مروجہ یعنی اتھرائزڈ ورشن چرچ اف انگلینڈ مین سنہ ۱۶۱۱ مین ہوا تھا اڑھائی سو برس کے بعد اوسی چرچ مین اس ترجمہ

---

* اوریجن - یوسیبیس - مارٹن لوتھر - جان کالون - ہیوگو گروشیس - مائکیلس صموئیل کالیرج - آرچ بشپ نیوکوم و لانگلے - کارڈنل نیومن - بشپ لٹن و ہربٹ و پیرس و دسنکٹ و ورڈزورتھ و برگس و جرمی ٹیلر - ڈاکٹر ٹینڈیر و وکلف ٹنڈل وارسمیس و گریسباخ و ٹشنڈارٹ و بیکمن و لوک و شلیو سنر و روزنملر و میر و الفورڈ و ڈارج و بلوم فیلڈ و ہٹلبی و ولیم شرلاک و جیمس ڈولدسن و جان اوون و بنٹ و میکنایٹ - پادری پیٹر یو ڈسن و جوزف نیوی و جان ہیولیٹ و بکہ شتہیرد مکلس -

اشارہ کثرت فی الوحدت کی طرف ہے مگر یہی کہتے ہین کہ تثلیث
کی تعلیم توریت مین صرف اشارہ کے طور پر ذکر ہوئی انجیل مین
واضحاً بیان ہوئی ہے اسی سبب سے جبتک کوئی انجیل کے مضمون کو

اس تعلیم سے پڑا اور مالا مال ہے " رسالہ درباب تثلیث ۶۳ و ۶۶ و ۶۷ —

پادری صاحب کے اس کلام کے ابطال مین ہم صرف چند نہایت ہی مستند تثلیثی
علما کے اقوال نقل کرنا ہی کافی سے زیادہ سمجھتے ہین بشپ بیوبرج فرماتے
ہین " اگرچہ پرانے عہد نامہ مین تثلیث کا اشارہ اکثر آیا ہو تاہم بغیر نئے عہدنامے
کے اسکو درست طور پر سمجھنا ایک امر دشوار ہے - چنانچہ باوجودیکہ یہودیون
کے درمیان توریت تین ہزار برس سے اور انبیا ۲ ہزار برس سے ہین تو بھی آج
کے دن تک وہ اسکو اپنے ایمان کا رکن ہرگز نہ بنا سکے بلکہ مثل محمدیون کے ابتک
مقر ہین کہ خدا اقنوم مین اور ذات مین واحد مطلق ہے "

Private Thoughts, Pt. II. s. 3.

پادری صاحب کے ایک اور تثلیثی ہمخیال جان ہیٹیکر صاحب نے
بھی ایسا ہی دعوی کیا تھا صموئیل کا لیرج جو پہلے توحیدی عیسائی تھے
اور بعد مین تثلیثی ہو گئے اُنکے خیال کی یون تردید فرماتے ہین " کیا یہ حیرت کی بات
نہین کہ اگر در اصل جملہ یہودی ہیٹیکر کے خیال کے مطابق ٹرائیفو سے
قریب نصف صدی علی الخصوص پیشتر ہی تثلیث کے پورے معتقد ہوتے تو جسٹن اس
عام ایمان کی طرف کبھی اشارہ بھی نہ کرتا اور ٹرائیفو کو کبھی اس بات کا الزام نہ دیتا

باب اول

وحدت الٰہی

۱۔ پرانا عہدنامہ۔ پرانے عہدنامہ مین خالص وحدت کی تعلیم ہوئی ہے احکام عشرہ کا[1] پہلا حکم یہ ہے میرے آگے تیرا کوئی دوسرا خدا نہووے۔ سن اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے (استثنا ۶ب و ۴) اس وحدت مین کثرت کی تعلیم مطلق نہین ہے اسرائیل کا عقیدہ بھی اس پر شاہد ہے کسی یہودی نے کبھی خدا کی وحدت مین کثرت کا خیال نہین کیا[2]۔ اب بعض آیات پر عیسائی زور دیتے ہین کہ ان سے

پادری گہیلب صاحب نے ایک عجیب دعویٰ کیا ہے جسکی صداقت پر کوئی ثبوت تاریخ سے نہین ملسکتا وہ کئی جگہہ فرماتے ہین کہ "ہم مکرر یہ کہتے ہین کہ کل قوم یہود خدا تعالیٰ کی ذات مین تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کے ہونے کے قابل تھی انکا جو کتب مقدسہ کے تعلق کا گویا ہیولی لباب اور اصل الاصول تھا پرانا عہدنامہ

پس جبکہ صرف انجیل ہی کی روشنی مین پرانے عہدنامے سے کثرت فی الوحدت کی تعلیم اخذ ہو سکتی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ اگر انجیل مین کثرت فی الوحدت کی روشنی نہ مل سکی تو پرانہ عہدنامہ کثرت کی تعلیم کی نسبت بالکل تاریک رہیگا اسلیے ہم اس رسالہ مین پرانے عہدنامہ پر مطلق بحث نہ کرینگے صرف انجیل پر غور کرکے دیکھینگے کہ آیا یہ تعلیم اسمین ہے یا نہین اگر انجیل مین کثرت فی الوحدت کی تعلیم نہ ملے تو پھر اوسکے ڈھونڈھنے کے لیے پرانے عہدنامے کی طرف رجوع کرنا بالکل عبث ہے۔

۲۔ مسیح کی تعلیم۔ جب ہم خداوند مسیح کی تعلیم کو دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ وحدت کے بارے مین اسنے بلاکم وکاست اسی پہلے حکم کو ٹھہرایا کہ سب حکمون مین اول یہی ہے کہ اے اسرائیل سن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے (مرقس ۱۲/۲۹) اور بہت تاکید کے ساتھ یہ تبلانے کو کہ اس واحد خدا مین کوئی اقتیاز اقانیم کا نہین ہے اور یہ واحد خدا صرف باپ ہی ہے نہ بیٹا یا روح القدس اُسنے کہا ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ (باپ) کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تونے بھیجا ہے جانین (یوحنا ۱۷/۳) دیکھیے یہان باپ کو اکیلا سچا خدا کہا اب گنجایش نہین کہ ہم سواے باپ کے کسی دوسرے کو بھی سچا خدا کہہ سکین اگر کہین تو پھر صاف ظاہر ہے کہ باپ اکیلا سچا خدا نہ رہیگا۔ مسیح کو تو خدا نہین کہہ سکتے وہ کہتا ہے کہ اوسکو

نہ سمجھا ہو توریت کے اکثر مطلبون کو جیسا چاہیئے نہ سمجھیگا" مفتاح الاسرار صفحہ ۵۲۔

"عہد عتیق کو بغیر عہد جدید کے لو اور یہ اقرار کرنا پڑیگا کہ مسئلہ تثلیث کو اس سے ثابت کر لینا کوئی آسان کام نہین ہے" بشپ برنٹ شرح ۳۹ عقائد دینی عقیدہ اول۔

کہ تثلیث سے یہودیون کی مخالفت خود انھین کے باپ دادون کے بلکہ انھین کے خلاف ایک بدعت ہے جنھون نے مسیح کا انکار کیا یعنی یسوع کو مسیح نہ مانا"

Literary Remains یعنی مجلسیس

کہتا ہے کہ "یہودیون کو مسئلہ تثلیث نہ سکھلایا گیا تھا کیونکہ انکی حالت طفلی کی تھی"۔ ہبیسل کا بھی یہی قول ہے۔

کیلب صاحب کہتے ہین "پرانا عہد نامہ اس تعلیم سے مالا مال ہے" فنڈر صاحب فرماتے ہین "تثلیث کی تعلیم توریت مین صرف اشارہ کے طور پر ذکر ہوئی" کیلب صاحب کل قوم یہود کو تثلیث کا قائل مانتے ہین فنڈر صاحب برخلاف اسکے کہتے ہین چونکہ یہودی انجیل کے معتقد نہین اسی سبب سے یہ راز او نپر پوشیدہ ہے (مفتاح الاسرار ۵۲)

پس ہم بشپ برو بیرج اور صموئل کالیرج کی راے کو پادری کیلب صاحب کی راے پر ترجیح دیتے ہین پادری صاحب بھی اسی کو مناسب سمجھینگے اسی کی تشریح مین دیکھو صفحہ ۴۴

سچے خدا کی کیا تعریف ہے وہ مبارک اور اکیلا حاکم بادشاہون کا بادشاہ اور
خداوندون کا خداوند ہے بقا فقط اوسی کو ہے وہ اُس نور مین رہتا ہے
جس تک کوئی نہین پہونچ سکتا اور اُسے کسی انسان نے نہ دیکھا
اور نہ دیکھ سکتا ہے اُسی کو قدرت اور عزت ابدی رہے آمین۔
(۱ تمط ۶ ۱۵ و ۱۶) کیا کسی دوسرے پر یہ تعریف صادق آسکتی ہے ہرگز
نہین۔ دیکھو صفحہ ۸۶

باب دوم
نفی الوہیت مسیح
فصل اول
مسیح مین لازمی صفات الوہیت نہین

گذشتہ باب مین جو تعلیم وحدت الہی کی دکھلائی گئی اس سے
ہر دوسرے شخص کی الوہیت کی قطعی نفی ہو جاتی ہے مگر چونکہ مسیح کی
نسبت دعوی الوہیت کیا جاتا ہے اسلیے اس باب مین بالتخصیص
انجیل سے نفی الوہیت مسیح پر دلیل لاتے ہین۔

الوہیت کے لیے بعض صفات لازمی ہین مثلاً (۱) واجب الوجود
قائم بالذاتہ ہونا (۲) قادر مطلق ہونا (۳) ہمہ دان ہونا۔
اگر ان لازمی صفات سے کسی ایک کی بھی نفی ہو جاوے تو

بھیجا ہوا (یعنی رسول) جانین *

جہان عبادت کا ذکر آیا ہے وہان خداوند مسیح فرماتے ہین سچے پرستار روح اور راستی سے باپ کی پرستش کرینگے (یوحنا ۴ باب ۲۳) نہ کسی دوسرے اقنوم کی پس پرستش بھی باپ ہی کی ہوئی اور وہی اکیلا سچا خدا ہے جو دعا مسیح نے اپنے شاگردون کو سکھائی اسمین بھی یہی خطاب ہے ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہے —

۳- رسولون کی تعلیم مقدس رسولون نے بھی اسی خالص وحدت کی تعلیم دی وہ خدا سواے باپ کے کسی، اور کو نہ کہتے تھے ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے اور کوئی خدا نہین مگر ایک (۱ قر ۸ باب ۶) ایک خدا جو سبکا باپ سب کے اوپر سب کے درمیان اور ہم سب مین ہے (افسی ۴ باب ۶) ای انصاف کرنیوالو انصاف کرو کیا ممکن ہی کہ باپ کی خالص وحدت والوہیت اُنسے زیادہ واضح الفاظ مین بیان ہو سکے ایک خدا اُسکو کہا جو باپ ہے جو سبکا باپ ہے جو سب کے اوپر ہے کیا کوئی کہیگا کہ اس خدا مین جو اکیلا سچا خدا ہے کسی دوسرے اقنوم کی گنجایش ہے - اس اکیلے

* یہ آیت عیسائیون کا کلمہ اور اقرار ایمان ہے اسمین خدا باپ کی وحدت اور خداوند مسیح کی رسالت کے علم و یقین کو ہمیشہ کی زندگی کا سرچشمہ تبلایا محمدیون نے گویا اس عیسائی کلمہ مین بجاے مسیح کے محمد کو داخل کرکے اپنا کلمہ بنا لیا -

مسیح کی نسبت صرف دو رائین ہین ایک یہ کہ وہ کامل انسان اور
کامل خدا ہے دوسرے یہ کہ وہ صرف کامل انسان ہے خدا نہین
ہمارا عقیدہ ہمارے مخاطبون کے عقیدہ کا ایک جز ہے پس یہ
ثابت کرنا کہ مسیح انسان ہے فضول ہے کیونکہ یہ تو انکو بھی تسلیم ہے
ہم صرف اُنکے عقیدہ کے جز ثانی کی نفی کرینگے ۔
ہم کہتے ہین کہ مسیح نے جو کچھ کہا اس سے صرف کامل انسانیت
ثابت ہوتی ہے ہمارے مخاطب کہتے ہین کہ اُسنے کچھ اور بھی کہا جو
اُسکی الوہیت پر دال ہے اس کچھ اور کی نسبت جس سے اونکے
گمان مین الوہیت اخذ ہوتی ہے ہم باب چہارم مین بحث کرکے
ثابت کرینگے کہ اس سے الوہیت نہین بلکہ صرف کامل انسانیت ہی
ثابت ہوتی ہے ۔ مگر جب ہم مسیح کے ایسے اقوال پیش کرتے ہین جنسے
نفی الوہیت ہوتی ہے تو وہ کہتے ہین کہ اُسنے یہ اقوال اپنی الوہیت
کی نسبت نہین بلکہ انسانیت کی نسبت کہے اور اُنسے صرف اظہار
انسانیت مقصود ہے نہ نفی الوہیت اور کہ اوسمین دو ذاتین
الوہیت اور انسانیت متحد ہین کبھی وہ اپنی محض الوہیت کی نسبت
اور کبھی محض انسانیت کی نسبت کلام کرتا ہے ۔
مگر مسیح کی دو ذاتون کا مسئلہ بالکل بے بنیاد ہے ۔
(۱) مسیح کی دو ذاتون کا مسئلہ یہ ہے کہ " وہ اگرچہ خدا اور آدمی

لاریب الوہیت کی نفی ہو جاتی ہے - اب ہم دکھلاتے ہین کہ مسیح خدا نہین ہے کیونکہ اوسنے ان لازمی صفات مین سے اپنی نسبت ہر ایک کی نفی کردی ہے -

۱- وہ قائم بالذات نہین - جس طرح کہ زندہ باپ نے مجھے بھیجا ہی مین باپ سے زندہ ہون (یوحنا ۶ باب ۵۷)

باپ نے بیٹے کو بھی دیا ہے کہ اپنے مین زندگی رکھے (یوحنا ۵ باب ۲۶)

مسیح اپنی ہستی اور زندگی کے لیے باپ کا محتاج ہے - مسیح خدا کی قدرت سے جیتا ہی (۲ قر ۱۳ باب ۴ ورومی ۶ باب ۱۰)

۲- وہ قادر مطلق نہین - مین تمسے سچ کہتا ہون کہ بیٹا آپ سے کچھ نہین کر سکتا مین آپ سے کچھ نہین کرتا مگر جو میرے باپ نے مجھے سکھلایا ہی مین وہ باتین کرتا ہون (یوحنا ۵ باب ۱۹ و ۸ باب ۲۸)

۳- وہ ہمہ دان نہین ہے - آخر دن کی نسبت اُسنے کہا اُس گھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ فرشتے اور نہ بیٹا کوئی نہین جان سکتا (مرقس ۱۳ باب ۳۲) دیکھو نہ مسیح قایم بالذات ہی نہ قادر مطلق ہے اور نہ ہمہ دان ہے کیا پھر بھی ہم وہ خدا ہے

فصل دوم

مسیح دو ذات نہین بلکہ ایک ذات اور ایک شخص ہے

بیان اور عیان ہوئی ہے" (مفتاح الاسرار ۱۹) بالکل مہمل اور بے بنیاد وہم ہے جو ایک واحد مسیح کو دو جدا شخصون انسان اور خدا پر "منقسم" کر دیتا ہے۔

(۲) یہ دو ذاتون کا مسئلہ انجیلی نہین۔ مسیح نے دو ذاتون کا اظہار اپنے کسی ایک قول مین بھی نہین کیا انجیل سے اس مسئلہ کی کوئی سند نہین ہے۔

(۳) ہان ہم کہتے ہین کہ یہ دو ذاتون کا مسئلہ آپ نے ہمارے اعتراض سے بچنے کے لیے ایجاد کیا ہے اسکو انجیل سے کوئی سہارا نہین ملتا یہ مسئلہ ہمارے لیے جو انجیل مین مسیح کا ایک قول بھی ایسا نہین پاتے جس سے الوہیت ثابت ہو مفید نہین یہ تو انھین لوگون کے لیے مفید ہو سکتا ہے جو مسیح کے دو قسم کے اقوال دریافت کرتے ہین ایک وہ جنسے الوہیت ظاہر ہوتی ہے دوسرے وہ جنسے انسانیت اور ان دو قسم کے اقوال کی مطابقت کے لیے ایسے مسئلہ کی ضرورت سمجھتے ہین۔ مگر ہم آگے ثابت کرینگے کہ دوسرے قسم کے اقوال انجیل مین ندارد ہین اور صرف ایک ہی قسم کے اقوال پائے جاتے ہین جنسے مسیح کی صرف انسانیت ثابت ہو پس اس مسئلہ کی پوری تردید ہو جاتی ہے۔

(۴) اگر آپ غور کرینگے تو معلوم ہو گا کہ یہ مسئلہ (خدا معاف کرے) مسیح کو ریاکار اور دھوکا باز بناتا ہے اگر تم مین سے کوئی شخص

بھی ہی پردہ نہین بلکہ ایک مسیح ہی اقنوم کی یکتائی سے خدا اور انسان ایک مسیح ہے" (اتھاناسیس) " دو خاصیتین پوری اور کامل یعنی الوہیت اور انسانیت سے ملکر ایک ایسا اقنوم بنا جو منقسم نہین ہو سکتا" (دیھودوسٹ) یعنی اگرچہ الوہیت اور انسانیت مین تمیز کی جاتی ہے مگر مسیح کو ایک ہی اقنوم یعنی شخص مانتے ہین - اقنوم یا شخص کی تعریف تشریح التثلیث صفحہ ۱، مین یہ کی گئی ہے " شخص وہ ہے جو کہہ سکے کہ مین اور تو اور وہ اور مجھے اور میرا اور اپنا"-

پس جب مسیح ایک ایسا اقنوم بنا " جو منقسم نہین ہو سکتا" اور وہ باعتبار شخصیت کے مین اور میرا اور مجھے استعمال کرتا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی کل شخصیت و اقنومیت کی نسبت یہ الفاظ استعمال کرتا ہے نہ کسی جزر کی نسبت کیونکہ اقنوم " منقسم نہین ہو سکتا" اور ثابت ہوا کہ مسیح مین اور میرا اور مجھے بولکر نہ تنہا اپنی الوہیت کی طرف اشارہ کرتا ہے اور نہ تنہا اپنی انسانیت کی طرف بلکہ اس ایک واحد اور کل اقنوم کی طرف جو مسیح ہے -

---

پس جب وہ کہتا ہے میرا باپ مجھ سے بڑا ہے مین آپ سے کچھ نہین کر سکتا - تو وہ لفظ مین اور میرا اور مجھ مین اپنی کل ہستی و شخصیت جسکا نام مسیح ہی اور " جو منقسم نہین ہو سکتا" شامل کرتا ہے پس یہ قول کہ " بعض آیتون مین اوسکی بشریت اور بعض مین اوسکی الوہیت

خدا کہتے خصوصاً اس حالت مین کہ جب "مسیح کی الوہیت کی تعلیم مسیحی دین کی اصلی اور ضروری تعلیم ہو کہ جسپر ہر انسان کے گناہون کی معافی منحصر ہو" رسالہ درباب تثلیث ۹ "۔

اگر مسیح اپنے حق مین کچھ بھی نہ کہتے تو بھی انکا جامہ بشریت و تقاضاے انسانیت انکو انسان ثابت کرتا پس اگر خداے ذوالجلال ہی جامۂ بشریت نہان تھا تو لازم تھا کہ بہ تکرار و توضیح تمام اظہار الوہیت کیا جاتا کہ اس قیاس مخالف کا جو انکی ہیئت بشریت کے دیکھنے اور سننے والون کو ہوتا تھا ازالہ ہو سکتا۔

الوہیت مسیح کے حامی جواب دیتے ہین کہ مسیح نے آپکو "بے پردہ خدا" نہین کہا تاکہ لوگ یہ نہ سمجھین کہ وہ جسم کی نسبت دعوی الوہیت کرتا یا آپکو خدا باپ بناتا ہے (مفتاح الاسرار صفحہ ۲۰) یہ جواب مہمل ہی تعجب ہے کہ جس امر کو آپ اپنے مصنوعی عقائد مین ظاہر کرسکین کہ خدا باپ اور خدا بیٹے مین امتیاز شخصیت ہے اور کہ مسیح باعتبار جسم کے خدا نہین اس امر کے اظہار کامل مین مسیح کی زبان معجز بیان قاصر رہے۔

اگر مسیح کو الوہیت ظاہر کرنا منظور ہوتی تو وہ بزرگ استاد سیس سے کہین زیادہ خوبی کے ساتھ الہامی الفاظ مین اپنا مدعا ظاہر کر دیتے اور لوگون کو دھوکھا نہ ہو سکتا۔

۲۔ برخلاف اقرار الوہیت کے مسیح نے بہت وضاحت کے ساتھ انکار

کسی بات کو جانکر یہ کہے کہ "مین اوس بات کو نہین جانتا" اور پھر آپ کو جھوٹھ کے الزام سے بچانے کو کہنے لگے کہ "میرا جسم اس بات کو نہین جانتا پر روح جانتی ہے" یا کہے کہ "مین اس کتاب کو نہین اٹھا سکتا" اور جب لوگ حیرت سے سوچنے لگین کہ شاید اسپر فالج گرا تو وہ کہدے "میری روح کتاب کو نہین اٹھا سکتی پر جسم اٹھا سکتا ہے" تو آپ اسکی پاکبازی اور صدق باطن کی نسبت کیا کہینگے۔

پس اب آپ دیکھین کہ اگر مسیح کسی طور سے بھی باپ کے برابر تھے اگر وہ سب کچھ آپ ہی کرتے تھے اگر وہ روز آخر کا علم رکھتے تھے تو پھر انکا یہ فرمانا کہ میرا باپ مجھسے بڑا ہے مین آپ سے کچھ نہین کر سکتا اس گھڑی کی نسبت سواے باپ کے بیٹا نہین جانسکتا کیا معنی رکھسکتا ہے اور اونکے سامعین کے اوپر ایسے ذومعنی کلمات کا کیا اثر پیدا ہوا ہوگا مگر مسیح کے کلمات ذومعنی نہ تھے جو وہ کہتے تھے بالکل سچ تھا۔

فصل سوم

مسیح کا اقرار عبودیت و انکار الوہیت

۱۔ مسیح نے آپکو خدا نہین کہا۔ جب ہم مسیح کی کل سوانح عمری پڑھ چکتے ہین تو دیکھتے ہین کہ کوئی ایک فقرہ بھی نہین جسمین مسیح نے آپ کو کبھی خدا کہا ہو ہمارے لیے یہ ثبوت قطعی ہے کہ مسیح خدا نہ تھا جب اونہے آپکو خدا نہ کہا تو ہم کیون کہین؟ ہان اگر مسیح خدا ہوتے تو وہ ضرور آپکو

یح کو خدا نہ مانتے تھے۔

۱۔ جس طرح مسیح نے بارہا آپ کو انسان اور آدمی کہا (یوحنا ۸/۴۰
بتی ۲/۴۸) اسیطرح رسول بھی کہتے تھے یسوع ناصری ایک مرد تھا جسکا
خدا کی طرف سے ہونا تمپر ثابت ہوا (اعما ۲/۲۲) خدا دنیا کی عدالت کریگا
س آدمی کی معرفت جسے اسنے مقرر کیا اور مردون مین سے اٹھایا
اعما ۱۷/۳۱ و ۱۱/۱۴) ایک ہی آدمی یعنی یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کا
فضل ہے (روم ۵/۱۵) خدا اور آدمیون کے درمیان ایک آدمی بھی
درمیانی ہے وہ مسیح یسوع ہے (۱ تمط ۲/۵)

۲۔ رسول بھی خدا باپ کو مسیح کا خدا اور باپ سکتے تھے ہمارے
خداوند مسیح کا خدا اور باپ مبارک ہو (۱ پطر ۱/۳ وافسی ۱/۳)

۳۔ جب وہ خدا باپ اور مسیح کا ذکر کرتے ہین تو ہمیشہ باپ کی
الوہیت اور مسیح کی عبودیت وانیت مین امتیاز کرتے ہین تم خدا کی
جو زندہ اور سچا ہے بندگی کرو اور اسکے بیٹے کی جسے اوسنے مردون مین سے
جلایا راہ تکو (۱ تھیسلو ۱/۹ و ۱۰) خدا ایک ہی اور خدا اور آدمیون کے
درمیان ایک آدمی بھی درمیانی ہے وہ مسیح یسوع ہے (۱ تمط ۲/۵)
دیکھو زندہ اور سچا خدا باپ ہی کو کہا مسیح آدمی ہے جو باپ اور آدمیون
کے درمیان مین ہے ہم ہین جو روح سے خدا کی عبادت کرتے ہین
اور یسوع مسیح پر فخر کرتے ہین (فلپی ۳/۳) مگر سچے پرستار روح اور راستی

الوہیت اور اقرار عبودیت کیا ہے۔

(الف) اُسنے صرف باپ کو اکیلا سچا خدا اور آپ کو بھیجا ہوا کہا (یوحنا ۱۷/۳)

(ب) اُس باپ کو جسے اونے اکیلا سچا خدا کہا مسیح اوسکو میرا باپ اور میرا خدا کہتا ہے (متی ۲۷/۴۶ و یوحنا ۲۰/۱۷)

(ج) مسیح ہمیشہ باپ سے دعا کرتا اور اکثر اپنی راتین عبادت مین صرف کرتا تھا (لوقا ۶/۱۲ و عبر ۵/۷) مسیح نے دعا آپ سے نہین مانگی خدا خدا سے دعا نہین کر سکتا۔

(د) مگر شاید مسیح نے اپنی نبوت کی نظر سے دیکھ کر کہ آخر زمانہ مین کلیسیا مین ایسے لوگ اونگے جو نہ میری دعا کا خیال کرینگے اور نہ میرے باپ کو میرا خدا اور اکیلا خدا کہنے کا اُسنے اپنی عبودیت کے بدیہی امر کو بہ تکرار و تاکید اظہار کیا اور کہا میرا باپ مجھسے بڑا ہے (یوحنا ۱۴/۲۸) ہمارے مخاطب کہتے ہین کہ اس کی ایسی تاویل ہوسکتی ہے کہ "میرا باپ مجھسے بڑا نہین ہے" "مین باپ کی برابر ہون" ہمارا ضمیر اسکو قبول نہین کر سکتا۔

فصل چہارم

مسیح کی عبودیت اور عدم الوہیت پر رسولون کی شہادت

اس بارے مین رسولون کا عقیدہ بھی بہت صاف ہے ہماری طرح وہ بھی

جانتے ہین جس سے مسیح کی تحقیر ہوتی ہے مگر یہ خیال غلط ہے مسیح کو انسان ماننا کسی طرح اُسکا باعث تحقیر نہین ۔

اگر محض آدمی کے یہ معنی ہین کہ مسیح بھی جیسے ہم اور تم معمولی انسان ہین ویساہی ایک تھا یا جیسے یشعیاہ یرمیاہ دانیل پطرس و پولوس خدا کے پیغمبر اور رسول تھے انھین کے مانند ایک تھا تو ہم مسیح کو محض آدمی نہین مانتے وہ ان معنون مین انسان سے کہین برتر تھا اُسکا مثل و مانند تو کوئی دوسرا نہین ۔

۶ ۔ جو کہ رتبہ خدا سے ہی اُسکو ملا کسی اور نبی کو ملا ہی نہین

مگر دیکھنا چاہیے کہ لفظ انسان کیسا وسیع ہے اسی جنس مین ابراہیم و ایوب و موسی و تمام انبیا یوحنا اصطباغی تک تھے اسی جنس مین مسیح کے کل شاگرد و رسول تھے اسی جنس مین مسیح کے عزیز مقدس یوحنا تھے اور اسیمین اُنکا گرفتار کرانے والا اسکریوطی بھی تھا ۔ اسی جنس مین سقراط و افلاطون و ارسطو تھے اور اسیمین ہم و تم اور جاہل مردم خور حبشی بھی ہین ۔ سقراط کا اس جنس مین ہونا جسمین حبشی ہے یا یوحنا کا اسمین ہونا جسمین اسکریوطی ہے اونکی تحقیر کا نہین بلکہ کل جنس کے شرف و افتخار کا باعث ہے ۔ اس جنس مین لاانتہا مدارج مین نوع انسان بھی جنس حیوان مین شامل ہے ۔

پس ہمارے نزدیک اس طرح مسیح کا جنس انسان مین داخل ہونا

سے باپ کی پرستش کرتے ہین (یوحنا ۴/۲۳) پس مسیح کی عبادت کرنا ایک ایک قسم کی بت پرستی ہے ایسا کرنے سے ہم خدا کو بعزت اور مسیح کو رنجیدہ کرتے ہین۔

۴۔ انکا ایمان مسیح کے باپ سے کمتر ہونے پر بہت صاف تھا

تم مسیح کے ہو مسیح خدا کا ہے ہر ایک مرد کا سر مسیح ہے اور مسیح کا سر خدا ہے (اقرنتیون ۳/۲۳ و ۱۱/۳) جو رشتہ ہمارا اور مسیح کا ہے وہی رشتہ مسیح اور خدا کا ہے۔ بیٹا آپ بھی اس باپ کا تابعدار ہوجاویگا جس نے سب چیزین اوسکے تابع مین کردین (اقرار ۱۵/۲۸) یہ آیات قطعی ہین انمین تاویل کی گنجایش نہین۔

۵۔ رسولون کا عقیدہ خدا کی وحدت اور باپ کی الوہیت مطلق کی نسبت جو کچھ تھا وہ ہم باب اول دفعہ ۳۔ مین بیان کرچکے۔

پس تم کو معلوم ہو کہ وہ ایمان جو ایک بار مقدسون کو سونپا گیا (یہودا ۳) یہی ہے جسکا اقرار ہم توحیدی عیسائی کرتے ہین۔

باب سوم

مسیح کا اصلی درجہ

گذشتہ ابواب مین صرف یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مسیح خدا نہین بلکہ انسان ہے ہمارے مخاطب اکثر کہتے ہین کہ ہم مسیح کو محض ایک آدمی

تلے ہین گھٹنا ٹیکے اور ہر زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے* تاکہ خدا باپ کا جلال ہووے (فلپی ۲: ۱۱)

ہان جب ہم تمام کائنات پر نظر ڈالتے ہین اور انسان سے لیکر فرشتون اور مقرب فرشتون کروبین اور صرافین تک دیکھتے ہین تو ہم کسی کو بھی مسیح کا مثل و مانند نہین پاتے۔

۶- کہ عدیم ست عدیلش جز خداوند کریم

مسیح سے بلند اور بالا سواے خدا باپ کے ہم کسیکو نہین دیکھتے بس یہی

*واضح ہو کہ پرانے عہدنامہ مین عبرانی کے دو لفظ مین جنکا ترجمہ اکثر خداوند کیا گیا ہے ایک یہوواہ دوسرا ادون انگریزی مین ان دونون لفظون کا ترجمہ لارڈ یعنی خداوند ہوتا ہے مگر یہ لفظی تفاوت انگریزی مین بآسانی دریافت ہو جاتا ہے کیونکہ یہوواہ کا ترجمہ بڑے حرفون مین LORD اور ادون کا چھوٹے حرفون مین Lord لکھتے ہین دیکھو زبور ۱۱۰: ۱ لفظ یہوواہ تو ہمیشہ خدا ہی کے لیے مستعمل ہوتا ہے مگر ادون کا استعمال مثل یونانی KUPLOS اور انگریزی Lord اور نیز ہمارے اردو لفظ خداوند کے نہایت عام ہے حتی کہ ہر خادم اپنے آقا کو اور ہر شاگرد اپنے استاد کو بھی خداوند کہسکتا ہی (متی ۲۶: ۲۲ و ۲۵ و ۲۶: ۴۹ و مکا ۴: ۱۱) مجرد ان الفاظ کو الوہیت سے کوئی مناسبت نہین یہی الفاظ مسیح کے لیے بھی آئے ہین کلکتہ کے لشپ صاحب لارڈ لشپ کہلاتے ہین اور انکو مائی لارڈ میرے خداوند کہکر خطاب کرنا واجب ہے۔

اس کل جنس کے شرف کا باعث ہے نہ مسیح کی تحقیر کا باعث اس حلقہ انسانیت مین مسیح ہی کامل انسان ہے۔

مگر ہمتو مسیح کی تحقیر نہین کرتے جو درجہ اوسکو خدانے دیاہے اوسکو تسلیم کرتے ہین ہمارے نزدیک اوسے خدانے مخصوص کرکے جہان مین بھیجا (یوحنا ۱۰ باب ۳۶) وہ بالکل بیگناہ تھا (یوحنا ۸ باب ۲۹ و ۴۶) وہ خدا کے ساتھ ایک تھا (یوحنا ۱۰ باب ۳۰) اُسکو اس اختیار سے کلام کرنے کی قدرت ملی تھی کہ ہم اوسکے کلام کو خدا کا کلام کہتے ہین (یوحنا ۱۴ باب ۲۴) ہان یہ بالکل سچ ہے ہرگز کسی شخص نے اس آدمی کے مانند کلام نہین کیا (یوحنا ۷ باب ۴۶)

اگر غور کرکے دیکھو تو محض اسکی عصمت اُسکی بیگناہی مسیح کو کل آدم زادسے لاانتہا بلندی پر پہونچادیتی ہے اور اوسکو خدا کے تخت کے دہنے درجہ دیتی ہے مگر یہ سب درجے اسے انسان ہوکر ملے وہ انسان ہی ہوکر فوق الانسان ہوا۔ ہان وہ انسان بنا ہم اور کیا کہیں اوس نے انسانیت کو زینت بخشی وہ ہمارا خداوند ہے۔ کیونکہ خدانے اسی یسوع کو خداوند اور مسیح بھی کیا (اعمال ۲ باب ۳۶) خدا نے اُسے بہت سرفراز کیا اور اسکو ایسا نام جو سب نامون سے بزرگ ہے بخشا تاکہ یسوع کے نام مین ٭ ہر ایک کیا آسمانی کیا زمینی کیا وہ جو زمین کے

٭ دیکھو باب پنجم فصل اول دفعہ ۴۔

ہمارا دعوی ہے کہ مسیح نے کبھی دعوی الوہیت نہین کیا بلکہ ہمیشہ اپنی انسانیت
وانیست اور خدا کی وحدت والوہیت ہی کی تلقین کی جیساکہ باب اول
و دویم مین ہم ثابت کر چکے ہین۔

اب اگرچہ یہ امر تو مسلم ہے کہ مسیح نے آپکو کبھی ظاہرًا خدا نہین کہا
مگر ہم یہ بھی تحقیق کرینگے کہ آیا اُسنے کبھی کوئی ایسا دعوی کیا جس سے
ضمنًا و معنًا الوہیت اخذ ہوسکے۔ ہم اسکا جواب بھی نفی مین دیتے ہین یہان
ہم مسیح کے بعض اون اقوال پر بحث کرینگے جنکو اثبات الوہیت مین ہمارے
عزیز بھائی پیش کرتے ہین۔

(۱) باپ کسیکی عدالت نہین کرتا بلکہ اُسنے ساری عدالت بیٹے کو سونپ
دی ہے تاکہ سب بیٹے کی عزت کرین جسطرح کہ باپ کی عزت کرتے ہین جو
بیٹے کی عزت نہین کرتا باپ کی جسنے اُسے بھیجا ہے عزت نہین کرتا۔
(یوحنا ۵ باب ۲۲ و ۲۳)

اسلیے عیسی سب لوگون سے بلا تامل اوسی عزت کا دعوی کرتا ہے جو
وہ باپ کو دیتے ہین اور کہتا ہے کہ یہ باپ کی مرضی ہے کہ میری ویسی عزت
کیجاوے اس عزت کی صورت جو باپ سے کیجاتی ہے خواہ کیسی ہی ہو
یعنی عبادت تعریف عاجزی محبت فرمان برداری جو کچھ کہ ہو ویسا ہی کو
انبیا تو غیر تھے ... مگر دعوی کرتا ہے "مسیح ابن اللہ ہے"۔ یہ خیال
غلط ہے کیونکہ جس یونانی لفظ ka8ws کا ترجمہ جس طرح کیا گیا ہے

مسیح نے بھی کہا میرا باپ مجھ سے بڑا ہے ہم بھی اسے دل سے قبول کرتے ہین ہان رہجاؤ صبر کرو مسیح کو اپنے منھہ سے خدائی کا دعوی کرنے دو اور ہم جھاک کے خوشی خوشی اوسے سجدہ کرینگے اور اپنا خدا مانینگے مگر ہم اس سے جو لکھا ہے کسی کی بابت زیادہ نہ سمجھیگے (۱ کر ۴/۶) اُسنے آپ کو خدا کا بیٹا کہا "خدا" یا خدائے بیٹا" نہین کہا ہم بھی نہین کہتے اور تم بھی مت کہو اگر کہوگے تو تم مسیح یسوع کے صحیح کلام کو قبول نہین کرتے (۱ تمط ۶/۳) مگر ہم اُن صحیح باتون کا نقشہ جو ہمنے سنین ہین حفظ کر رکھینگے (۲ تمط ۱/۱۳)

باب چہارم

تحقیق اس امر کی کہ آیا مسیح نے دعوی الوہیت کیا ہے

یہ بدیہی ہے کہ خداوند مسیح کی شخصیت کے بارے مین جو کچھ ہم جان سکتے ہین اسکا مخزن اول مسیح کے اقوال دوم رسولون کی تعلیم ہین رسولون نے جو کچھ مسیح کے حق مین سمجھا وہ مسیح کی ذاتی تعلیم پر مبنی تھا پس ہمکو چاہیے کہ اسی اصلی منبع کی طرف بڑھین اور خوب تحقیق کرین کہ

مسیح نے اپنے حق مین کیا فرمایا

کیونکہ "اگر مسیح فی الحقیقت الوہیت کے مرتبہ مین تھا تو بیشک اوسنے آپ اس مرتبہ کو اپنے ساتھ منسوب کیا ہوگا" مفتاح الاسرار ۱۰-

شایان ہے اسی طرح بیٹے کی عزت بھی کرو یعنی لایق عزت جو اوسکے شان
کے شایان ہو۔ خیال کرو کہ باپ نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ
دی ہے پس بیٹا دنیا مین خدا کا نایب ہے وہ اوسکا بھیجا ہوا مسوح الٰہی
سب ایلچیون سے بزرگ ہے (متی ۲۸/۲۱) ہمکو اوسکی واجبی عزت کرنا
لازم ہے کیونکہ جو بیٹے کی عزت نہین کرتا باپ کی جسنے اوسے بھیجا ہے
عزت نہین کرتا پس باپ کی عزت ایسی کیجاوگی جیسے بھیجنے والے کی اور
بیٹے کی ایسی جیسی بھیجے ہوے کی۔ کیا یہ مناسب ہے کہ ہم "عبادت اور
تعریف دعا عاجزی و فرمانبرداری و محبت جو کچھ" کہ بھیجنے والے کا حق ہے
بھیجے ہوے کو دیدین بھیجا ہوا اپنے بھیجنے والے سے کمتر ہے نوکر اپنے
آقا سے بڑا نہین اور نہ وہ جو بھیجا گیا اپنے بھیجنے والے سے (یوحنا ۱۳/۱۶)
پس اگر ہم مسیح کی لایق عزت کرین جسطرح باپ کے لایق عزت
کرتے ہین تو ہم ضرور بیٹے کی عزت کرتے ہین جسطرح باپ کی
عزت کرتے ہین پر اگر وہ عزت جو باپ کو سزاوار ہے بیٹے کو دیدین تو
ہم کسی کی عزت نہین کرتے بلکہ باپ کو بےعزت کرتے ہین مسیح کی عزت کرنا
دراصل باپ کی عزت کرنا ہے وہ پکار کے کہتا ہے جو مجھ پر ایمان لاتا ہی
مجھ پر نہین بلکہ اوسپر جسنے مجھے بھیجا ہے ایمان لاتا ہے (یوحنا ۱۲/۴۴) اسی طرح
جو مسیح کی عزت کرتا ہے جسنے اوسے بھیجا اوسکی عزت کرتا ہے ایلچیون
کی عزت اُن بادشاہون کے رتبہ کے موافق کیجاتی ہے جنکی طرف سے

اوسکے معنی ایسے غیر محدود نہین ہین اس انجیل مین یہ لفظ بہت جگہ مستعمل
ہوا ہے اور اُسکے معنی محدود ہین یوحنا ۱۷/۲۱ مین ہے تاکہ وے (شاگرد)
ایک ہون جسطرح سے کہ ہم ایک ہین کیا شاگردون کی یگانگت باپ کے
ساتھ ویسی حد اور ویسی درجہ پر ہے جیسے مسیح کی یگانگت ؟

پھر آیت ۱۶ مین ہے جس طرح مین دنیا کا نہین ہون وے شاگرد بھی
دنیا کے نہین ہین کیا شاگرد اور مسیح دونون ایک ہی طرح سے دنیا کے
نہ رہے ؟

آیت ۲۳ مین ہے جس طرح کہ تو نے مجھے پیار کیا تو نے اونھین بھی پیار کیا
کیا مسیح اور شاگرد باپ کے پیارے بالکل ایک ہی حد تک ہوسے ؟

ایک دوسرے کو بخشو جس طرح مسیح نے تمھین بخشا (قلسی ۳/۱۳)
کیا ہم بھائیون کو بالکل اوسی طرح بخش سکتے ہین جسطرح مسیح نے ہمین
بخشا ؟ کیا ہم بھی بھائیون کے گناہون کے لیے دشمن کی ہلاکت اور
صلیب کے درد اٹھا سکتے ہین ؟ نہین پر جسطرح مسیح نے اپنی شان
کے مطابق بخشا ہم اپنے اندازہ اور شان کے مطابق بخش سکتے
ہین ـــ

اگر ان مقامات مین جس طرح کے معنی محدود کرتے ہو وہان بھی
کرو آیت متنازعہ مین طور و طریق عزت سے مراد نہین ہے بلکہ قسم
عزت ہے باپ کی عزت کیسی کیجاتی ہے ؟ لایق عزت جو اُسکی شان کے

سمجھے اور جب سمجھے وہ غلط سمجھے یا درست ابھی یہ امر غور طلب ہے کہ
آیا یہ الفاظ کسی طرح دعوی الوہیت کی حد تک پہونچ سکتے ہین؟
دعوی الوہیت ان کلمات سے مترشح نہین ہوتا جس متن کے ساتھ
یہ الفاظ مستعمل ہوئے ہین وہ یہ ہے میرے بھیڑین میری آواز سنتے
ہین اور مین انھین جانتا ہون اور وے میرے پیچھے چلتے ہین اور مین
انھین ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہون اور وہ کبھی ہلاک نہ ہونگے اور کوئی
انھین میرے ہاتھ سے چھین نہ لیگا میرا باپ جسنے انھین مجھے دیا ہے
سب سے بڑا ہے اور کوئی انھین میرے باپ کے ہاتھ سے چھین
نہین لے سکتا مین اور باپ ایک ہین تب یہودیون نے پتھر اٹھائے
کہ اُسے پتھراو کرین اور کہا اسلیے تجھے پتھراو کرتے ہین کہ تو کفر کہتا ہے
اور انسان ہو کر اپنے تئین خدا بناتا ہے یسوع نے انھین جواب دیا
کیا تمھاری شریعت مین یہ نہین لکھا ہے کہ مین نے کہا تم خدا ہو جبکہ
اوسنے انھین جنکے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا اور ممکن نہین کہ
کتاب باطل ہو تم اوسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان مین بھیجا کہتے ہو
کہ تو کفر بکتا ہے کہ مین نے کہا کہ مین خدا کا بیٹا ہون (یوحنا ۱۰ باب ۲۷-۳۶)
مسیح فرماتے ہین کوئی میری بھیڑون (شاگرد) کو میرے ہاتھ سے نہین چھین سکتا
کیونکہ وہ بھیڑین میرے باپ نے مجھکو دی ہین وہ میرے ہاتھ مین خدا کا دیا ہوا
انعام ہین میرا باپ سب سے بڑا ہے کوئی بھیڑون کو جو اُسنے مجھے دین اسکے ہاتھ

وہ صحیح جانتے ہین چنانچہ بارنباس لوگون کی تعلیم٭ باب ۴- مین مرقوم ہے " اے میرے لڑکے جو تجھکو خدا کا کلام سناوے تو اوسکا شب و روز خیال رکھ تو اوسکی ایسی عزت کر جیسی خداوند کی " یہی مسیح نے فرمایا بھلا اسکو دعوی الوہیت سے کیا مناسبت -

۳- مین اور باپ ایک ہین (یوحنا ۱۰/۳۰)

الوہیت مسیح کے قایل کہتے ہین کہ اس قول سے مسیح نے دعوی الوہیت کیا اور آپکو خدا کا ہمرتبہ و ہمپایہ ٹہرایا " یہ قول راست ہے کہ جو بات اہل آریین نہ سمجھ سکے اوسکو یہودیون نے سمجھ لیا چنانچہ انھون نے اس قسم کی وحدانیت کو جو مسیح نے بیان کی تھی بآسانی پہچانا اور انھون نے اسکے ویسے ہی معنی سمجھے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین کیونکہ لکھا ہے کہ انھون نے پتھر اٹھائے کہ اوسے پتھراؤ کرین اور انھون نے کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لیے نہین بلکہ اسلیے پتھراؤ کرتے ہین کہ تو کفر کہتا ہے اور انسان ہوکے اپنے تئین خدا بناتا ہے " مسیح ابن اللہ ۱۸ اس امر پر ہم بعد مین بحث کرینگے کہ آیا یہودی ان الفاظ کا مفہوم کیا

٭ یہ ایک چھوٹا رسالہ ۱۸۷۳ء مین قسطنطنیہ کی ایک خانقاہ سے ملا تھا اسکی تصنیف کا زمانہ پہلی صدی خیال کیا جاتا ہے اور غالبًا علاوہ کتب عہد جدید کے سب سے پرانی تصنیف ہے اسکا انگریزی ترجمہ مطبوعہ امریکہ مولف رسالہ ہذا سے مفت مل سکتا ہے یہ رسالہ قابل دید ہے اسمین رسولی زمانہ کے مسیحیون کے عقائد دینیہ قلمبند ہین —

ایک درجہ یگانگت حاصل ہو مسیح نے اپنے شاگردون کے لیے دعا مانگی ہے
کہ وے سب ایک ہون جیسا کہ تو اے باپ مجھ مین اور مین تجھ مین کہ
وے بھی ہم مین ایک ہون تاکہ وے ایک ہون جس طرح سے کہ ہم
ایک ہین (یوحنا ۱۷ باب ۲۱-۲۲) یہان تمام شاگرد باپ اور بیٹے کے ساتھ ایک
ہوے جاتے ہین یہ روحانی یگانگت ہے کیا اس یگانگت سے شاگردون کو
کسی طرح کا درجہ الوہیت حاصل ہو جاویگا ؟ نہین پھر کیا مسیح اسلیے خدا ہے
کہ وہ کہتا ہے کہ تو اے باپ مجھ مین اور مین تجھ مین یہ بھی درست نہین مقدس
یوحنا تو فرماتے ہین جو کوئی اقرار کرے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے خدا اُس مین
اور وہ خدا مین رہتا ہے (۱ یوحنا ۴-۱۵)
جان کالون اپنی تفسیر مین اقرار کرتا ہے کہ "متقدمین نے غلطی سے اس آیت
کو اس ثبوت مین قبول کیا کہ مسیح باپ کے ساتھ ایک ہی ماہیت ہے کیونکہ
مسیح نسبت یکتائی ماہیت بحث نہین کرتا بلکہ وہ باپ کے ساتھ اپنے اتحاد کا
ذکر کرتا ہے یعنی جو کچھ مسیح کرتا ہو وہ باپ کی قدرت سے استحکام پاویگا۔
اب اس امر پر بحث ہے کہ یہودیون نے مسیح کے اس کلام سے کیا سمجھا
یونانی لفظ جسکا ترجمہ یہان کفر کیا ہے انجیل مین عام ہی خاص خدا ہی کے لیے
محدود نہین اوسکے معنی ہین "دشنام دینا الزام لگانا۔ بدگوئی کرنا خلاف
کہنا اور کفر بکنا" پس کسی بیہودہ بات کا زبان سے نکالنا خواہ
وہ خدا کی نسبت ہو یا انسان کی کفر کہا جا سکتا ہے چنانچہ یہودیون نے
مقدس استیفان پر الزام لگایا تھا کہ ہمنے اُسکو موسیٰ اور خدا کی نسبت

سے نہین چھین سکتا اسلیے کوئی میرے ہاتھ سے بھی اُنکو نہین چھین سکتا کیونکہ باپ کے
دیے ہوئے انعام پر کسی دوسرے کا زور نہین اُسکا انعام میرے ہاتھ مین اسکی قدرت
سے محفوظ ہے پس اُن بھیڑون کے مالک اور قابض ہونے مین
مین اور باپ ایک ہین اسمین مسیح کے اور باپ کے قبضہ کی بھی دو
جدا حیثیتین ہین باپ بہ ذات خود اُن بھیڑون کا مالک اور قابض
ہے مگر مسیح بذریعہ انعام کے وہ کہتا ہے میرے باپ نے انھین
مجھے دیا ہے کوئی اُنکو اسلیے میرے ہاتھ سے نہین چھین سکتا کیونکہ
میرا باپ سب سے بڑا ہے اور کوئی انھین میرے باپ کے ہاتھ
سے نہین چھین سکتا علماے تثلیثی اس راے سے اتفاق کرتے ہین
"اگر وے باپ کے ہاتھ سے نہین چھینی جاسکتین وہ میرے ہاتھ سے
بھی نہین چھینی جاسکتین کیونکہ میرا اختیار باپ سے حاصل ہوا ہے
پس یقیناً یہ ایک ہی بات ہے خواہ وہ باپ کی حفاظت مین رہین یا
میری حفاظت مین" (تفسیر گرد شیش) "جو قدرت اُنکی محافظت
کی باپ کو ہے ویسی مجکو بھی ہے کوئی شخص اونکو وسکے یا میرے
ہاتھ سے نہین چھین سکتا اور اسلیے ہم بنسبت محافظت ان بھیڑون
کے ایک ہین" (تفسیر بشپ میرس) اب ہم یہ دکھلاتے ہین
کہ مسیح باپ کے ساتھ اس قسم کی یگانگت حاصل کرنے سے خدا
نہین ہوسکتا کیونکہ مسیح کے تمام سچے شاگردون کو بھی باپ کے ساتھ

بھی مستعمل کرتے تھے ہر انسان کو جسے وہ بزرگ یا بطور دیوتا یا مہاتما
کے مانتے Θεος کہتے تھے اگر کوئی شخص آپکو محض Θεος
کہتا تو وہ سمجھتے تھے کہ وہ اپنے تئین انسانون مین بزرگ یا الہی
(divine) جانتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ جب ہیرودیس نے ترک
ستان کے ساتھ تخت پر جلوس کرکے کلام کیا تب لوگ چلانے لگے کہ یہ
خدا کی آواز ہے انسان کی نہین (اعما ۱۲/۲۲) اسی طرح مقدس پولوس
کو بھی ایک جگہ بت پرستون نے دیوتا یا خدا کہا تھا (اعما ۱۴/۱۱)
عبارت منقولہ بالا کی ان مقامون مین جنکے پاس خدا کا کلام آیا اور مین
خدا کا بیٹا ہون لفظ خدا مع آرٹیکل علامت معارفہ آیا ہے مگر انسان
ہوکے اپنے تئین خدا بناتا ہے اسمین لفظ خدا بطور اسم نکرہ
بغیر آرٹیکل کے ہے اسی بحث پر دیکھو صفحہ ۱۴۰ - یہ بے ایمان یہودی
مسیح کی مجرد نبوت کے بھی قایل نہ تھے وہ تو اوسکو مرتد اور بدعتی اور
چونکہ وہ فریسیون کی مصنوعی شریعت کا پابند نہ تھا اُسکو مرد گنہگار کہتے
تھے (یوحنا ۹/۲۴) خصوصاً یہ لوگ جنھون نے اُسپر الزام کفر لگایا
اوسکی صحیح انسانیت کے بھی منکر تھے اسی سبب سے آیت ۲۰ - مین ہے
کہ بہتون نے انمین سے کہا کہ اُسکے ساتھ ایک دیو ہے اور وہ سڑی
ہے تم اوسکی کیون سنتے ہو پس جب مسیح نے آپکو خدا کا بیٹا کہا تو
اُنھون نے بڑا غاکہ اڑایا گویا کہتے تھے کہ خدا کا بیٹا ہونا اور اُسکے ساتھ

کفر کہتے سنا یہ شخص ہیکل اور شریعت کی نسبت کفر کہنے سے باز نہیں آتا
(اعمال ۶ باب ۱۱ و ۱۳) پھر لکھا ہے کہ یہودی ڈاہ سے بھر گئے اور خلاف سخن و
کفر کہتے ہوئے پولوس کی باتوں سے مخالفت کی (اعمال ۱۳ باب ۴۵) جب وہ مقابلہ
کرنے اور کفر بکنے لگے (اعمال ۱۸ باب ۶) ان دونوں مقامات میں پولوس کا
ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ پولوس کی مخالفت میں یہودیوں نے خدا کے خلاف
تو کفر ہرگز نہیں بکا بلکہ پولوس کی نسبت بہت کچھ بدزبانی کی اور اسی کو کفر
کہا اسی یونانی لفظ کا ترجمہ ۱ پطرس ۴ باب ۴ میں تمہاری بدگوئی کرتے
میں کیا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ یہودیوں کے نزدیک جو کہنے سے کہ
آدمی کفر بکتا ہے صرف یہی مراد تھی کہ وہ نازیبا و ناشایستہ سخن کہتا ہے
نہ کچھ اور ۔

دوسرا امر غور طلب یہ ہے کہ اس آیت میں انسان ہو کر اپنے تئیں خدا بنانا تو
جس لفظ کا ترجمہ خدا کر دیا ہے وہ θεος ہے مگر یہ لفظ خدا کے معنی پر تھا
بلکہ عام معنی اس کے ایک اِلٰہ ہیں گو کہ خاص صورتوں میں یہ لفظ خدا کے
لیے بھی مستعمل ہوتا ہے مگر اصل لفظ خدا اس لفظ کے قبل ایک آرٹیکل
یعنی حرف تعریف مثلاً ὁ لگانے سے بنتا ہے جیسے ὁ θεος
جب یہ حرف لگا لیا تو بجز خدا کے کوئی دوسری ہستی نہیں سمجھی جاتی مفہوم
یونانی لغت بغیر آرٹیکل کے اس لفظ کو خاص خاص انسانوں کے لیے

دستی ۱۲ ۱۴-۲۲) پس اگر نبیون اور قاضیون کو خدا کہا اور اس لقب سے
اُنپر کفر کا الزام عائد نہین ہوسکتا تو کیونکر مجھ پر جو اُن سب سے بزرگ ہون
کفر کا الزام اسوجہ سے لگاتے ہو کہ مین نے صرف اپنے لیے خطاب خدا کا
بیٹا اختیار کیا حالانکہ اگر مین مجازی معنون مین اوسی طرح خدا بھی
کہلایا جاؤن تو بھی کفر نہ ہوگا۔ پس مسیح نے وہ بڑے خطاب خدا کبھی
مصلحتاً قبول نہ کیا۔
واضح ہو کہ جس معنی مین یہود نے مسیح کی نسبت کہا تھا کہ وہ انسان
ہوکر آپکو خدا بناتا ہے اوسی معنی مین زبور ۸۲ مین نہین کہا کہ
تم خدا ہو لفظ خدا مجازی طور سے استعمال ہوا ہے اسلیے مسیح نے
برجستہ اوس پر استدلال کر کے آپکو کفر کے الزام سے بری کیا۔
اب ہم یہ دکھلا دینگے کہ مسیح کے حق مین یہودیون سے کفر وغیرہ کے
الزام بالکل نادرست اور معاندانہ تھے کسی ایماندار کو نہین چاہیے کہ
ان دشمنون کا حصہ پر ہوکر اپنے منجی کو ملزم ٹھہراوے۔ ہمارے نزدیک
یہودیون نے مسیح کے کلام کے صحیح معنی سمجھنے کے باعث اوسپر پتھر نہین
اٹھائے بلکہ اوسپر پتھر اٹھانے کا بہانہ ڈھونڈھنے کے لیے اسکے کلام
کی غلط تاویل کی نامور تثلیثی عالم ڈاکٹر فنڈر مسیح کے اس کلام کی نسبت
فرماتے ہین کہ "فی نفسہٖ مسیح کے اس کلام مین ایسی کوئی بات بھی نہ تھی
جو یہودی گمان کے مطابق اونکے مسیح کے حق مین نہ کہی جا سکتی لیکن

یگانگت حاصل کرنا ایمانداروں بالخصوص نبیوں اور مسیح موعود کو سزاوار
ہے یہ بڑھئی کا لڑکا ناصرت سے حقیر گانوں کا باشندہ بدعتی یہودی
سبت توڑنے والا دیوانہ آپکو خدا کا بیٹا کہے اور باپ کے ساتھ یگانگت
دکھلاوے یہ اپنے تئیں کوئی بڑا بزرگ یا انسان سے بڑھ کر کوئی
نبی یا فوق انسانی ہستی یعنی Θεος سمجھتا ہے اسکا دعوے
کفر کے برابر ہے۔

لفظ خدا اس معنی میں اکثر بیبل میں استعمال ہوا ہے۔
خدا فرماتا ہے میں نے موسیٰ کو فرعون کے لیے خدا سا بنایا
(خروج ۷/۱) میں نے کہا کہ تم اللہ یا خدا ہو اور تم سب حق تعالیٰ
کے فرزند ہو (زبور ۸۲/۶) ہر چند افلاک اور زمین میں بہت ہیں
جو خدا کہلاتے ہیں (چنانچہ بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں)
لیکن ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے (۱ قر ۸/۶) یہودیوں نے اسی
معنی میں مسیح سے کہا کہ تو انسان ہو کر آپکو خدا بناتا ہے۔ مسیح نے
خدا کے بیٹے ہونے کے حق کی یوں تائید کی کہ اگر میں باپ کے
کام نہیں کرتا تو مجھ پر ایمان مت لاؤ لیکن اگر میں کرتا ہوں تو کاموں
پر ایمان لاؤ اور جانو کہ باپ مجھ میں ہے (آیات ۳۷ و ۳۸)
مسیح نے یہ بھی کہا کہ خدا نے مجھے مخصوص کیا (آیت ۳۶) اور میں
تمہارے نبیوں ابراہیم داؤد سلیمان اور یونس سے بھی بڑا ہوں

اوسنے صرف ایک مفلوج کو سبت کے روز چنگا کیا تھا سبت کے روز
چنگا کرنا نادان فریسی سبت توڑنا کہتے تھے حالانکہ مسیح نے بارہا اونکو سمجھا
دیا تھا کہ سبت کے دن نیکی کرنا روا ہے (متی ۱۲/۱۲) اور سبت کا دن
انسان کے واسطے ہے نہ انسان سبت کے دن کے واسطے (مرقس ۲/۲۷)
مگر تاہم دشمنی نے اُنکی آنکھیں اندھی کردی تھین اور وہ یہی کہتے گئے کہ اوسنے
سبت کو توڑا یاد رکھو کہ یہی نادان یہودی مسیح سے کہتے تھے تو سامری ہے
اور تیرے ساتھ ایک دیو ہے۔
پھر جب مسیح نے اُسکا جواب اُنکو دیا کہ میرا باپ ابتک کام کرتا ہے اور
مین بھی کام کیا کرتا ہون (۵/۱۷) انھون نے نہایت حماقت سے کہدیا کہ
اوسنے خدا کو اپنا باپ کہکے اپنے تئین خدا کے مانند کیا بھلا اس سے بیہودہ
تر گفتگو کیا ہوسکتی ہے مسیح تو کہے کہ خدا میرا باپ ہے اور وہ کہین کہ اوسنے
آپکو خدا کے مانند کیا مسیح نے پھر اور بھی صفائی کے ساتھ اقرار عبودیت کیا کہ
بیٹا آپ سے کچھ نہین کرسکتا (آیت ۱۹) ہم افسوس کرتے ہین کہ حامیان
الوہیت مسیح یہودیون کو مسیح کے کلام کی تفسیر مین اپنا ہادی بناتے ہین اور
ہمسے فخر یہ کہتے ہین "یہ قول راست ہے کہ جو بات اہل ایرین نہ سمجھ سکے اُسکو یہودیون

ؔ مقدس پولوس نے اپنے اور دوسرے رسولون کی نسبت بھی اسی قسم کا کلام تحریر کیا ہے
ہم خدا کے ہم خدمت ہین (۱ قر ۳/۹) اور لاریب اگر یہی یہودی پولوس کے بھی مخاطب
ہوتے تو اوسکی نسبت بھی الزام دعوی الوہیت ثابت کردیا جاتا۔

دشمنون نے اس موقع کو آسپر کفر کا الزام لگانے کے سیلے خوشی سے غنیمت جانا اور اوسکے سنگسار کرنے کی تیاریان کی گئین" (مسیح کی سوانح عمری)

اور یہ امر تو ظاہر ہے کہ یہودی اپنے مسیح کی الوہیت کے قایل ہرگز نہ تھے اور نہ ہین ڈاکٹر وسٹکٹ مسیح کے زمانہ تک یہودیون کے خیالات کی نسبت فرماتے ہین "حقیقی الٰہی ماہیت مسیح کی تسلیم نہین کی گئی تھی" انٹروڈکشن باب دوم آخر۔ بشپ ورڈز ورتھ فرماتے ہین "موافق تصورات یہود کے مسیح کوئی الٰہی شخص ہونیوالا نہ تھا یقیناً وہ خدا کا بیٹا مسیحی مراد کے موافق نہ تھا" سمتھ بائیبل ڈکشنری خدا کا بیٹا۔ پس معلوم ہوگیا کہ یہودیون نے مسیح پر محض دشمنی و بغض کی وجہ سے کفر کا الزام لگایا جب اوسنے آپکو خدا کا بیٹا کہا تو اُنھون نے جھوٹھ کہدیا کہ اوسنے آپکو ایک الہ بنایا حالانکہ یہ بھی صریح جھوٹھ تھا کہ اس معنی مین انسان کو خدا کہنا کفر ہے۔ ایک مرتبہ اور بھی اُنھون نے اسی طرح مسیح پر الزام لگایا تھا کہ اوسنے سبت کو توڑا اور خدا کو اپنا باپ کہکر آپکو خدا کے مانند کیا* (یوحنا ۵/۱۸)

یہ دونون جھوٹھے الزام تھے مسیح نے سبت کو ہرگز نہین توڑا تھا

*خدا کی برابر کیا غلط و نادرست ترجمہ ہے زیادہ صحیح ترجمہ یہی ہے کہ خدا کے مانند یا خدا سا بنایا جیسا آرچ بشپ نیوکوم فرماتے ہین اور جیسا خروج ۷ مین ہے خدا نے موسیٰ کو فرعون کے سیلے خدا سا بنایا۔

۴۴ - پیشتر اوس سے کہ ابراہیم ہوا مین ہون (یوحنا ۸: ۵۸)

"اگر اوسکی ہستی بھی مثل ہر ایک مخلوق کی ہستی کے محدود ہی ہوتی تو وہ اپنی پیدایش کا مقدم ہونا بہ نسبت ابراہام کی پیدایش کے ایسے ہی لفظ سے بیان کرتا جو اوسکی ہستی کے محدود ہونے پر دلالت کرتا اور وہ یون کہتا کہ پیشتر اس سے کہ ابراہام تھا مین ہوا لیکن اس جواب سے تو جو اوسنے دیا پیشتر اس سے کہ ابراہام ہوا مین ہون صرف ہستی ہی کا ذکر ہے اور نہ اوسکے شروع کا ذکر ہے نہ اوسکے انجام کا چنانچہ اس جواب سے یہ ظاہر ہے وہ اپنے ازلی و ابدی ہونے کی آگاہی کی خبر دیتا ہے - یہ وہی عبارت ہے جس سے قادر مطلق نے اپنے تئین موسی اور اسرائیلیون پر قدیم زمانہ مین ظاہر کیا چنانچہ لکھا ہے کہ خدا نے موسیٰ کو کہا کہ مین وہ ہون جو مین ہون پس عیسیٰ کا وہ سنجیدہ کلام سوا اوس مہیب آواز کی گونج کے اور کیا ہے وہ جسنے اپنے تئین کوہ ہوریب کے جلنے والی جھاڑی مین مین ہون کہا وہی ہے جسنے بصورت انسان کنعان کے میدان مین کھڑا ہوکے اپنے تئین ایسا ہی کہا - یونٹیرین کی وہ کوششین جنسے وہ ان لفظون کی تاویل کرنا چاہتے ہین بالکل باطل و لاطائل ہین" مسیح ابن اللہ ۲۴۰ - ۲۴۸ -

اس بحث کا ہر پہلو ایک عظیم غلطی پر مبنی ہے نہ تو مسیح نے کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جو اوسکی ہستی کی ازلیت و ابدیت پر دلالت

نے سمجھ لیا" ہرگز نہین مسیح خود ان یہودیون کی بابت فرماتے ہین
اُنکے حق مین یشعیا کی نبوت پوری ہولی کہ تم کانون سے نہ سنوگے کر
سمجھوگے نہین اور آنکھون سے دیکھوگے پر دریافت نکروگے کیونکہ
اس قوم کا دل موٹا ہوا وے اپنے کانون سے اونچا سنتے ہین اور آنکھون
نے اپنی آنکھین موندلین تا ایسا نہو کہ وہ آنکھون سے دیکھین اور کانون
سے سنین اور دل سے سمجھین اور رجوع لائین اور مین انھین چنگا
کرون (متی ۱۳ | ۱۴ و ۱۵) اور کی مثالون سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ مسیح کا یہ قول
کیسا راست تھا کہ وے دیکھتے ہوے نہین دیکھتے اور سنتے ہوے نہین
سمجھتے انھون نے جانکے اپنے دل موٹے اور اپنے کان بہرے کرلیے
کیا تمکو یاد نہین کہ ان اندھے بہرے یہودیون نے علاوہ اس الزام کہ
کے ۲ور بھی الزام مسیح پر لگائے تھے جب اونے کہا جو قیصر کا ہی قیصر
دو (مرقس ۱۲ | ۱۷) انھون نے کہا اونے قیصر کو جزیہ دینے سے منع
کیا (لوقا ۲۳ | ۲) جب اونے اپنے جسم کی ہیکل کے بارے مین کلام کی
(یوحنا ۲ | ۱۹-۲۲) انھون نے کہا اونے یہودیون کے عبادت خانہ کو
ڈھا دینے کو کہا (مرقس ۱۴ | ۵۸) پس کیا یہ سچ ہے کہ یہودی ہمسے زیادہ
مسیح کا کلام سمجھتے ہین ؟ اور کیا وہ ہمارے ہادی تفہیم کلام مین ہوسکتے ہو
سچ یون ہے کہ ان یہودیون نے خود دھوکھا کھایا اور بہتون کو دھوکہ
دیا۔ مگر ہم اُنکی ہدایت نہین قبول کرتے اور تم بھی اُنسے خبردار رہو۔

اس صورت کی مثال مین یہی آیت پیش کی گئی ہے۔

جس لفظ کا ترجمہ مین ہون ہو وہ eimi ہے یہ لفظ
اور مقامات مین آیا ہے چنانچہ یسوع نے اس سے کہا اے فیلبوس
مین اتنی مدت سے تمھارے ساتھ ہون (eimi) اور
تو نے مجھے نہ جانا (یوحنا ۱۴ باب ۹) یہان ہون رہتا
آیا ہون کے معنی ادا کرتا ہے جسمین ہستی کا آغاز ہمیشہ مفہوم ہی اور
ماضی اور حال کے غیر منقطع علاقہ کو اچھی طرح ظاہر کرتا ہے اسیطرح
ہم آیت متنازعہ کے معنی بھی یہی کرتے ہین ابراہام کے پیدا ہونے کی
قبل مین رہتا آیا ہون ضرور وہان بھی آغاز ہستی مفہوم اور
ملزوم ہے۔

مین تعجب کرتا ہون کہ صیغہ حال مین ہون کے اوپر اسقدر زور
کیون دیا جاتا ہے جبکہ یونانی مین حال اکثر بجاے ماضی کے بھی
مستعمل ہوا کرتا ہے انجیل مین اور خصوصاً یوحنا کی انجیل مین تو بہت
بہت مثالین ہین دیکھو یونانی یوحنا ۵/۱۴ و ۱۵ و ۶/۲۴ و ۲۴ و ۱۲/۹ و ۱۴/۹ و
۱۵/۲۷ و ۲/۱۴ و ۱/۴ و ۱۲ پس اس محاورہ کے مطابق اس آیت کا یہ
ترجمہ بھی پیشتر اس سے کہ ابراہام پیدا ہوا مین تھا بہت درست
و صحیح ہے جسکو بہت سے مستند علما (ارتھاڈکسی) نے بھی قبول کیا ہے افسوس
کہ اس مین ہون یا مین تھا کو ہوریب والا مین وہ ہون جو مین ہون کا

کرے نہ اوسنے آپکو مین ہون جو مین ہون کہا جو کچھ تاویل یونٹیرین کرتے ہین اوسی کو عقل سلیم قبول کرتی ہے۔ کسیطرح اس قول سے اس سے زیادہ نہین ثابت ہو سکتا کہ مسیح اپنی پیدایش جسمانی سے بہت پہلے بھی موجود تھا ہان وہ ابراہام سے پہلے تھا یا یون کہو کہ وہ تمام خلقت کا پہلوٹا ہے مگر اس سے تو ازلیت یا الوہیت نہین ثابت ہو سکتی اسکا تو آپ کو بھی اقرار ہے کہ "مسیح کا تمام مخلوقات سے پہلے ہونا اوسکی الوہیت کو ثابت نہین کرتا" مسیح ابن اللہ ۸۲ و ۸۳۔

یہ اعتراض کہ جو لفظ ابراہام کی ہستی کے ساتھ کہا وہی مسیح نے اپنی ہستی کے ساتھ کیون نہ کہا بہت ہیک ہے۔ ابراہام کی ہستی زمانہ ماضی مین محدود ہو چکی تھی مسیح کی ہستی زمانہ ماضی سے لیکر زمانہ حال تک جاری تھی اور اُن دو مختلف صورتون کا ایک ہی ماضی سے اظہار کرنا کیا ضرور تھا۔ اسلیے مسیح نے ابراہام کے لیے ماضی اور محاورہ یونانی کے مطابق اپنے لیے دوسرا موضوع لفظ استعمال کیا ڈاکٹر ونیر جنے انجیل کی مستند گرامر (صرف ونحو) لکھی ہے اس آیت کی نسبت لکھتا ہے "بعض اوقات صیغہ حال مین ماضی شامل کیا جاتا ہے مثلاً جب ایک فعل ایسی حالت کو ظاہر کرتا ہے جو کسی قبل کے زمانہ مین شروع ہوئی مگر اب تک جاری ہے۔ یعنی وہ اوس حالت کے کل دوران ۔۔۔ کی ہوتا ہے" (Gram. N. Test., Sec. xl. 2. c.)

کرینگے -

یہ کہ اس آیت مین نہ تو مسیح نے اپنے ازلی و ابدی ہونے کا دعوی کیا ہے اور نہ آپکو یہودیت والا مین ہون جو مین ہون بنایا خود علماے تثلیثی کی شہادت سے ثابت ہے پادری پیٹر ڈین ڈمن صاحب اپنے رسالہ Opinions Concerning Christ باب ۳ - فصل ۱۰ - دفعہ ۳ - مین لکھتے مین کہ "مجھے یہ کہنے مین کوئی تامل نہین ہوکہ اس قول کے معنی یہ ہین کہ مسیح پہلے ہوا تھا مگر بعض تثلیثی مفسرین ان الفاظ کے معنی کو اس حد تک کھینچ لیجانے پر راضی نہین ہین اور وہ سمجھتے ہین کہ انکا مفہوم گویا یہی ہے کہ پیشتر اسکے کہ ابراہام تھا مین تھا -"

یہ تو بہر حال ثابت ہو گیا کہ مسیح نے نہ ازلیت کا دعوی کیا اور نہ آپکو یہوواہ کہا اب ہم دکھلاتے ہین کہ اوسنے برخلاف اس کے اپنی اسی تقریر مین اسی باب مین اپنی انسانیت کا بہت صاف اقرار کیا وہ ان یہودیون سے کہتا ہے تم مجھے قتل کیا چاہتے ہو جو ایسا شخص (آدمی) ہے کہ حق بات جو مین نے خدا سے سنی تمھین کہی (یوحنا ۸ باب ۴۰) مگر چونکہ یہ لکھا ہے کہ جب یسوع نے انسے کہا پیشتر اس سے کہ ابراہام ہوا مین ہون تب انھون نے پتھر اٹھائے کہ اوسے مارین پر یسوع نے اپنے تئین پوشیدہ کیا مولف مسیح ابن اللہ کہتا ہے "دیکھیے یہودیون نے

ناکامی کے ساتھ بنایا جاتا ہے تاکہ مسیح کو یہوواہ قدوس کہا جاوے
ذرا مان لو کہ در اصل مسیح کی مراد میں ہوں سے یہوواہ تھی اور
دیکھو کہ مسیح کا قول کیسا مہمل اور بے معنی ہو جاتا ہے پیشتر اس سے
کہ ابراہام تھا میں ہوں ہوجاونگا" پیشتر اس سے کہ ابراہام تھا یہوواہ"
یعنی بجاے مسیح کے ابراہام یہوواہ ہو جاتا ہے میں ہوں کا استعمال
تو بہت عام ہے اگر اسکو یہوواہ کا مترادف سمجھنے لگیں تو بڑی قباحت
ہوگی اسی باب کی آیت ۲۴ میں مسیح فرماتے ہیں اگر تم ایمان نہیں
لاتے کہ میں ہی ہوں تو تم اپنے گناہوں میں مروگے آیت ۲۸
جب تم ابن آدم کو اونچے پر چڑھاؤگے تب تم جانوگے کہ میں ہوں
اور اس میں ہوں کے ساتھ مسیح یہوواہ ہونے کا نہیں بلکہ اپنی
عبودیت کا یوں اقرار کرتے ہیں میں آپ سے کچھ نہیں کرتا مگر جو باپ
نے مجھے سکھلایا اور دیکھو اوسنے انھیں کہا میں ہوں ٹھ درست
(یوحنا ۱۸/۵) اور ۱۸/۶ میں میں ہوں اگر یہوواہ کا نام ہے تو افسوس
کہ اُس جنم کے اندھے نے جسے مسیح نے چنگا کیا بہت ہی خطرناک کلمہ اپنی
زبان سے نکالا جب اوسنے اُن لوگوں کے جواب میں جو اسکی صحت
تشخص پر شک کرتے تھے کہا میں ہوں (یوحنا ۹/۹) ہاں اگر میں ہوں
یہوواہ کا خطاب ہے تو جھوٹے مسیح جنکی نسبت ہمارے خداوند نے
فرمایا کہ وہ کہینگے میں ہوں (مرقس ۱۳/۶ و لوقا ۲۱/۸) دعوی الوہیت

(یوحنا ۱۱ باب ۴۸) یہودی اس بات سے اندیشناک تھے کہ خلقت مسیح
کے پیچھے ہوئی جاتی ہے وہ کہتے تھے ہم کیا کریں کہ یہ مرد بہت معجزے
دکھاتا ہے اگر ہم اسے یونہی چھوڑ دیں تو سب اوس پر ایمان لاوینگے بہتر ہے
کہ ایک آدمی قوم کے بدلے مرے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو (یوحنا ۱۱ باب ۵۰)
پس اوسکو پکڑنے کا بہانہ اوسکے پتھر اوٹھانے یا قتل کرنے کے منصوبے
کی پہلی چال حضرت داؤد کا قول مسیح کے حق میں پورا ہو چکا انھوں نے
کینے کی باتوں سے مجھکو گھیر لیا وہ بے سبب مجھ پر لڑتے ہیں اور دیکھو صفحہ ۴۴
۷ — فیلبوس نے اوسے کہا اے خداوند باپ کو ہمیں دکھلا کہ
ہمیں کافی ہے یسوع نے اوسے کہا اے فیلبوس میں اتنی مدت سے
تمھارے ساتھ ہوں اور تو نے مجھے نہیں جانا جس نے مجھے دیکھا ہے
اوسنے باپ کو دیکھا کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں اور باپ مجھ میں
ہے یہ باتیں جو میں تمھیں کہتا ہوں میں آپ سے نہیں کہتا بلکہ باپ جو مجھ میں
رہتا ہے وہ یہ کام کرتا ہے (یوحنا ۱۴ باب ۹-۱۰) "تثلیث کے یہ فقرے کیا ان
یہودیوں کی شریعت سے کس طرح میل کھا سکتا ہے کہ جو پانی سے مطابقت
اور عقل سے موافقت رکھتے کیا تم پطرس اور یوحنا کی طرف گمان
کر سکتے ہو کیا تم جبرئیل اور میکائیل کی طرف یہ خیال کر سکتے ہو کہ وہ اپنی
طرف اشارہ کر کے یہ کہہ سکتے کہ جس نے مجھے دیکھا اوس نے باپ کو دیکھا
یہ فقرہ متکلم کی الوہیت کی بابت نقش کالحجر کے مانند ہے علیٰ السطور

تقریر مین روشن ہوئی ہے اوسکی قدرت ہیرے معجزون مین اوسکی پاکیزگی
ہیری بے عیب زندگی مین اوسکی رحمت محبت اور نیکی ہیرے مزاج
کلام اور کام مین" (دلیل مع شرح) مگر اس مکاشفہ ذات الٰہی
کیوجہ سے مسیح خدا نہین ہو سکتا الوہیت کا مشاہدہ ہم بچون مین بھی کرتے
ہین الوہیت کا مشاہدہ ہم انسان مین کرتے ہین خصوصاً مقدسون مین
مگر سب سے اعلیٰ ظہور الوہیت کا مسیح مین ہوا یعنی اوس درجہ تک
جہان تک کہ مشاہدہ ہوسکنا ممکن ہے۔

کیا مسیح کہتا ہے جسنے مجھے دیکھا اوسنے باپ کو دیکھا؟ وہ یہ بھی
کہتا ہے جو اوسکو جسے مین بھیجتا ہون قبول کرتا ہے مجھے قبول کرتا ہے
جو مجھے قبول کرتا ہے اوسے جسنے مجھے بھیجا قبول کرتا ہے (یوحنا ۱۳ باب ۲۰)
شاگردون کو قبول کرنا خدا کو اور مسیح کو قبول کرنا ہے کیا شاگرد مسیح
یا خدا ہوگئے؟ کیا مسیح اس لیے خدا ہے کہ وہ کہتا ہے مین باپ مین
ہون اور باپ مجھ مین ہے؟ مقدس یوحنا فرماتے ہین جو محبت مین
رہتا ہے خدا مین رہتا ہے اور خدا اوسمین (۱ خط ۴ باب ۱۶) کیا محبت مین
رہنے والے خدا ہوگئے۔؟

مسیح خدا کی صورت ہے اسلیے مسیح کو دیکھنا خدا کو دیکھنا ہے انسان بھی
خدا کی صورت اور اوسکا جلال ہے (۱ قر ۱۱ باب ۷) انسان کو دیکھنا بھی
ایک طرح خدا کو دیکھنا ہے۔ ظہور خدا تو دونون مین ہے مگر درجہ

باپ کے ساتھ اپنے مخفی اتحاد و وحدانیت کا صاف صاف بیان کرتا ہے
تاہم کمال خبرداری سے اسکی احتیاط رکھتا ہے کہ یہ نہ سمجھا جاوے کہ وہ
اور باپ ایک ہی اقنوم ہین پس اسلیے وہ اُسی وقت بعد آیت مذکور
کے فرماتا ہے کہ مین باپ مین ہون اور باپ مجھ مین کہ باپ اور بیٹے
کے درمیان مین تفاوت اقنوم کا نہین ہے یہ بدعت سبیلین کہلاتی
ہے " مسیح ابن اللہ ۸۶ - ۸۷ -

اپنے مخاطب کی بحث پر غور کرنے کے قبل ہم یہ دیکھتے ہین کہ درست
معنی اس آیت کے کیا ہو سکتے ہین ہمارے نزدیک خداوند کا یہ فرمانا
جسنے مجھے دیکھا اوسنے باپ کو دیکھا کسی طرح ماہیت الٰہی کی طرف نہین
بلکہ صفات اخلاقی الٰہی کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ انجیل کی تعلیم ہے کہ
مسیح مظہر الوہیت ہے مسیح کو نادیدنی خدا کی صورت (فلپی ۲/۶) کہا ہے
یہ امر مسلم ہے کہ خدا باپ کو بلا توسط نہ کوئی دیکھ سکتا ہے اور نہ کبھی
کسی نے دیکھا (یوحنا ۱/۱۸ واخط ۱/۱۶) مقدس یوحنا فرماتے ہین خدا کو
کبھی کسی نے نہین دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود مین ہے اُسی نے بتلادیا
پس معلوم ہوا کہ خدا کی صفات کا مشاہدہ انجیل کی رو سے ہم مسیح کی مقدس
شخصیت مین اوسیطرح کرتے ہین جسطرح سورج کو پانی یا آئینہ مین دیکھ
سکتے ہین مشہور دستٹ عالم جیوزف بلس کے مطابق گویا مسیح یون
فرماتے ہین " مین نادیدنی خدا کی صورت ہون باپ کی حکمت میری

واحد ہون اور اس فقرہ سے کہ مین باپ مین ہون اور باپ مجھ مین ہے
دقت رفع نہین ہوتی بلکہ امتیاز اقانیم بالکل محو ہو جاتا ہے اور دیکھو یہی
وہ پرانی خطرناک بدعت ہے جو "اقانیم کو ملاتی اور ماہیت کو تقسیم کرتی
ہے" ضرور ہے کہ اس سبیلین بدعت سے بچنے کے لیے ہم یونیٹیرین
صحیح تعلیم مین پناہ لین اب اس امر پر بھی غور فرمائیے کہ اسی باب مین مسیح
نے اپنی عبودیت اور باپ سے کمتری کا پورا اقرار کر دیا ہے میرا باپ مجھسے
بڑا ہے (آیت ۲۸) میرا دل پوچھتا ہے کیا خداوند مسیح نے آنے والے
زمانہ اور اپنی الوہیت کے حامیان کے خیالات کو اپنی نبوت کی نظر سے
دیکھ کر یہ ابطال الوہیت کا مستحکم قلعہ خاص اسلیئے بنا دیا تھا کہ دنیاوی
عقلمندی و باطل خیالات کی موجین اس تک کبھی نہ پہونچ سکین اور
تمام کوششین مسیح کو خدا باپ کے برابر کر دینے کی فسخ ہوتی رہین۔

۵ - اگر کوئی مجھے پیار کرتا ہے وہ میرے کلام پر عمل کریگا اور میرا باپ
اوسے پیار کریگا اور ہم اسکے پاس آوینگے اور اسکے ساتھ رہینگے (یوحنا ۱۴)
"اس عبارت کے کیا معنی ہین اسکا متکلم ایسا کون ہے جو قادر مطلق باپ
کی برابری کرکے انسان کی روح مین آنے اور رہنے کا وعدہ کرتا ہے
اور یہ کون ہے جو اس دلیری سے اپنے تئین ازلی خدا کے ساتھ ملا کے
لفظ ہم بولتا ہے اور لوگون کے درمیان اپنا حاضر و ناظر ہونا باپ کے
حاضر و ناظر ہونے کے ہم رتبہ ظاہر کرتا ہے" مسیح ابن اللہ ۸۷ -

ظہور مین فرق عظیم ہے پس مسیح نے جو دعوی کیا وہ پطرس و پولوس اور جبریل و میکائیل کیا ہر شاگرد مسیح بھی اپنے درجہ تقدس کے موافق وہی کہہ سکتا ہے۔ ایک مسیحی شاعر کا قول ہے۔

کیا تا در مطلق سے کہین اسرار سفیر ۔ بندہ مین عیان جلوہ اللہ ہوا
مینا ہوئے جب عین حقیقت سے سفیر ۔ تب جامہ انسان مین خدائی دیکھی*

اس بحث سے یہ ثابت ہو گیا کہ "یہ فقرہ گمان ہیو منیٹیرین سے کس طرح میں کہا سکتا ہے کہ سچائی سے مطابقت اور عقل سے موافقت رکھے" کیا تعجب ہے اگر پطرس و پولوس اور جبریل و میکائیل بھی ایک حد تک کہہ سکین جسنے مجھے دیکھا اوسنے باپ کو دیکھا پر اگر نہ بھی کہہ سکین تو کیا؟ پطرس وغیرہ مسیح تو نہین ہمارا دعوی یہ ہے کہ مسیح بغیر خدا ہوے ضرور کہہ سکتا ہے جسنے مجھے دیکھا اوسنے باپ کو دیکھا اور دیکھو باب نہم فصل اول دفعہ ۲ اب یہ بھی یاد رہے کہ اس آیت کے صرف دو ہی معنی ہو سکتے ہین یو نیٹیرین جو اوپر بیان ہوے یا سیلین جس سے مسیح خدا باپ بنجاتا ہے پس اگر ہماری راے غلط ہے تو پھر ایک اقنوم کو دیکھنے سے ہم دوسرے اقنوم کو کیونکر دیکھ سکتے ہین جب تک کہ دونون اقنوم باپ اور بیٹا اعنو

---

* ایک مسلمان بزرگ خواجہ معین الدین چشتی نے بھی اسی مضمون کو یون ادا کیا ہے۔

خواہی کہ رخش بینی در چہرۂ من بنگر
من آئینہ او یم او نیست جدا از من

سچی شناخت بیٹے ہی سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ باپ کو اوسی نے تبلا دیا ہے
باپ کی شناخت حاصل کرنیکے لیے مسیح کی شناخت حاصل کرنا ضرور ہے کیونکہ
وہ اوسکی ماہیت کا نقش اور اوسکی صورت ہے اور کوئی بغیر مسیح کے وسیلہ
باپ کے پاس آ نہین سکتا پس جب نجات کے لیے اکیلے سچے خدا اور
یسوع مسیح اوسکے رسول کا علم ضرور ہے (یوحنا ۱۷ ۳) تو لازم ہوا کہ ایماندار
کے دلمین خدا باپ اور مسیح دونون آ کے بسین کیونکہ ہمارے دل خدا
کی ہیکل ہین (۱ قر ۳ ۱۶ و ۶ ۱۹) اور یسوع مسیح رسول اور سردار کاہن
ہے جو پاک اور بے بد اور بے عیب اور گنہگارون سے جدا اور آسمانون
سے بلند ہی (عبر ۳ ۱ و ۷ ۲۶) جب مسیح ایماندار کے دلمین باپ کے
ساتھ داخل ہوتا ہے تو پکارتا ہوا آتا ہے کہ میرا باپ مجھسے بڑا ہے وہ
خدا کے برابر ہوکر نہین آتا۔

یہ بہت ہی سبک اعتراض ہے کہ مسیح نے آپکو اور خدا کو ملا کر ہم کیون
کہا یہ کوئی دلیل الوہیت مسیح نہین ہو سکتی بنی اسرائیل موسی اور یہوواہ
خدائے رب الافواج کے درمیان تمیز کرتے تھے مگر انھون نے ان دونون
کو ملا کر تم کہا تھا اور لوگون نے خدا اور موسی سے بگڑ کر یون کہا تم کیون
ہمکو مصر سے نکال لائے (گنتی ۲۱ ۵)۔

پھر تمام ایماندارون کے دلون مین موجود ہونے سے مسیح خدا کی طرح
حاضر و ناظر بھی نہین ٹہرتا کیونکہ یہ موجود ہونا حاضر و ناظر ہونے پر منحصر بھی

ـــــ ذرا اس آیت کو غور سے پڑھ کر تبلاؤ کہ کس لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ "اسکا متکلم قادر مطلق باپ کی برابری کر کے انسان کی روح مین آنے اور رہنے کا وعدہ کرتا ہے یا اپنا حاضر و ناظر ہونا باپ کے حاضر و ناظر ہونے کے ہمرتبہ ظاہر کرتا ہے" اگر عقائد مالوفہ کی عینک اُتار کر آیت ۲۴ و ۲۸ - پڑھو یہ کلام جو تم سنتے ہو میرا نہین بلکہ باپ کا ہے جسنے بھیجا ہے میرا باپ مجھسے بڑا ہے تو آپکو معلوم ہو جاویگا کہ نہ مسیح باپ کی برابری کا اور نہ ہمرتبہ ہونے کا بلکہ باپ سے کمتر اور بھیجے ہوئے ہونیکا اقرار کرتا ہے کیا مسیح کا خدا کے ساتھ ایماندار کی روح مین بستا بغیر خدا ہوئے ناممکن معلوم ہوتا ہے اور کیا اگر مسیح نے خدا کے ساتھ آپکو ملا کر ہم کہا تو مسیح خدا ہو جائیگا ؟ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہمکو ہرگز دعوی نہین کہ ہمنے خدا و ند مسیح کے مرتبہ اور منزلت اور اسکی قدرت و شکوکت کو بالکل دریافت کر لیا ہم تو ایک ادنی مقدس کی روحانی طاقت کے لیے بھی دائرہ نہین کھینچ سکتے ہمکو صرف یہ تحقیق معلوم ہی کہ چاہے مسیح کا کوئی درجہ کیون نہ ہو لاریب وہ خدا سے کمتر ہے پس ہم دل کے یقین سے وہی کہتے ہین جو مسیح نے کہا کہ وہ باپ سے کمتر ہی (یوحنا ۱۴/۲۸)

ہان ضرور مسیح ایماندار کے دل مین خدا کے ساتھ بسیگا کیونکہ وہ باپ کی گود مین ہے (یوحنا ۱/۱۸) لیکن خدا ایماندار کے دلمین کس طرح بستا ہی ؟ اپنی سچی شناخت اپنی پاکیزگی اور روح القدس بخشنے سے اور لاریب باپ کی

اگر مسیح کسی طور سے کسی محدود دائرہ مین حاضر و ناظر ہو بھی تو اس سے تو وہ خدا نہین ہو سکتا یہان تو مسیح صرف دنیا کے آخر ہونے تک صرف عیسائیون کے ساتھ رہنے کا وعدہ کرتا ہے مگر خدا تو ازل سے ابد تک ہر زمان و مکان مین حاضر و ناظر رہا ہے اور رہیگا وہ ہے اور تھا اور آنے والا قادر مطلق ہو مگر یاد رکھنا چاہیے کہ اس محدود دائرہ مین بھی مسیح خدا کی طرح حاضر و ناظر نہین ہے ہان وہ موجود ہے مگر کن روحانی قواعد و طاقتون کی بدولت ہم ٹھیک نہین جان سکتے مگر یہ جانتے ہین کہ بغیر خدا کی طرح حاضر و ناظر ہوسے انسان کی روح کو بھی کچھ اسی قسم کی طاقت حاصل ہو سکتی ہے۔

کیا ہم متعجب نہین ہوتے جب ہم مقدس پولوس کو یہ کہتے ہوے سنتے ہین کہ مین نے تو جسم سے غیر حاضر پر روح سے حاضر ہو کر اسی طرح کہ گویا حاضر ہون اسپر جسنے ایسا کام کیا یہ حکم دیا کہ تم اور میری روح اُس شخص کو کلیسا سے خارج کرو (اقرنتھیوں ۵ باب ۳) اگرچہ مین جسم کی نسبت سے دور ہو روح کی نسبت سے تمھارے پاس ہون (قلسی ۲ باب ۵) اسی طرح حضرت الیشا کی نسبت لکھا ہے کہ جب نعمان مبروص چنگا ہو کر اس سے رخصت ہو کے چلا گیا تو نبی کا خادم جیحازی چھپکر اوسکے پیچھے دوڑا گیا اور اس سے نبی کے نام سے کچھ تحفہ اپنے لیے حاصل کر لیا مگر جب وہ الیشا کے سامنے آیا اوسنے جیحازی سے کہا کیا میرا دل اُس وقت جسوقت وہ شخص اپنی

بھی نہین ہے - دیکھو دفعہ ٦ - پھر کیونکر کہا جاتا ہے کہ وہ "اپنا حاضر و ناظر ہونا
باپ سے کے حاضر و ناظر ہونے کے ہمرتبہ ظاہر کرتا ہے" خدا تو تمام کائنات
مین حاضر و ناظر ہے صرف ایمان دارون کے دلون پر اوسکی حاضری
ہمارے دنہین ہے مگر مسیح کی موجودگی تو یہان صرف ایماندارون کے
دلون مین بیان کی گئی ہے اور وہ بھی ایسی نہین کہ جسکے لیے کوئی خاص قسم
کی موجودگی درکار ہو پھر کیونکر کہین کہ وہ "اپنا حاضر و ناظر ہونا باپ کے
حاضر و ناظر ہونے کے ہمرتبہ ظاہر کرتا ہے" ہم دل وجان سے قبول کرتے
ہین کہ مسیح کا ہمپایہ و ہمرتبہ اس کائنات مادی و روحی مین کوئی نہین ہے
ہمارے دلون مین خدا کے بعد مسیح ہی کی مسند ہے یہ خاص مسیح کا رتبہ
ہے کہ وہ خدا کے دہنے بیٹھکر خدا کے ساتھ ہوکر آوے اور کہے

ہم تم پاس اوینگے اور تمھارے ساتھ رہینگے ہان اے خداوند یسوع آ اور
جو سنتا ہے کہے آ -

٦ - جہان دو یا تین میرے نام پر اکھٹے ہون وہان مین اونکے بیچ
ہون دیکھو مین دنیا کے آخر ہونے تک ہمیشہ تمھارے ساتھ ہون (متی
$\frac{18}{20}$ و $\frac{28}{20}$) -

"اگر یہ سنجیدہ وعدہ اوسکے حاضر و ناظر ہونے پر دلالت نہین کرتا تو
اوسکے اور کیا معنی ہین یہ لفظ ہر ایک ملک کے عیسایون پر جو ہر ایک زمانہ
مین دنیا کے آخر ہونے تک ہونگے اشارہ کرتا ہے" مسیح ابن اللہ ٦٦

ایسی غلطیان کی ہین کہ اگر کہین کوئی الفاظ جو خدا کے حق مین مستعمل ہوئے ہین
کبھی مسیح کے حق مین بھی مستعمل ہوے تو سمجھ لیا کہ مسیح اور خدا ہم مرتبہ ہین
اور مسیح خدا ہی دیکھو خدا کو رحیم و عادل کہتے ہین انسان کو بھی کہتے ہین
لیکن انسان کے رحم و عدل اور خدا کے رحم و عدل مین زمین و آسمان کا
تفاوت ہے۔ دراصل جو الفاظ خدا کے ساتھ غیر محدود معنی رکھتے ہین
دوسرے کے ساتھ محدود معنی ادا کرتے ہین۔ آیات ذیل کو اس قسم
استعمال کا نمونہ سمجھو مقدس یوحنا مسیح کے حق مین ایک جگہ لکھتے ہین تو سب
کچھ جانتا ہے (یوحنا ۲۱/۱۷) دوسری جگہ بعینہ وہی الفاظ ایمانداروں کی
نسبت یون لکھتے ہین تم سب کچھ جانتے ہو (۱ خط ۲/۲۰) پھر تیسری
جگہ بجنسہ وہی الفاظ خدا کی نسبت یون لکھتے ہین خدا سب کچھ جانتا ہے
(۱ خط ۳/۲۰)

اب کون کہیگا کہ خدا ہمہ دان مسیح ہمہ دان اور ایماندار بھی ہمہ دان
ہین! خدا کی ہمہ دانی غیر محدود ہے دوسرون کی محدود الفاظ
ایک ہی ہین پر معنی محدود و مختلف مسیح کی الوہیت پر بحث کرتے وقت
ہمارے بھائیون کو اسکا بڑا لحاظ رکھنا چاہیے۔ اور دیکھو صفحہ ۹۱۔
اس باب کے انجام مین مین اپنے بھائیون کو یہ یاد دلانا ضروری سمجھتا ہون
کہ جیسا سابق مین کہا کہ پرانہ عہدنامہ اس تعلیم کے لیے بالکل انجیل کا
محتاج سمجھا جاتا ہے اسی طرح انجیل کا وہ حصہ بھی جو خداوند مسیح کی تعلیم پر

گاڑی پرسے اوترکر تیری ملاقات کو بھر اتیرے ساتھ نہ گیا تھا (۲ سلا ۲۶-۵) اور کل ماجرا جو جیحازی اور نعمان کے درمیان گذرا اسطرح بیان کیا گویا نبی اپنے جسم کے ساتھ موجود تھا - جو جو روحانی طاقتین انسان کو دیجا سکتی ہین اُنکی انتہا کون بشر تبلا سکتا ہے -

جب روح مین ہوکر مسیح کے ایک رسول کو اس قسم کی قدرت حاصل تھی کہ وہ باوجود قید قفس عنصری کے اپنے شاگردون کے درمیان جو اوس سے دور تھے ایک قسم سے موجود ہو سکتا تھا تو کیا تعجب کہ اوس رسول کا اوستاد و خدا وندا اپنے اس جسم کی نئی طاقتون کی بدولت جو اسکو قبر سے زندہ ہونے پر عطا ہوا تھا اور جسکی عجیب وغریب قوتین شاگردون نے بھی شاہدہ کی تھین دنیا کے آخر ہونے تک ہمیشہ اونکے ساتھ ہو مگر اس سے ہرگز یہ لازم نہین کہ وہ خدا کی طرح حاضر و ناظر ہو جاوے - چنانچہ مشہور و معروف رومن کیتھلک فقیہ کارڈنل بلرمائین کہتا ہے کہ " متی ۱۸-۲۰ - و ۲۸ - ۲۰ - سے مسیح کی نسبت یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے فضل اور امداد کے وسیلہ حاضر ہے جسکے سبب اظہر ہے کہ اوسکی جسمانی حاضری درکار نہین کیا ہمکو عموماً نہین معلوم کہ آدمیون کے درمیان بادشاہ کو اپنے کل سلطنت پر اختیار ہے مگر وہ اس سب پر بذریعہ اپنی حاضری کے قابض نہین ہوتا " -

ہمارے بھائیون نے نوشتون کو مقابلہ نہ کرکے اکثر مسیح کے حق مین

کرنے والا یعنی روح القدس آسمان سے اونپر نازل ہوا اور اُنکو عالم بالا
سے منور کرکے ساری حقیقتون کو اُنپے کشف و بیان کیا اور اُنھون نے
مسیح کی الوہیت کی تعلیم کو الہام الٰہی سے اپنی مکتوبات مین جو انجیل مین مندرج
ہین زیادہ بیان اور تفصیل کیا" مفتاح الاسرار ۲۰ و ۲۱ - پس معلوم
ہوا کہ یہودیون سے تو مسیح نے اپنی الوہیت کا مسئلہ "کھلا کھلی
نہین بلکہ صرف معما کے طور پر" بیان کیا اور شاگردون سے اسلیے
کھولکر نہین نبلایا کہ وہ اوسے "برداشت نہین کرسکتے" تھے اور انکو اس
مسئلہ کا علم صعود مسیح کے بعد ہوا "اور اُنھون نے مسیح کی الوہیت کی تعلیم
کو اپنے مکتبون مین زیادہ بیان اور تفصیل کیا" پس مسیح کی تعلیم مین ان
باتون کو جنکو مسیح نے نہ یہودیون پر اور نہ شاگردون پر کھولا ڈھونڈھنا
بالکل عبث سردردی ہے ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے بھائی شاگردون
کے ساتھ ہمکو بھی معاف کردینگے اگر ہمکو گذشتہ باب مین مسیح کے کلام سے
اثبات الوہیت نہ ملسکے -

الوہیت کا کل بار ثبوت اب رسولون کی گردن پر پڑتا ہے اور ہم
باب آیندہ مین اس امر کی تنقیح کرینگے کہ آیا یہ معما رسولون کی تعلیم سے
حل ہوتا ہے کہ نہین -

مشتمل ہوا اور جیسا پر اس باب مین بحث ہوئی اِس تعلیم کی ثبوت کے لیے
بالکل ناکافی اور محتاج رسولون کی واضح تر تعلیم کا سمجھا جاتا ہے بہت سے
تثلیثی علما نے جس طرح مجرد توریت کو ویسا ہی مسیح کی تعلیم کو بھی واسطے
ثبات الوہیت مسیح کے ناکامل وغیر مکتفی تسلیم کیا اور کہا ہے کہ توریت اس
امر مین انجیل کی محتاج ہے اور مسیح کی تعلیم رسولون کی تعلیم کی چنانچہ حال مین
جو مباحثہ در باب "پرستش مسیح" کے میرے اور راڈیٹر اپیفنی کے درمیان
ہوا تھا اس کے انجام مین ایک مراسلہ بعنوان "یسوع مسیح کی الوہیت کا
الہام بتدریج ہے" شائع ہوا اُسمین بہت صاف اقرار ہے کہ "اسمین
کوئی شبہہ نہین کہ خود ہمارے خداوند کے کلام سے شہادت دربارہ اسکے
تجسم (اوتار) کے ضعیف ہے" مسیح کی الوہیت کا الہام رسولون پر بعد یوم
پنتکوسٹ کے ہوا (جلد نہم نمبر ۱۲- مورخہ ۱۲- مئی سنہ ۱۸۹۴ع) اسی طرح
ڈاکٹر فنڈر صاحب بھی فرماتے ہین کہ "مسیح اپنی الوہیت کا مرتبہ نہ
کھلا کھلی بلکہ صرف معما کے طور پر اُن (یہود) سے بیان کرتا تھا" اور
"مسیح کی الوہیت کی انتیلیم بھی آدت مطلب ... ان سے ہی جنکی بابت اُسنے
اپنے شاگردون کو فرمایا کہ بہت سی باتین ہین کہ مین تمھین کہون پر اب
تم انھین برداشت نہین کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق اوے تو وہ
تمھین ساری سچائی کی راہ بتاویگا- اور جیسا کہ مسیح نے اپنے شاگردون
سے وعدہ کیا تھا ویسا ہی اُسکے صعود کے دسوین دن وہ تسلی اور مدد

عون نے نہین بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر یہ ظاہر کیا (متی ۱۶-۱۷-۱۳) "پطرس کے اقرار سے صاف آشکارا ہے کہ وہ مسیح کے ابن اللہ ہونے کا قایل تھا اوسنے کہا تو مسیح ہی اور زندہ خدا کا بیٹا یعنی باپ کا ہمسر اور ازلیت مین برابر بیٹا" مسیح ابن اللہ ۳۹۔

جو کچھ مقدس پطرس نے اقرار کیا ہم بھی اقرار کر سکتے ہین کہ تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے مگر یہ کہ باپ کا ہمسر اور ازلیت مین برابر بیٹا مراد ہے ہماری عقل قاصر ہے کہ انجیل کے کلمات سے ایسا نتیجہ نکالے اونمین برابری یا ہمسری کا کہین ذکر نہین ہے بلکہ باپ اور بیٹے کا ذکر ہے اور اور بیٹے کو ہمیشہ نسبت خوردی کی ہوا کرتی ہے الفاظ باپ اور بیٹا ہمسری اور برابری کے گمان کو خارج کر دیتے ہین افسوس مسیح تو کہے میرا باپ مجھسے بڑا ہے اور تم کہو مسیح کو باپ کے ساتھ ہمسری اور برابری کا دعوی ہے۔

اب ہم اس دعوی کے ہر پہلو سے آزمایش کرتے ہین۔ مولف مسیح ابن اللہ کہتا ہے۔

"ناظرین کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اصلی سوال یہ نہین ہے کہ آجکل فلان فلان آدمی ان خطابون سے کیا معنی نکالتے ہین مگر یہ کہ مسیح کے زمانے مین یہودیون نے اُسکے معنی کسطرح سمجھے اسمین شک نہین ہو سکتا کہ آنحضون نے یہ سمجھا کہ ان خطابون سے الوہیت کا دعوی ظاہر ہوتا ہی

باب پنجم

رسولون نے مسیح کے حق مین کیا تعلیم دی

گذشتہ باب مین ہمنے یہ دکھلایا کہ مسیح نے کبھی دعوی الوہیت نہین کیا اب اس باب مین ہم یہ دکھلاتے ہین کہ مقدس رسولون نے بھی اپنے خداوند کی الوہیت کی تعلیم کبھی نہین دی وہ اُسکو خدا نہ جانتے تھے۔

اس باب کو دو فصلون پر منقسم کرتے ہین فصل اول مین تو اُن آیات پر بحث کرینگے جنسے الوہیت مسیح کنایتاً اخذ کی جاتی ہے فصل دوم مین اُن آیات پر بحث ہوگی جنکی نسبت یہ دعوی ہے کہ اونمین مسیح کو علانیتاً خدا کہا ہی۔

فصل اول

آیا رسولون نی الوہیت مسیح کی کنایتاً تعلیم دی

۱۔ یسوع نے اپنے شاگردون سے پوچھا لوگ کیا کہتے ہین کہ مین جو ابن آدم ہون کون ہون اُنھون نے کہا بعضے کہتے ہین کہ یوحنا بپتسما دینے والا ہے بعضے الیاس اور بعضے یرمیاہ یا نبیون مین سے کوئی اوسنے اُنسے کہا پر تم کیا کہتے ہو کہ مین کون ہون شمعون پطرس نے جواب مین کہا تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے یسوع نے جواب مین اوسے کہا تم اوم

"پطرس نے اس جواب مین اوسکی انسانیت اور الوہیت پر پوری گواہی دی
اور کہا تو مسیح ہے یعنی ابن داؤد ہے جو انسان ہے اور تجھ مین الوہیت ہے
کیونکہ زندہ خدا کا بیٹا ہے" متن آنا خدا کے بیٹے سے کسی اصول کے
مطابق خدا مراد نہین ہو سکتی عموماً ایماندار زندہ خدا کے بیٹے کہلاتے
تھے (روم ۹ ۲۶ ہوسیع ۱ ۱۰) مگر ہم دکھلاتے ہین کہ از روئے محاورہ مسیح
اور زندہ خدا کا بیٹا دونون لقب یہودیون کے نزدیک اکثر مترادف
تھے اور ایک دوسرے کے بدل مین یا دونون ایک ساتھ مستعمل ہوتے
تھے خدا کے بیٹے سے بالتخصیص مراد مسیح سے تھی پطرس نے بھی
یہ نہین کہا "تو مسیح اور زندہ خدا کا بیٹا ہے" بلکہ صرف یہ کہ تو مسیح
زندہ خدا کا بیٹا ہے جسکے صاف معنی یہی ہین کہ تو مسیح یعنی زندہ
خدا کا بیٹا ہے مسیح نے بھی اسکے معنی یہی سمجھے کہ پطرس نے اس سے صرف
اسکی مسیحیت کا اقرار کیا چنانچہ آیت ۲۰ مین لکھا ہے کہ تب اوسنے اپنے
شاگردون کو حکم دیا کہ کسی سے نہ کہنا کہ مین مسیح ہون یہ نہین کہا "کہ مین
مسیح اور خدا ہون" پھر مقدس مرقس اور لوقا نے بھی پطرس کی کل اقرار
کو صرف مسیحیت نہ الوہیت کا اقرار سمجھا وہ اوسی واقعہ کو مجملاً یون لکھتے
ہین پطرس نے جواب مین اس سے کہا تو تو مسیح ہے یا خدا کا مسیح ہے
(مرقس ۸ ۲۹ و لوقا ۹ ۲۰) اور یاد رکھنا چاہیے کہ انجیل مرقس دراصل
انجیل پطرس ہے مرقس کی شہادت خود اوسی رسول کی شہادت ہے جسنے

صفحہ ۶۷ –
اصلی سوال یہ نہین ہے بلکہ اصلی سوال یہ ہو کہ مسیح کے شاگردون نے
جنھون نے ایک مدت تک مسیح کے کلمات سنے اور اُنکی تحقیق کی اور خود
یہ خطاب مسیح کو دیے دلا کیا سمجھے - یہودیون مین تو ہزارون تھے جو مسیح
کے دشمن تھے اور چاہتے تھے کہ اوسے اوسکی باتون سے پھندے مین
ڈالین (مرقس ۱۲/۱۳) –
پس اگر وہ ہمارے خداوند پر کوئی ایسا الزام لگا دین بھی تو ہم اُن
دشمنان حق کا اعتبار نہ کرینگے دیکھو گذشتہ باب دفعہ ۳ – صفحہ ۵۲ –
مگر ہم یہ بھی کہتے ہین کہ ہرگز ہرگز کسی یہودی دوست یا دشمن نے مسیح پر
کبھی بھولے سے بھی الزام اصلی دعوی الوہیت کا نہیں لگا یا اس قسم کی
آیات تو انسان ہو کر اپنے تئین خدا بناتا ہے یا اوسنے آپ کو خدا
کے برابر کیا غلط تفسیر اور غلط ترجمہ پر مبنی ہین دیکھو صفحہ ۴۰ و ۴۵ –
ہمارے مخاطبون کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ زندہ خدا کے بیٹے سے
"الوہیت کا پورا اور قطعی دعوی" نکلتا ہے زیرا کہ جب قبل تصلیب مسیح کے
سردار کاہن نے مسیح سے کہا کہ اگر تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے تو مجھسے کہہ
اور مسیح نے اقرار کیا تو سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کے کہا یہ کفر
کہہ چکا مسیح ابن اللہ ہے –
ڈاکٹر عماد الدین صاحب نے بھی ایسی ہی غلطی کی ہے وہ فرماتے ہین

کہ زندہ خدا کے بیٹے سے " الوہیت کا پورا اور قطعی دعوی نکلتا ہے"
اور کہتے ہین اور باپ ایک ہین سے" یہودیون نے ویسی ہی معنی سمجھے
جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین اور انھون نے اس قسم کی وحدانیت کو جو مسیح
نے بیان کی تھی باسانی پہچانا" (مسیح ابن اللہ ۸) تو ہمکو ڈاکٹر ٹیٹلر
صاحب کا قول یاد آتا ہے" کہ مسیح اپنی الوہیت کا مرتبہ نہ کھلا کھلی بلکہ
صرف معمے کے طور پر اُسنے بیان کرتا تھا لیکن اس علاقہ او وحدانیت
کو اوسکے قیام اور صعود سے پہلے کوئی نہین سمجھ سکتا تھا" (مفتاح الاسرار
۲۰) تعجب ہو کہ ان یہودیون نے اُن معمون کو جو ۱۹ صدیون مین بھی
حل نہو سکے مسیح کے قیام اور صعود سے پہلے ہی حل کر کے مسیح پر فتوی
کفر دیدیا حالانکہ یہودی تو درکنار خود مسیح کے شاگرد بھی بقول ڈاکٹر ٹیٹلر
اسوقت مسیح کی الوہیت سے ناواقف تھے ڈاکٹر موصوف اپنے رسالہ
Discourse of the Trinity باب ۸ صفحہ ۹۴ مین
فرماتے ہین کہ" ہمارے نجات دہندہ کی خدمت کے زمانہ مین رسول
ایمان نہ لا سکتے تھے کہ مسیح بجز ایک آدمی کے جسکی ہدایت و مدد خدا کی
روح سے ہوتی تھی کچھ اور بھی تھا تمام عہد جدید مین ایسی ایک بھی
آیت نہین جس سے یہ مترشح ہو کہ رسول اُسکی خدمت کے ایام مین اسکی
الٰہی ماہیت کے معتقد تھے" یہ کہ مسیح نے خدا ہونے کا دعوی تو درکنار
کبھی اُسنے اپنی زبان سے ایسے الفاظ بھی نہین نکالے تھے جنکو انیح مان گر

یہ لقب اپنے اوستاد اور خداوند کو دیا اس سے بڑھکر اسکا مفہوم کون سمجھ سکتا ہے اگر بالفرض پطرس نے اقرار مسیحیت اور الوہیت دونون کیا تھا اور اگر فقرہ زندہ خدا کا بیٹا مترادف مسیح کا نہ تھا تو انجیل نویس ہرگز اس فقرہ کو ترک نہ کرتے خود علمائے تثلیثی معترف ہین کہ یہ دونون لقب باہم مترادف ہین اور کہ پطرس اوسوقت تک مسیح کی الوہیت سے ناواقف تھا چنانچہ روزن ملر اپنی تفسیر انجیل مین لکھتا ہے کہ "خدا کا بیٹا اس جگہ مترادف محض مسیح کا ہی جیسا کہ یوحنا ۶۹/۶ و ۱۶/۱۶ متی ۲۶/۶۳ و نیز یوحنا ۱/۴۹ مین پطرس اسوقت مسیح کی الٰہی ماہیت سے ناواقف تھا" بشپ برگس سال بر الوہیت مسیح مین فرماتے ہین کہ "خدا کا بیٹا اور مسیح مساوی کلمات مین" صفحہ ۶۲ و ۸۸ و ۹۵—

اسی طرح سردار کاہن نے بھی مسیح سے پوچھا اگر تو مسیح خدا کا بیٹا ہے تو ہمسے کہہ (متی ۲۶/۶۳) یہی سوال انجیل لوقا مین یون ہے اگر تو مسیح ہے (۲۲/۶۷) جس سے نہایت درجہ یہ اغلب ہے کہ یہودی محاورہ کے مطابق مسیح ہونا اور خدا کا بیٹا ہونا ایک ہی بات تھی" (تفسیر وھٹبی)

اور جب مسیح نے قبول کیا کہ مین مسیح یا خدا کا بیٹا ہون تو اوسنے کہا یہ کفر کہہ چکا یہ مسیح نہین یہودیون مین مسیحیت کا سب سے عالی درجہ تھا کسی شخص کا آپکو مسیح قرار دینا کفر عظیم تھا پس اُسنے ہماری خداوند کو جھوٹھا مسیح قرار دیکر واجب القتل ٹھہرایا مگر جب ہم اس مصنف سے سنتے ہین

ناصری کو صرف ایک مرد خدا یا نبی یا خدا کا بھیجا ہوا ماننا بھی جسم
اور خون سے نہین ہو سکتا ہان اُسکی طرف صرف رجوع ہونا بھی جو
نہایت آسان کام معلوم ہوتا ہے بغیر امداد رحمانی کے نہین مسیح فرماتا ہے
کوئی شخص مجھ پاس آ نہین سکتا مگر جس حال مین کہ باپ اوسے کھینچ لاوے
(یوحنا ۶ باب ۴۴) دیکھو مسیح کو غیر ملعون کہنے سے لیکر خداوند کہنے تک خدا
کی روح کی ہدایت درکار ہے یہان وہ لوگ تو صرف یہ کہتے ہین کہ وہ ملعون
نہین وہ بھی خدا کی روح کے ہوا سے بولتے ہین (۱ قر ۱۲:۳) پھر تو
بہت ہی بڑی بات ہے کہ ہم دنیا کی سے جسے بھید کو یا کہ مسیح کے
درجہ مسیحیت و ابنیت کو پہچانین ہان جسم و خون نہین بلکہ ہمارا آسمانی
باپ ہمپر یہ ظاہر کرتا ہے —

۳ — وہ اندیکھے خدا کی صورت ہے اور وہ ساری خلقت کا پہلوٹھا ہے
(قلسی ۱:۱۵) وہ اوسکے جلال کی رونق اور اوسکی ماہیت کا نقش ہے
(عبر ۱:۳)

ظاہر ہے کہ یہان مسیح کو خدا نہین کہا بلکہ اندیکھے خدا کی صورت
کہا ہے جب خدا کا جوہر ذاتی اور اوسکی ماہیت اصلی نادیدنی ہے (۱ تمط
۶:۱۶) تو کوئی صورت دیدنی خدا کی شبیہ تام نہین ہو سکتی کسطرح
بھلا کوئی دیدنی صورت نادیدنی خدا کے برابر ہو سکتی ہے تم ہی
تبلاؤ کیا کبھی کوئی صورت اس شے کے برابر ہو سکتی ہے جسکی وہ صورت ہو؟

مسیح کے دشمن رومی حاکم کے روبرو ثابت کردیتے کہ اوسنے دعوی الوہیت
کیا اس ایک امر سے روشن ہے کہ مسیح کے قتل کے لیے بہت سے
جھوٹے گواہ فراہم کیے گئے کوئی کہتا تھا کہ اُسنے قیصر کو خبر یہ دینے سے
منع کیا کوئی کہتا تھا کہ اوسنے ہیکل کو ڈھا دینے کو کہا کوئی کہتا تھا کہ اوسنے
آپ کو مسیح بادشاہ (دنیاوی معنی مین جو قیصر کے خلاف بغاوت تھی)
کہا مگر کسی نے یہ نہ کہا کہ اوسنے آپ کو مسیح خدا یا یہوواہ بنایا تا کہ کل قصہ
نہایت سہولیت اور آسانی کے ساتھ پاک ہو جاتا۔ بھلا ایسے غیر متعلق
الزامات اوس جرم عظیم کے مقابل کیا تھے کہ اُسکو چھوڑ کر انپر زور
دیا جاتا یہ ایک الزام مسیح کے قتل کر لیے کافی تھا اگر اُسکا ثبوت ممکن ہوتا
تو اسقدر وقت یہود کو نہ پڑتی دیکھو مسیح کے جانی دشمن بھی اُسکے اقوال سے دعوی
الوہیت اخذ کرنے مین قاصر ہین پس کیا یہ خدمت اسکے دوستون کے حصہ مین رہ گئی تھی
مگر ہمارے مخاطب کہتے ہین اگر زندہ خدا کے بیٹے سے مرتبہ الوہیت
نہین ظاہر ہوتا پھر مقدس پطرس سے مسیح نے کیون فرمایا جسم اور خون نے
نہین پر میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر یہ ظاہر کیا کیون جسم اور
خون اُسکو ظاہر نہین کرسکتا یہ تو ایک ادنی سی بات ہے (مسیح ابن اللہ ۳۹)
نہین بھائی یہ بہت بڑی بات ہے اور جسم اور خون اُسکو ہرگز نہین ظاہر
کرسکتا کیونکہ ہر ایک اچھی بخشش اور ہر ایک کامل انعام اوپر ہی سے
ہے اور نورون کے باپ کی طرف سے اُترتا ہے (یعقوب ۱۔۱۷) یسوع

انجام ہے کیونکہ صاف لکھا ہے خدا کو یہ پسند آیا کہ سارا کمال اسمین بسے کمال
کی یونانی πλήρωμα ہے خدا کی مرضی پر یہ کمال منحصر ہے بھلا مسیح
کیونکر خدا کے ہمپایہ ہو سکتا ہے کیا آپ یہ سنکر متعجب ہونگے کہ مقدس
پولوس تمام ایمانداروں کے لیے دعا مانگتے ہیں کہ تم خدا کے ساری
کمال πλήρωμα تک بھر جاؤ (افسی ۳/۱۹) خدا کا سارا
کمال اور الوہیت کا سارا کمال ایک ہی ہے پس کیا مقدس لوگ خدا کے
سارے کمال تک بھر جا کر خدا ہو جاوینگے؟ نہیں مقدس پطرس فرماتے
ہیں تم گندگی سے جو دنیا میں بری خواہش کے سبب سے ہے چھوٹ کر ذات الہی
میں شامل ہو جاؤ (۲ پطرس ۱/۴) اگر یہی آیت مسیح کی نسبت ہوتی تو
ضرور ہمارے تثلیثی بزرگ اسکو اثبات الوہیت میں اول درجہ دیتے مگر یہ
تو ایمانداروں کی نسبت ہے مسیح کا درجہ بہت اونچا ہے ہم ابھی اس
تک نہیں پہونچ سکتے مگر وقت آتا ہے جب ہم کامل انسان یعنی مسیح کے پوری
قد کے اندازے تک پہونچینگے (افسی ۴/۱۳) اور اب بھی اسکی بھرپوری
سے ہم سب نے پایا ہے (یوحنا ۱/۱۶) چونکہ مسیح کامل انسان ہے اسلیے
اسمین الوہیت کا سارا کمال بسا جب ہم بھی کامل ہو جاوینگے تو پھر ہم بھی
مسیح کے پوری قد کے اندازے تک پہونچینگے۔

۴۔ تمہارا مزاج وہی ہو جو یسوع مسیح کا تھا کہ اوسنے خدا کی صورت
میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا لیکن اوسنے اپکو ہیچ کیا کہ

کیا تم اپنی تصویر کو اپنی برابر سمجھتے ہو؟ پھر کتنی بڑی نافہمی ہے کہ
آدمی کو خدا کی حقیقی صورت کہکر خدا کہیں ۔

کیا آپ نے نہیں پڑھا کہ آدم کو خدا نے اپنی صورت پر پیدا کیا
(پیدایش ۱: ۲۷) یا نہیں لکھا کہ مرد خدا کی صورت اور اوسکا جلال ہے
(۱ قرنتھیوں ۱۱: ۷) سب آدمی خدا کی صورت پر پیدا ہوئے (یعقوب ۳: ۹) تو کیا مسیح
خدا کی صورت اور اوسکے جلال کا مظہر ہونے سے خدا ہو جائیگا
خدا کی صورت اور اسکا جلال ہے [illegible] اگر صورت مشابہت درجہ کی ہوتی
ہے مسیح خدا کی نہایت درجہ پاک و نفیس صورت ہے [illegible] سب سے بہتر
گمان میں کلام نہیں ہاں وہ خدا کی مت صاف تصویر [illegible] ہوا اسلیے
جسنے اوسے دیکھا اوسنے خدا کو دیکھا مگر یاد رکھو کہ وہ صرف خدا کی
صورت ہے خدا نہیں ہے ۔

۳- باپ کو پسند آیا کہ سارا کمال اوسمین بسے (کلسی ۱: ۱۹)
الوہیت کا سارا کمال اسمین مجسم ہوا (کلسی ۲: ۹)

زیادہ درست ترجمہ انگریزی کے مطابق یہ ہے الوہیت کا سارا کمال
اسمین جسمانی شکل مین بستا ہے یعنی وہ سارا الوہیت کا کمال جو انسانیت
کو اخذ کر لینا ممکن ہے وہ سب مسیح مین ظاہر ہوا اسلیے مسیح کو بالتخصیص
خدا کی صورت اوسکے جلال کی رونق اور اسکی ماہیت کا نقش کہا ہے
مسیح کو بذات خاص یہ کمال الوہیت حاصل نہیں ہے بلکہ یہ خدا کا ایک

ہونا الخام نہ جانا ایسا ہی خروج ۷ کا ترجمہ ہی فرعون کے لیے موسیٰ کو خدا سا بنایا۔

دوسری اہم غلطی آیت ۱۰ میں ہی اسکا ترجمہ اردو یون کیا ہی یسوع کا نام لیکے ہر ایک گھٹنا ٹیکے پر اسنے انگریزی ترجمہ مین صرف یہ ہی یسوع کے نام پر مگر اب ریوائزڈ ورشن مین درست ترجمہ یہ ہوا ہی یسوع کے نام مین یعنی یسوع کے نام لینے پر گھٹنا ٹیکنے کا دستور اسی غلط ترجمہ کی بدولت رائج ہوگیا ہے

اب فرمائیے ان آیات مین الوہیت کی کہان گنجایش ہی اور غلط ترجمہ سے بھی الوہیت ثابت نہین ہو سکتی تھی مگر اب تو درست ترجمہ اور اصل یونانی نے اس خیال کا پورا ابطال کر دیا۔

یہ کہنا کہ ایک شخص دوسرے کی صورت مین ہے یہ نہین کہا ہی کہ دونون شخص برابر یا ایک ہین بلکہ مراد ہمیشہ یہی ہوتی ہی کہ بعض خاص امور مین ایک دوسرے کے مشابہ ہے کیونکہ دیکھیے بعینہ یہی الفاظ آیت ۷ مین یون آئے ہین اور نے خادم کی صورت پکڑی ٭ ڈاکٹر وہٹبی اپنی تفسیر مین لکھتا ہے کہ بہت سے مفسرین سمجھتے ہین کہ خدا کی

٭ یہ الفاظ جو ہین اور انسان کی شکل بنا اور آدمی کی صورت مین ظاہر ہوکر آپکو پست کیا مسیح کی سچی انسانیت کی نفی نہین کرتے بلکہ مراد ایسے صرف یہ ہے کہ مسیح انسانون مین ظاہر ہوکر کوئی جلیل القدر بادشاہ یا کوئی اور صاحب ثروت و شوکت شخص نہین بنا

غیمت نہ جانا لیکن اوسنے آپکو نیچ کیا کہ خادم کی صورت پکڑی ہم بالکل الہامی الفاظ مین ادا کر سکتے ہین کیونکہ مقدس پولوس نے بعینہ اسی مطلب کو دوسرے الفاظ مین یون ادا کیا ہے مسیح جو دولتمند تھا اور تمہارے لیے مفلس ہوگیا تاکہ تم اوسکی مفلسی سے دولتمند ہو جاؤ (۲ قر ۹)

ایک غلط ترجمہ کو دوسرے غلط ترجمہ سے مدد پہونچ کر بڑا نقصان پیدا ہوگیا ہے اکثر لوگ اس ترجمہ سے یسوع کا نام لیکے ٹھنا ٹیکنے یہ سمجھے ہین کہ کل ذی روح مسیح کی پرستش اور خدا کی طرح اوسکو سجدہ کرتے ہین

٭ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مسیح کے ایام خدمت مین لوگون نے مسیح کی اکثر پرستش کی اور مسیح نے انکو کبھی منع نہین کیا بلکہ اوس سجدہ و پرستش کو قبول کیا یہ خیال بالکل غلط ہے کبھی کسی نے مسیح کی پرستش نہین کی اور نہ اُسکو اکثر سجدہ کیا اگر مجوسیون نے یا اسکے شاگردون نے گر کر اوسے سجدہ کیا تو یہ اس قسم کے سجدہ ہرگز نہ تھے جیطرح باپ کے سپرد کیے جاتے ہین یعنی مسیح کو کبھی کسی نے پوجا نہین یہ سجدہ صرف تعظیم و ادب کا سلام تھا جو اس ملک کے عام رواج کے موافق بادشاہون حاکمون استادون اور دوسرے بزرگون کو بھی کیا جاتا تھا قرآن مین اسی قسم کے سجدہ کی نسبت مرقوم ہے "کہا فرشتون کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کر پڑے" جس لفظ کا ترجمہ سجدہ کیا گیا ہے προσκυνέω ہیریوایڈ ڈرشن ضمیمہ اقسام آیات نمبر ۲ مین یون مرقوم ہے "۲ متی ۲-۲ وغیرہ

صورت سے رسول کا مطلب تھا کہ مسیح دراصل اور در حقیقت خدا تھا گو
کہ یہ ایک حقیقت مسلّمہ ہے مگر مین سمجھتا ہون کہ اس جگہ اس جملہ کا یہ مطلب
نہین " اوسنے چار دلیلون سے یہ امر ثابت کیا ہے اور دلیل دوم مین
لکھا ہے کہ " یہ قول کہ خدا کی صورت سے ماہیت الٰہی ظاہر ہوتی ہے اس
قول سے کہ خادم کی صورت سے خادم کی ماہیت ظاہر ہوتی ہے کچھ
زیادہ پایدار نہین ہے " مسیح دراصل خادم نہ تھا بلکہ اپنی پست حالت
مین خادم سا نظر آتا تھا اسی طرح مسیح خدا بھی نہ تھا بلکہ صرف خدا کی
صورت تھا اور اپنی جلالی ہستی مین خدا نہین بلکہ خدا سا نظر آتا تھا کیونکہ
خدا کے بعد مسیح کے سوا کسی دوسرے کو یہ درجہ نہین عطا ہوا ۔
اس آیت کا مطلب کہ اوسنے خدا کی صورت مین ہو کے خدا سا ہونا

بلکہ ایک معمولی اور ایک ادنیٰ و حقیر آدمی جیسا کہ دراصل وہ نہ تھا ظاہر ہوا ۔
چنانچہ وہ ایک حقیر بستی ناصرت مین ایک غریب بڑھئی کے گھر مبعوث ہوا ۔
یہ سب اسکی پستی تھی جسکو اوسنے بہ رضا و رغبت خود قبول کر لیا تھا کیونکہ دراصل
مسیح اپنی اس پست حالت مین بھی مسیح موعود تھا اوسنے اپنے اصلی رعب کا اظہار
کرنا پسند نہ فرمایا وہ خود فرماتا ہے ابن ادم بھی اسلیے نہین آیا کہ خدمت لے
بلکہ خدمت کرے (متی ۲۰/۲۸) اس آیت مین لفظ انسان یا آدمی کے قریباً وہی
معنی ہین جو یسعیاہ ۹/۵۳ مین ہین یعنی ایک چھوٹا اور حقیر آدمی ۔

جان ہیولٹ اپنی تفسیر مین لکھتے ہین که "یونانی کا لفظی ترجمہ یہ ہے که مسیح کے
نام مین ہر ایک گھٹنا ٹیکے جسکے معنی یہ ہین که وہی خاص درمیانی مقررہ ہے جسکے
وسیلہ سے برکتون کے لیے دعا دونون جہان مین تمام ذی شعور مخلوقات
کو خدا باپ کی خدمت مین گذراننا چاہیے" مقدس پولوس اس محاورہ کو
اور جگہ بھی استعمال کرتے ہین تم جو کچھ کرتے ہو کلام او کام سب خداوند یسوع مسیح
کے نام مین (انگریزی) کرو اور اوسکے وسیلہ سے خدا باپ کا شکر بجا لاو
(قلسی ۳ باب ۱۷) پس چاہیے کہ ہم ہر ایک کام بالخصوص سب سے افضل کام
عبادت الہی مسیح کے نام مین اور اوسکے وسیلہ کرین اور خدا کا شکر بجا لاوین
مسیح نے خود بھی ایسا ہی فرمایا ہے تم جو کچھ باپ سے میرے نام مین (انگریزی)
مانگو گے وہ تمھین دیگا (یوحنا ۱۶ باب ۲۳) میرے نام مین سے مراد فقط میرے
وسیلہ ہے اور نہ کچھ اور چنانچہ اب آپ خود دیکھین که جس آیت کو آپ اثبات
خدا ہو جاتے ہین کیونکہ یہ کوئی الہی سجدہ نہ تھا بلکہ انسان کے لیے مروج تھا یعنی صرف
نہایت درجہ کی تعظیم کا سلام تھا پرانے عہد نامہ کے یونانی ترجمہ سپٹواجنٹ مین یہی اسم
لفظ ایسا ہی استعمال ہوا ہے ہم بغیر تعجب اور حیرت کے پڑھتے ہین که حضرت داود نے ساؤل
بادشاہ کو کہا اے میرے خداوند بادشاہ اور اونہ کے منہ زمین پر گرکے سجدہ کیا
(۱ سمو ۲۴ باب ۸) حضرت ناتن نبی کی نسبت لکھا ہے که جب وہ داود بادشاہ کے حضور آیا تو اوسنے
بادشاہ کے حضور اپنے منہ کے بل سجدہ کیا (۱ سلا ۱ باب ۲۳) اور حضرت الیاہ کی
نسبت پڑھتے ہین که عبدیاہ راہ مین تھا اور دیکھو الیاہ اوسے ملا اوسنے اوسے پہچانا اور

حالانکہ یہ غلط ہے درست ترجمہ یون ہے کہ مسیح کے نام مین ہر ایک گھٹنا ٹیکے
جسکی مراد ہے کہ مسیح کی شاگردی قبول کرے یعنی مسیحی ہوکے ہر پرستش خدا کو سجدہ
کرے اسلیے فرمایا کہ ہر ایک زبان اقرار کرے کہ مسیح خداوند ہے اور یہی
مسیح کے نام مین سجدہ کرنا ہے۔ تمام مسیحی مسیح کو اپنا استاد اور خداوند مانتے
ہین اور اسکے نام مین خدا باپ کی پرستش کے لیے گھٹنا ٹیکنے تیار رہتے ہین

مین لفظ ورشپ سجدہ پر یہ حاشیہ چڑھاؤ کہ یہ لفظ ایک تعظیم کے فعل کو ظاہر
کرتا ہے خواہ وہ انسان کے لیے جیسا ۱۸-۲۲ مین خواہ خدا کے لیے جیسا
۴-۱۰ مین" پس یہ لفظ عام ہوا جو انسان کے لیے بھی مستعمل ہوتا ہے اور خدا
کے لیے بھی جیسا لکھا ہے ساری جماعت نے اپنے سر جھکائے خداوند
کے آگے اور بادشاہ (داؤد) کے آگے سجدہ کیا (۱ تواریخ ۲۹/۲۰) مگر جیسے
مثل اور الفاظ کے یہ بھی جب انسان کے لیے مستعمل ہوتا ہے تو ایک ادنیٰ تعظیم
معنی ادا کرتا ہے جیسا کہ گذشتہ باب دفعہ ۲ صفحہ ۶۳ وغیرہ مین بیان کیا گیا متی ۱۸/۲۶
مین خداوند مسیح نے ایک بادشاہ کی نسبت فرمایا کہ اسکے نوکر نے گرکے اسے سجدہ
کیا اور کہا اے خداوند صبر کیجیے تیرا سب قرض ادا کردونگا مکاشفات کا مصنف
فلاڈلفیا کی کلیسیا کے نگہبان کو مسیح کی طرف سے یون لکھتا ہے دیکھ مین ایسا کرونگا کہ
وے آکے تیرے پاؤن پر سجدہ کرین اور جانین کہ مین نے تجھے پیار کیا ہے
(۳/۹) مگر اس سجدہ کیے جانے کی وجہ سے نہ وہ بادشاہ اور نہ یہ نگہبان کلیسیا

باپ نے بخشا ہے اصل مین عدالت باپ ہی کی ہی جو بیٹے کے وسیلہ سے ہوتی ہے مسیح باپ کا نائب اور اسکا ماتحت ہے۔

۶- ہم اس دفعہ مین چند آیات کا مجموعہ پیش کر کے آپکو دکھلاتے مین کہ کیسی ضعیف بنا دپر الوہیت مسیح کے مسئلہ کی تائید کیجاتی ہے۔

مؤلف رسالہ مسیح ابن اللہ صفحہ ۴۵ و ۴۶ مین یون رقمطراز ہین۔

"ہم وہ تین اور آیات نقل کرتے ہین تاکہ ناظرین وہ طریقہ دیکھ لین جسمین مسیح کی الوہیت کا خیال اس رسول (پولوس) کی تصنیفات مین جا بجا [illegible]"

[illegible] ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کی طرف سے تمہارے لیے ہووے (۱ تھلو ۱) خدا ہمارا باپ آپ اور ہمارا خداوند یسوع مسیح ایسا کرے کہ خیریت سے ہمارا گذر تمہاری طرف ہووے (۱ تھلو ۳/۱۱) ہمارے خدا اور خداوند یسوع مسیح کا فضل (۲ تھلو ۱/۱۲) ہمارا خداوند یسوع مسیح آپ اور ہمارا باپ خدا تمہارے دلون کو تسلی بخشے (۲ تھلو ۲/۱۶ و ۱۷) ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل (۲ قر ۸/۹) خداوند یسوع مسیح کا فضل اور خدا کی محبت اور روح القدس کی صحبت تم سبھون کے ساتھ ہووے (۲ قر ۱۳/۱۴)

"ان مین دو جلیل القدر وجود یعنی خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح کی بابت بیان ہوا ان ہردو کی نسبت ایک لفظ بھی نہین ہی جو انکے رشتہ کے

ہم قبول کرتے ہین کہ یہ بحث کچھ جان رکھتی ہے اگر درحقیقت یہان انجیل کے صحیح متن بھی ہو ہم سب مسیح کے تخت عدالت کے آگے کھڑے ہونگے مگر افسوس ہمارے معزز مخاطب نے اصل متن سے اپنے ناظرین کو آگاہ نہین کیا اصل متن یونانی یون ہی ہم سب خدا کے تخت کے آگے کھڑے ہونگے رلوائیزڈ ورشن کو دیکھو اسمین لفظ مسیح متروک کرکے لفظ خدا اختیار کیا گیا ہے کسی کاتب نے بجاے خدا کے مسیح کو اس آیت مین غلطی سے داخل کردیا تھا پس وہ اقتباس جسطرح اشعیاہ نے یہوداہ رب الافواج کی طرف منسوب کیا تھا ویسی طرح مقدس پولوس نے بھی منسوب کیا ہے ہم اس باب کی فصل آیندہ مین دکھلائینگے کہ قریبا وہ کل آیات جو الوہیت مسیح پر قطعی سمجھی جاتی ہین اسی طرح غلط متن و غلط ترجمہ پر مبنی ہین —

بیشک انجیل کی تعلیم یہ ہے کہ خدا نے مسیح کی عدالت کے لیے مقرر کیا ہے خدا کے حکم سے مسیح عدالت کریگا پس درحقیقت خدا ہی عدالت کریگا مگر مسیح کے وسیلہ سے اسی خط کے ۲/۱۶ مین ہے خدا یسوع مسیح کی معرفت آدمیون کا انصاف کریگا کیونکہ خدا نے ایک دن ٹھہرایا ہے جسمین وہ دنیا کی عدالت کریگا اس آدمی (مسیح) کی معرفت (اعمال ۱۷/۳۱) مسیح خود فرماتا ہے باپ نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہے (یوحنا ۵/۲۲) کیونکہ اگرچہ ضرور ہے کہ ہم سب مسیح کی مسند عدالت کے آگے حاضر ہون کیونکہ باپ نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہے تاہم یہ اختیار مسیح کو خدا

مسیح صرف وسیلہ ہے کیا اس سے مساوات ظاہر ہوتی ہے ؟ بعینہ یہی عبارت
مکاشفات مین آئی ہے فضل اور سلامتی تعین ہوا اوسکی طرف سے جو ہے اور
تھا اور آنے والا ہے اور اُن سات روحون کی طرف سے جو اسکے تخت
کے آگے ہین (۱/۴) یہ سات روحین سات مقرب فرشتے ہین (دیکھو ۸ کتاب توبیاس ۱۲/۱۵)
(ب) خدا ہمارا باپ اور ہمارا خداوند یسوع مسیح ایسا کرے کہ خیریت
سے ہمارا گذر تمہاری طرف ہو وے - ہمارا خداوند یسوع مسیح آپ اور خدا
ہمارا باپ تمہارے دلون کو تسلی بخشے - تمنے اوپر لکھا کہ خدا کی برکتین ہمکو مسیح
کے وسیلے سے پہونچتی ہین بیشک مسیح ہمارا نگہبان ہے اور وہ ہمیشہ ہماری
مدد اور حمایت کے لیے تیار ہے اوسی کے وسیلہ سے ہمکو تسلی بھی ملتی ہے
کیونکہ وہ زمانہ کے تمام ہونیتک ہر روز ہمارے ساتھ ہے ہم مسیح کے ہین
جسطرح مسیح خدا کا ہے ہم خدا کے ہین مگر اُسنے ہمکو مسیح کے ہاتھ مین سونپ
دیا ہے (یوحنا ۱۷/۲۹) پس ہم خدا اور مسیح دونون کی ہوئی اسلیے مقدس پولوس فرماتے ہین
اب میرا خدا اپنی دولت کی موافق جلال ہی سے مسیح یسوع مین تمہاری ہر ایک
احتیاج رفع کرے (فلپی ۴/۱۹) پس جب ہماری ہر ایک احتیاج خدا اپنی دولت
کی موافق یسوع مسیح مین رفع کرتا ہے تو اگر ہمکو مسیح کے وسیلہ تسلی ملے یا رسولون کا گذر
ہم تک ہو تو کیا مضایقہ مسیح اس سے خدا نہین ہو جاتا کیونکہ اصل احتیاج رفع کرنیوالا
تو خدا ہے مسیح اوسکا ماتحت اوسکا مقرر کیا ہوا وسیلہ ہے اسلیے اُسکو خدا ماننا خطا ہے
(ج) اب خداوند یسوع مسیح کا فضل اور خدا کی محبت اور روح القدس

پولوس نے کبھی یون بھی کیون نہ لکھا کہ "ہمارے خدا باپ کا خدا اور بیٹا یسوع مسیح"۔ کیا آپ نے انجیل مین نہین پڑھا تم مسیح کے ہو اور مسیح خدا کا ہے (۱ قر ۳/۲۳) اگر مسیح خدا ہو کر خدا کے برابر ہے تو پھر ہم بھی مسیح کی برابر کیون نہین اور ہمکو درجہ الوہیت کیون نہین حاصل؟ دیکھو ہر مرد کا سر مسیح ہے اور مسیح کا سر خدا ہے (۱ قر ۱۱/۳) ہان یہ مبالغہ نہین ہو کہ مسیح کی الوہیت کا خیال اس رسول کی تصنیفات مین "ایسا ہی معدوم ہے جیسا اس رسالہ مین جسکو تم پڑھ رہے ہو۔

اب ہم آیات متنازعہ مذکورہ کا مطلب بیان کرتے ہین۔

(الف) فضل اور سلامتی ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کی طرف سے تمھارے بیچ ہووے۔ ہمارے خدا اور خداوند یسوع مسیح کا فضل ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل۔

جتنی روحانی برکتین ہین وہ سب خدا باپ ہمکو مسیح کے وسیلہ سے دیتا ہے خدا تمام برکتون کا بانی ہے اور اپنے ہی اختیار سے برکتین عطا کرتا ہے مسیح اُن برکتون کا فقط وسیلہ ہے خدا کی حکم اور اختیار سے وہ برکتین ہمکو مسیح کے ذریعہ سے ملتی ہین ایک ہی آدمی یسوع مسیح کے وسیلہ سے فضل اور فضل سے بخششین بہتیرون کے لیے زیادہ ہوئین (روم ۵/۱۵) خدا کا فضل یسوع مسیح سے تمکو عنایت ہوا (۱ قر ۱/۴) پس ہم فضل اور سلامتی خدا باپ اور ایک ہی آدمی یسوع مسیح سے پاتے مین خدا منبع فضل ہے

(۵) کسی نے کہا ہین الفا اور امیگا ابتدا اور انتہا اول و آخر ہون (۲۲/۱۳) ۔

ہم اس کتاب کے صفحہ ۶۴ مین لکھ چکے ہین کہ محض ایک سے الفاظ استعمال کرنے کیوجہ سے دو مختلف اشخاص ہم مرتبہ نہین ہو جاتے اور جو الفاظ خدا کے لیئے غیر محدود وہی انسان کے لیے بالکل محدود اور ادنی معنی ادا کرتے ہین ۔

ازلیت و ابدیت خدا کی صفات مسلمہ ہین اسلیے ان الفاظ الفا و امیگا اول و آخر سے خدا کی ازلیت و ابدیت بغیر کسی تشریح زاید کے ثابت ہوتی ہے اسی طرح باوجودیکہ جملہ سب کچھ جانتا ہے فی نفسہ علم غیر محدود یا ہمہ دانی ثابت نہین ہوتی تاہم چونکہ کلام مقدس مین خدا سے صفات ہمہ دانی بہت واضح طور پر منسوب ہوتی ہین اسلیے جہان کہین لکھا ہے خدا سب کچھ جانتا ہے (ایوحنا ۳/۲۰) بلا تامل اس سے مراد ہمہ دانی لیتے ہین برخلاف اس کے چونکہ کلام مقدس انسان کو نہایت وضاحت سے کم عقل و ناقص العلم تبلاتا ہے لہذا جب اسکے لیے بعینہ وہی الفاظ تم سب کچھ جانتے ہو (ایوحنا ۲/۲۰) مستعمل ہوتے ہین تو اسکا مفہوم ہمیشہ محدود و ادنی جانتے ہین ۔

(۱) اس آیت مین جہان خدا متکلم ہے یون مرقوم ہے مین الفا و امیگا اول و آخر جو ہی اور جو تھا اور جو آنے والا ہے قادر مطلق ہون یعنی جملہ ادنی محدود

کی صحبت تم سبھون کے ساتھ ہو۔

اسکا مطلب بجنسہ وہی ہے جو ہمنے دفعہ الف مین بیان کیا اگر آپ مقدس یوحنا کے اس کلام پر غور کرینگے کہ خداوند یسوع مسیح کا فضل تمپر ہو میری محبت تم سب کی ساتھ یسوع مسیح مین ہو۔آمین (اقر ۱۶/۲۳ و ۲۴) تو اس قسم کی آیات سے الوہیت مسیح کا اخذ کرنا ترک کر دینگے اس آیت کی نسبت باب ہفتم دفعہ ۲ بھی دیکھو۔

۷۔ مکاشفات کی کتاب سے بھی ایک آیت ثبوت الوہیت مسیح مین پیش کیجاتی ہے۔گو کہ اس کتاب کو رسولی تصنیف کہنے مین ہمکو تامل ہے مگر ہم اسپر بھی اپنے بھائیون کی خاطر بحث کرتے ہین اسکا مصنف بھی ہمارے نزدیک توحیدی* تھا۔

(۱) خداوند خدا یون فرماتا ہے کہ مین الفا اور امیگا اول اور آخر جو ہے اور تھا اور آنے والا ہے قادر مطلق ہون۔(۸/۱)

(۲) مسیح نے کہا مین الفا اور امیگا اول و آخر ہون (۱۱/۱)

(۳) مسیح نے کہا مین اول اور آخر اور زندہ ہون اور مین موا اور دیکھ مین ابد تک زندہ ہون (۱۷/۱ و ۱۸)

(۴) مسیح کا کلام وہ جو اول اور آخر ہے اور موا تھا اور جیا ہے یہ باتین کہتا ہے (۸/۲)

---

* ریوائیزڈ ورشن کے مطابق

نہین بلکہ جملہ ثانی کے ساتھ ملکر صفات ازلیت وابدیت کا اظہار کرتا ہی
مسیح کو اگرچہ ایک معنی مین الفا و امیگا یا اول و آخر کہا ہے مگر اُس کو
جو ہے اور جو تہا اور جو آنے والا ہے قادر مطلق کبھی نہین کہا اور صرف
یہی اخیر جملہ الوہیت کو مجرداً و فی نفسہ ثابت کرتا ہے اور یہی جملہ اسکے حق
مین نہ وارد ہی ہے۔

(۲) یہ آیت غلط اور متن سے خارج ہے گریسباخ و برکشن نے اسکو
متروک کر دیا ہے۔

(۳) و (۴) ان آیات مین جو نسبت مسیح کو دیا گیا ہے وہ خدا کے حق
مین بالکل کفر ہے وہ اول و آخر ہے اور مر گیا تہا اور جیتا ہے خدا کی نسبت
کہنا کہ وہ موا تہا اور جیتا ہے کفر ہے اور مسیح کے حق مین الفاظ الفا
و امیگا اول و آخر دوسرے الفاظ جو موا تہا اور جیتا ہے سے ملکر ضرور
محدود ہو جاتے ہین کیونکہ مسیح کی ذات انجیل مین حادث بیان کی گئی ہی
اُسنے خود اپنے واجب الوجود ہونے کی نفی کی دیکھو باب دوم فصل اول
دفعہ ا۔ اُسنے آپکو باپ سے کمتر اور اوسکو اپنا خدا تبلایا ہے پس عقل
و نقل دونون ہماری موید ہین۔

(۵) یہ آیت مشتبہ ہی کیونکہ اسمین اختلاف ہے کہ اسکا متکلم کون ہے
آیا مسیح یا وہ فرشتہ جو کہتا ہی مین تیرا اور نبیون کا جو تیرے بھائی ہین
ہم خدمت ہون (آیت ۹) دونون رائین درست ہو سکتی ہین اگر وہ فرشتہ جو

اغلب ہے کہ اس وجہ سے مسیح کو بالتخصیص الفا و اول وابتدا خلقت کہا ہو مگر میری راے مین مسیح کو روحانی طور پر کلیسیا کا الفا و امیگا اول و آخر ابتدا و انتہا کہا ہے کیونکہ لکھا ہے تم خدا کی عمارت ہو یسوع مسیح نیو ہے (اقر ۳ ۱۱) مسیح کو کلیسیا کے لیے سبکاسن بنایا (اشی ۱۶ ۲۸) مسیح ہمارے ایمان کا آغاز اور انجام کرنے والا ہی (عبر ۱۲ ۲ انگریزی) پس اگر مسیح کلیسیا کی نیو بھی ہے اور سن بھی ہے اگر وہ ہمارے ایمان کا آغاز کرنے والا بھی ہے اور انجام کرنے والا بھی تو بیشک وہ اپنے کلیسیا کا الفا و امیگا اول و آخر ابتدا و انتہا ہوا تثلیثی علما اس راے سے اتفاق کرتے ہین امریسیس (تفسیر یوحنا ۸-۲۵) لکھتا ہے "یہ ظاہر ہے کہ مکاشفات مین مسیح پہلا اور پچھلا کہا گیا ہے کیونکہ وہ آغاز اور انجام اوس کلیسیا کا ہی جسکی نیو اوسکی پہلی آمد پر پڑی اور جسکا انجام بخیر اوسکی دوسری آمد پر ہوگا" ڈاکٹر جان اوین (تفسیر خط عبرانیان ۱۲-۸) فرماتے ہین "مسیح ہمارے ایمان کا الفا اور امیگا پہلا اور پچھلا آغاز کرنے والا اور انجام کرنے والا ہے" انجیل سے معنی انجیل سے پوچھو۔ مگر مسیح کے اس خطاب کو خدا کے اس خطاب سے مین الفا و امیگا اول و آخر جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا قادر مطلق ہون خلط ملط کر دینا ایمان کو خلط ملط کر دیتا ہے۔

نے دیا ہے مسیح نے اپنی بڑی خدمت کے عوض خدا سے یہ انعام پایا
ہے وہ فرماتا ہے جو غالب ہوتا ہے مین اُسے اپنے تخت پر اپنے ساتھ
بیٹھنے دونگا چنانچہ مین غالب ہوا اور اپنے باپ کے ساتھ اُسکے تخت
پر بیٹھا ہون (۳ ۲۱ مکا) -
غالب ہونے کے انعام مین ہم بھی مسیح کے ساتھ اوسکے تخت پر بیٹھ
سکتے ہین پر مسیح کے برابر نہین ہو سکتے یہ تشبیہات و استعارات ہین جنسے
روحانی مراتب کا اظہار کرنا منظور ہے -
پس معلوم ہوگیا کہ اس کتاب کے بموجب بھی مسیح خدا نہین اور ہمکو
چاہیے کہ تمام انجیل کے موافق اس کلام کے مین الفا و امیگا اول و آخر
ہون تفسیر کرین اسقدر تو ثابت ہوگیا کہ مسیح کے حق مین اس کلام کے کوئی
محدود معنی ہین وہ معنی کیا ہین اگر ممکن ہو تو ہم دریافت کرینگے -
مسیح کی ابتدا تو ہے مگر انتہا نہوگی کسی روح کی بھی انتہا نہین کیونکہ
خدا نے اونکو ابدیت کا جامہ پہنایا وہ فنا پذیر نہین - اس کتاب مین
مسیح کو خدا کی خلقت کا شروع (۳ ۱۴ انگریزی) کہا ہے مقدس پولوس
اوسے ساری خلقت کا پہلوٹھا (قلسی ۱ ۱۵) کہتے ہین اگرچہ ایسے
محاورہ کا مطلب دریافت کرنا مشکل ہے مگر لفظون کے اعتبار سے اسکا
مفہوم یہی ہے کہ مسیح خلقت مین سب سے پہلا مخلوق ہے جس سے
اگرچہ مسیح کی نفی ازلیت ہوتی ہے تاہم وہ خلقت پر مقدم ٹھہرتا ہے

خداکے خداوند پڑھو بکر سٹھ صاحب موافق راے گرلیباخ کے اپنے ارک آف

ایجیمبر (یہ کتاب اثبات الوہیت مسیح مین ہے) باب پنجم صفحہ ۲۰ مین اس آیت پر

استدلال کرنے سے انکار کرتے ہین کیونکہ لفظ خدا غلط ہے۔ پس معلوم ہوگیا کہ

صحیح متن اس آیت کی یہ ہے خداوند (مسیح) کے کلیسا کو جسے اوسنے اپنے لہو

سے مول لیا چرا و اسی کے مطابق لکھا ہے مسیح نے کلیسا کو پیار کیا اور اپنے تئین

اوسکے بدلے دیا (افسی ۵ ش ۲۵)۔

۲۔ میرے بھائی اسرائیلی ہین اور فرزندی اور جلال اور عہدین اور

شریعت اور عبادت کی رسمین اور وعدے اون ہی کے ہین اور باپ دادے

اون ہی مین کے ہین اور جسم کی نسبت مسیح بھی اونھین مین سے ہوا جو سب کا

خدا ہمیشہ مبارک ہے آمین (رومیون ۹ ش ۵)۔

سب سے پہلے یہ کہنا ضرور ہی ہے کہ اصل یونانی متن مین پنکچوایشن یعنی وہ

علامات جن سے فقرے و جملے عبارت مین ایک دوسرے سے جدا کیے جاتے ہین

نہین ہے انگریزی مین اب پنکچوایش مروج ہے مگر ہماری زبان اردو وغیرہ مین

نہین پہلے ابواب و آیات کی تقسیم بھی نہین تھی معنے کے سمجھنے مین سہولیت و آسانی

کے لحاظ مین مفسرین نے عبارت کو یون تقسیم کرلیا ہے اور بہت اچھا کیا مگر یہ

تقسیم الہامی نہین بلکہ انسانی ہے اور کبھی کبھی اوس تقسیم کے سبب سے مطلب

مین خلل پڑجاتا ہے "ڈاکٹر جوزف اودن دیباچہ رومن تفسیر یشعیاہ۔ اس

آیت متنازعہ کے معنی کا کل دار مدار محض پنکچوایشن پر ہے اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے

فصل دوم

آیا انجیل مین رسولون نے مسیح کو خدا کہا ہے

اس فصل کے پڑھتے وقت ہمارے بھائی بڑی حیرت سے پوچھینگے آیا یہ سچ ہے کہ وہ کل آیات جنکو ہم اثبات الوہیت مسیح مین مستحکم قلعہ سمجھے ہوئے تھے سب کے سب دھوکا تھین بیشک وہ دھوکا تھا جسکو انصاف و حق پسندی اکدم مین مٹا دیتے ہین تم نے غلطی سے مسیح کو خدا کہا اور یہوواہ سمجھا اور ان آیات پر بارہا استدلال کیا مگر در اصل انجیل مسیح کو ایکدفعہ بھی یہوواہ یا خدا نہین کہتی تمھاری یہ غلطی غلط متن اور غلط ترجمہ کی بدولت تھی جس سے آگاہ ہوتے ہی دبین مثل چھلکے کے کچھ ہماری آنکھون سے گر پڑتے ہین اور ہم اسی دم دیکھنے لگتے ہین ہم اپنے دل کی آنکھون کو صداقت کے نور کے خلاف بند نہ کرینگے اور ہمین امید ہے کہ ہمارے پیارے بھائی بھی حق کی آواز کو خدا کی آواز سمجھکر حضرت صموئیل کی طرح جواب دینگے اے خداوند فرما کیونکہ تیرا بندہ سنتا ہے۔

ا — خدا کے کلیسا کو جسے اوسنے اپنے لہو سے مول لیا چراؤ (اعمال ۲۰ باب ۲۸)

یہ متن غلط ہے کسی نادان کاتب نے اپنے نسخہ مین بجاے خداوند کے خدا لکھدیا تھا مگر ایسی غلطیان فاش ہوجاتی ہین کیونکہ کوئی چیز چھپی نہین جو کھل نہ جاوے بہت سے نہایت قدیم نسخہ موجود ہین جسمین صحیح لفظ خداوند ہے ریوائیزڈ ورشن کی حاشیہ کو پڑھو اوسکے ضمیمہ مین مرقوم ہے کہ بجاے لفظ

۱- وہ جو ریوائزڈ ورشن کی متن کے مطابق اوپر نقل کیا گیا -

۲- اونھین مین کے باپ دادے ہین اور اونھین مین کا مسیح ہے از روے جسم وہ جو سب کے اوپر خدا ہے ہمیشہ مبارک ہویا ہے -*

۳- وہ جو سب کے اوپر ہے خدا ہے ہمیشہ مبارک -

۴- اونھین کے باپ دادے ہین اور اونھین مین کا مسیح ہے از روے جسم جو سب کے اوپر ہے خدا ہمیشہ مبارک ہویا ہے -

اب معلوم ہو گیا کہ صرف ایک ترجمہ اخیر جملہ خدا ہمیشہ مبارک ہے کو مسیح سے منسوب کرتا ہے اور تین ہین جو گواہی دیتے ہین کہ خدا ہمیشہ مبارک باپ ہے نہ کہ مسیح ہر شخص کو اختیار ہے کہ ان متعدد ترجمون مین سے جسے چاہے قبول کرے کوئی نہین کہہ سکتا کہ ان مین سے کوئی ترجمہ بھی از روے قواعد زبان یونانی غلط ہے ہم کوئی نیا ترجمہ اپنا ساختہ نہین پیش کرتے بلکہ اونھین ترجمون مین سے ایک بہترین ترجمہ کو قبول کرتے ہین جسکو خود تمھارے علما تسلیم کرتے اور صحیح بتاتے ہین چنانچہ علمائی متقدمین سے اوریجین اراسمس وٹیمیس اردمارسیلس اور موخرین مین سے شہرہ آفاق ٹیشنڈارف اور لیکمین وغیرہ ہمارے موئد ہین - ہر حال یہ آیت جسکے معنے ایسے مختلف ہو سکتے ہین کسی طرح الوہیت مسیح کے ثبوت مین

*واضح ہو کہ علاوہ ان نسخون کے وہ قدیم مشہور نسخہ کوڈکس ایفریمی جسمین فقرات بذریعہ علامات کے جدا کیے گئے ہین اسی ترجمہ کے مطابق اخیر نقرہ کو لفظ جسم پر جدا کر کے خدا باپ کا جملہ حمدیہ بناتا ہے -

کہ آیا اس اخیر جملہ کو مسیح سے منسوب کر کے کل آیت کو ایک مضمون مانین یا اوسکو بالکل ایک جدا جملہ قرار دیکر خدا باپ کی حمد تصور کرین۔
جو مفسرین مسیح کی الوہیت کے قائل ہین وہ بھی دونون طرح اس آیت کی تعبیر کرتے ہین یعنے بعض تو اخیر جملہ کو مسیح سے منسوب کرتے ہین اور بعض اوسکو مسیح سے علیحدہ کر کے صرف باپ کی حمد سمجھتے ہین مگر جو مسیح کی الوہیت کے منکر ہین وہ ہمیشہ اس اخیر تعبیر کو اختیار کرنے کے واسطے دلائل قاطعہ پیش کرتے ہین جنکو ہم آگے بیان کرینگے۔
ہم بالفعل اپنے ناظرین کی توجہ ریوائزڈ ورشن پر رجوع کراتے ہین اس ورشن کے مطابق اس آیت کا لفظی اردو ترجمہ مع علامات پنکچوایشن کے یہ ہوتا ہے "اونھین کے باپ دادے ہین اور اونھین مین کا مسیح ہے از روے جسم جو سب کے اوپر ہے خدا ہے مبارک ہمیشہ کے لیے آمین" اور اس ترجمہ کے اوپر مترجمان یہ حاشیہ چڑھاتے ہین "بعض مفسرین جسم کے بعد ایک فلسٹاپ لگا کر یون ترجمہ کرتے ہین وہ جو سب کے اوپر ہے خدا ہے ہمیشہ مبارک ہوتا ہے یا یون وہ جو سب کے اوپر ہی خدا ہے ہمیشہ مبارک بعض یون نشان لگاتے ہین جسم جو سب کے اوپر ہے خدا ہمیشہ مبارک ہوتا ہے"۔
پس اگر ہم انجیل کے منشا و محاورہ کو نہ دیکھین صرف الفاظ کی ترتیب کے لحاظ سے ترجمہ کرین تو اس آیت کے کم سے کم چار ترجمہ ہو سکتے ہین۔

۱؎ علامت فلسٹاپ ایک نقطہ ہے (۰) جو ایک جملہ کو دوسرے جملہ سے بالکل علیحدہ کر دیتا ہے۔

یعنی وہ خبر ہین (الف) سب کے اوپر خدا (ب) ہمیشہ مبارک خدا کی شان مین
یہ کلمات حمدیہ اکثر آئے ہین۔

(الف) ایک خدا جو سب کا باپ سب کے اوپر (افسی ۴/۶)
(ب) یونانی مین لفظ مبارک کے واسطے کئی الفاظ ہین اون مین سے ایک خاص
یونانی لفظ εὐλογητός ہے جو انجیل مین بجز خدا کے کسی دوسرے کے
مستعمل نہین ہوا۔ یہ لفظ مسیح کے حق مین کبھی نہین آیا اس خط کے شروع مین
مقدس پولوس خالق کی نسبت لکھتے ہین جو ہمیشہ مبارک ہے آمین (روم ۱/۲۵)
دیکھو دیکھو جملہ وہی فقرہ ہے جو (روم ۹/۵) کے آخر مین آیا باپ جو ہمیشہ
مبارک ہے (۲ قرن ۱۱/۳۱)

اب کیا یہ حیرت کی بات نہو گی اگر مقدس پولوس ایک جملہ حمدیہ جس کا
جزو کل وہ کبھی کسی مقام مین کبھی مسیح کے حق مین استعمال نہ کرین اور
ہمیشہ اوسکے جزو کل کو بار بار خدا باپ کے حق مین لکھین لیکن ایک ایسے
مقام مین مسیح کے حق مین لکھین جہان الوہیت مسیح کے اظہار کا کوئی
موقع بھی نہو اگر بالفرض مسیح خدا بھی ہوتا۔

مقدس پولوس کا محاورہ عام اونکا استعمال الفاظ اور اونکے عقیدہ
سب ایک زبان ہو کر پکار رہے ہین کہ [illegible]
معمول کے وہ جملہ حمدیہ انھون نے خدا باپ ہی [illegible]
کی نسبت انھون نے ایسے الفاظ کبھی نہین لکھے بلکہ برخلاف اس کے [illegible]

پیش نہین کیجا سکتی ضرور ہے کہ ہم دوسرے مقامات سے الوہیت ثابت کرین
جہان اس قسم کا اختلاف ممکن نہو ارسیمس اپنی تفسیر مین اقرار کرتا ہے کہ اس آیت
کی تین مختلف تقسیمین اور ترجمے ہو سکتے ہین لیکن اگر کلیسیا یہ تعلیم دے کہ ہم
مسیح کی تفسیر سے الوہیت ابن اخذ کرنا فرض ہے تو کلیسیا کا ارشاد بیجا نہین یا
گو کہ یہ واسطے معقول کرنے اہل بدعت یا ان لوگون کے جو حرمت مقدس نوشتون
ہی کے شنوا ہین کافی نہین ہے پر اگر کلیسیا یہ کہے کہ بمطابقت زبان یونانی اس آیت
کی کسی دوسرے طور پر تعبیر نہین ہو سکتی تو یہ سخن حقیقت کے روبرو مردود ہے"
پس ہر طرح سے یہ آیت حامیان الوہیت مسیح کے ہاتھ سے نکل گئی نہ ہم کہہ سکتے
ہین کہ وہ ترجمہ جو مسیح کو خدا ہمیشہ مبارک بناتا ہے از روے قواعد زبان غلط ہے
اور نہ تم کہہ سکتے ہو کہ ہمارا ترجمہ جو اس جملہ کو خدا باپ کی حمد بناتا ہے غلط ہے اس
جگہ درست ترجمہ نہ لغت و گرامر سے بلکہ صحیح قوانین تفسیر سے دریافت ہو سکتا ہے
اور ہم ثابت کر دیتے ہین کہ از روے محاورہ انجیل و قرائن تفسیر ترجمہ اول
بالکل غلط ہے اور بجز ترجمہ ۲ و ۳ کے کوئی ترجمہ بھی صحیح نہین ہو سکتا ہمارے
وجوہ یہ ہین۔

(۱) یہ خطاب سب کے اوپر خدا ہمیشہ مبارک مقدس پولوس نے کسی ایک
جگہ بھی مسیح کے حق مین استعمال نہین کیا حالانکہ خدا باپ کو اس قسم کا خطاب
مبارک ور اکیلا حاکم اکثر دیا ہے (۱ تمط ۶/۱۵)
(۲) انجیل مین نہ یہ کل خطاب اور نہ اسکا کوئی جز مسیح سے منسوب کیا گیا

خدا اور وہ جو اور جو کے لکھنے مین برائے نام فرق ہوتا تھا اونکی شکل یہ تھی ΘC، OC، O مصنف مرکک آف انجیل اس آیت کو ثبوت الوہیت سے خارج کرتا ہے (صفحہ ۱۰۰) -

اب اس امر مین کوئی تنازعہ باقی نہ رہا کہ لفظ خدا غلط ہے اور یہ اسکے بجائے وہ جو ہے یا جو جسکو ہم قبول کرین ریوائزڈ ورشن کی ترجمہ کے بجائے خدا کے وہ جو ترجمہ کرتا ہے اوسکے متن مین یہ آیت اب اس طرح ہے بالاتفاق بڑا ہے بھید دینداری کا وہ جو جسم مین ظاہر کیا گیا روح مین راستباز ٹھہرایا گیا الخ اور اس آیت پر یہ حاشیہ بھی لکھا گیا ہے کہ لفظ خدا وہ جو کی جگہ مین کسی کافی قدیم شہادت پر مبنی نہین ہے بعض قدیم اسناد مین جو ہے پس جو وہ جو قبول کرتے ہین اونکے نزدیک وہ مرجع غائب [illegible] ہے اور جو صرف جو قبول کرتے ہین اونکے نزدیک جو کا مرجع بھید ہے اور [illegible] اوس سے بھی مسیح سمجھی جاتی ہے لاطن ولگیٹ اور دوسرے نسخون اور ترجمون مین ویسا ہی ہے - اصل تنازع یہ تھا کہ آیا مسیح کو اس آیت مین [illegible] ہے یا نہین تحقیق [illegible] کا جواب [illegible] ملتا ہے اور ریوائزڈ ورشن نے [illegible] قبول [illegible] کر لیا [illegible] یونانی متن کے موافق یہ آیت یون پڑھی جاتی ہے بالاتفاق بڑا ہے بھید دینداری کا جو جسم مین ظاہر ہوا الخ -

۴ - اور اوسی مبارک امید اور بزرگ خدا اور اپنے بچانے والے یسوع مسیح کے ظہور جلیل کا انتظار کرین (طیطس ۲/۱۳)

کیا گیا انھون نے بہ تشریح تمام انکار الوہیت اور اقرار عبودیت مسیح کیا
ہان ہم بہت اطمینان سے کہتے ہین کہ جس قدر ثبوت تمھارے پاس اس
آیت کی نسبت ہین خدا اور خداوند یسوع مسیح اور برگزیدہ فرشتون
کے آگے تجھے حکم کرتا ہون (۱ تمطاؤس ۵ - ۲۱) یہ کہنے کے ہین کہ ہین اور خدا اور خداوند
جدا جدا الفاظ ہین اور کہ خدا اور خداوند لفظ مین سے ملحق ہوکر یسوع سے
منسوب نہین ہوسکتا اوس سے زیادہ ثبوت ہمارے پاس یہ کہنے کے لیے ہین
کہ سب کا خدا ہمیشہ مبارک مسیح سے منسوب نہین ہوتا۔

۴ - بالاتفاق بڑا ہے بھید دینداری کا خدا جسم مین ظاہر ہوا روح
مین راست ٹھہرایا گیا فرشتون کو دکھائی دیا غیر قومون مین اوسکی منادی
ہوئی دنیا مین اوسپر ایمان لائے جلال مین اوٹھایا گیا (۱ تمطاؤس ۳ - ۱۶ انگریزی)
اس آیت کی متن مین بھی غلطی ہے اگر غلطی نہی ہوتی تو بھی اس سے الوہیت
مسیح نہین بلکہ صرف یہ ثابت ہوتا کہ مسیح مظہر الوہیت ہے جیسے یہ انسے
خدا کی صورت اور اوسکی ماہیت کا نقش ہے جس نے مسیح کو دیکھا اوسنے خدا کو دیکھا
جن معنون کی تشریح ہم اوپر کر چکے گرا تو یہان کوئی بھی سہارا نہین ملتا
کیونکہ اس آیت مین بجاے لفظ خدا کے حرف جو ہے کسی غافل و نادان
کاتب نے بجاے لفظ جو یا وہ جو کے بعض نسخون مین سہواً لفظ خدا لکھدیا تھا
یہ اہم غلطی ان الفاظ کی پرانی یونانی تحریر مین بسبب خطی ہونے کی وجہ سے
ذرہ سی کمی و بیشی مین بہ آسانی تمام ہوسکتی تھی کیونکہ اوس تحریر کے مطابق

ضمیمہ ریوایزڈ ورشن مین ہدایت ہو کہ متن کو حاشیہ اور حاشیہ کو متن بناؤ

دکلف ٹینڈل اور دیگر پرانے مترجمین یہی ترجمہ کرتے ہین اپس درست و صحیح

ترجمہ آیت متنازعہ کا یہ ہوا اوسی مبارک امید اور بزرگ خدا اور اپنے بچانے

والے یسوع مسیح کے جلال کے ظہور کا انتظار کرین ہم ضرور اپنی نجات کی مبارک

امید اور بزرگ خدا باپ اور اپنے بچانے والے یسوع مسیح کے جلال کے ظہور کا

انتظار کرتے ہین مسیح نے فرمایا ہے ابن آدم اپنے اور اپنے باپ اور پاک

فرشتون کے جلال کے ساتھ آویگا (لوقا $\frac{9}{26}$) ڈاکٹر سیکاہیٹ کہتے ہین کہ اگر آخری

روز مسیح اپنے اور اپنے باپ کے جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا تو وہ واقعہ بہت خوبی

کے ساتھ بزرگ خدا اور اپنے بچانیوالے یسوع مسیح کے جلال کا ظہور کہا جاسکتا ہے

بعد اسکے وہ اس ترجمہ کے قبول کرنے کے لیے دلائل پیش کرتے ہین مسیح کا آنا

اور اوسکے جلال کا ظہور خدا باپ کی قدرت اور جلال پر منحصر ہو مقدس پولس

یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کی نسبت فرماتے ہین جسے وہ بہ وقت ظاہر کریگا جو

مبارک اور اکیلا حاکم بادشاہون کا بادشاہ اور خداوندون کا خداوند ہی

بقا فقط اوسیکو ہو اوسکو عزت اور قدرت ابدی رہے آمین (۱ تمط

$\frac{6}{15-16}$) بھلا اب بھی کسیکو عبودیت ولفی الوہیت مسیح مین شک ہوسکتا ہو؟

۵. جیسے کہ بیٹے کی بابت کہتا ہو کہ اے خدا تیرا تخت ابد تک ہے راستی کا عصا تیری

بادشاہت کا عصا ہو تو نے راستی سے الفت اور بدی سے عداوت رکھی

اسلیئے خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے تیل سے تیرے شریکون کی نسبت تجھے زیادہ

یہ راے درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ عبرانی ۱/۲ زبور ۴۵/۶ کا اقتباس ہے
اور بقول جان کالون و دیگر مفسرین زبور ۴۵ یقیناً حضرت سلیمان کی
شان میں تصنیف ہوا تھا" اور حضرت سلیمان کی نسبت خداے پاک کا
وعدہ ہوا تھا کہ مین اوسکی سلطنت کو قائم رکھونگا وہ میرے لیے گھر
بناویگا اور مین اوسکا تخت ابد تک پائدار رکھونگا مین اوسکا باپ ہونگا
اور وہ میرا بیٹا ہوگا (۱ تواریخ ۱۷/۱۲) پس آیت متنازعہ کے یہ معنی خدا ہی
تیرا تخت ہے ابد تک مناسب ترین قیاس ہین —
قطع نظر اسکے اگر ہم ترجمہ مروجہ قبول بھی کرین تو بھی ہم نہین جانتے
کہ اوس سے الوہیت مسیح کیونکر ثابت ہو سکتی ہے اس زبور مین ابتدا
حضرت سلیمان کو خطاب کیا گیا تھا جو کچھ اوسمین لکھا ہے وہ سب حضرت
سلیمان کی نسبت ہے جو اسرائیل کے ایک بڑے جلیل القدر بادشاہ اور
نبی تھے عبرانیون کے خط مین وہ آیات اسی زبور سے لی گئی ہین اگر واقعی
اوس زبور مین حضرت سلیمان کو لفظ خدا سے خطاب کیا ہے تو ضرور کسی مجازی
و ادنی معنے مین کیا ہوگا کیونکہ اوسکے ساتھ ہی لکھا ہے خدا تیرے خدا نے تجھے
ممسوح کیا یہ ممسوح کسی طرح اوس قادر مطلق خدا کا ہمسر نہین ہو سکتا
جو اوسکو ممسوح کرتا ہے ہم اپنے عہد نامہ مین لفظ خدا مجازی طور پر نبیون
اور دوسرے اسرائیلی بزرگون کی نسبت استعمال کیا گیا ہے[*]

[*] اصل عبرانی الفاظ جنکا ترجمہ خدا ہوتا ہے الوہیم اور ایل ہین ترجمہ انجیل مین لفظ الوہیم

ممسوح کیا ہے (عبرانیون کو خط ۱ باب ۸ و ۹) اس آیت کی یونانی متن ذو معنی ہی اور مترجمین مین اختلاف ہی ڈاکٹر ولیم شراک اپنی رسالہ Vindication of the Trinity صفحہ ۴۴ مین فرماتے ہین کہ جملہ زیر بحث مین لفظ خدا اسم فاعل بھی ہو سکتا ہے اور منادی بھی ڈاکٹر السیمس کہتا ہے کہ یہ مشتبہ ہے کہ ذیل کے ترجمون مین سے کون سا ترجمہ درست معنی ادا کرتا ہی۔ تیرا تخت اے خدا ابد تک ہے یا خدا ہی تیرا تخت ہی ابد تک کیونکہ یونانی متن ذو معنی ہی"

وکلف کا ترجمہ خدا تیرا تخت ہے ابد تک

ٹنڈل کا ترجمہ خدا تیرا مسند ہوگا ابد تک

گریباخ کی متن کا ترجمہ خدا ہے تیرا تخت ابد تک

پروفیسر زن ملر کہتا ہے بعض اصل کا یون ترجمہ کرتے ہین خدا ہی تیرا تخت ہی یعنی تیرے تخت یعنی سلطنت کو خدا ابد تک سنبھالیگا" کیونکہ تخت سے اکثر ازروئے استعارہ سلطنت مراد ہوتی ہے اور ایسے ہی استعارہ سے خدا کو تخت کہا کیونکہ وہ اس سلطنت کا موجد اور حامی ہی اسی طریق سے مثنوی بلکہ لباً اوقات خدا کو چٹان اور قلعہ اور اپنی خوشی کہتا ہی یعنی اپنے امن اور خوشی کا موجد

٭ بمثل مکاشفات کے ہم اس خط کو بھی رسولی تصنیف نہین سمجھتے بہت سے تثلیثی عالم ہمارے ہم خیال ہین مگر چونکہ یہ خط انجیل مین شامل ہے اور اکثر لوگ اسکو مقدس پولوس کی تحریر سمجھتے ہین لہذا اسپر بھی بحث کرنا ضروری ہوا اس خط کا مصنف چاہے کوئی ہو مگر وہ مسیح کو خدا نہ مانتا تھا۔

وزبور ۵۴ - ۶ کا ترجمہ مروجہ متن مین لکھکر اوس عبارت کا دوسرا ترجمہ حاشیہ
پر یہ لکھتے ہین "یا تیرا تخت خدا کا تخت ہے" پس لازم ہوا کہ اصل عبرانی کے موافق
عبرانیون کے خط مین بھی اوس اقتباس کو درست طور سے یون پڑھین تیرا خدا کا
دیا ہوا تخت ابدالآباد ہے کیونکہ یہان یونانی کے درست معنے صحیح عبرانی پر منحصر
ہین اور یونانی عبارت کے بھی وہی معنے ہوسکتے ہین - دیکھو یہان مسیح کو کسی مجازی
معنے مین بھی خدا نہین کہا بلکہ مسیح کو خدا تخت دیتا ہے اس سے عبودیت ظاہر ہوتی
ہے نہ کہ الوہیت ہم نے اوپر ثابت کیا کہ اگر بالفرض مسیح کو مصنف خط عبرانیان
مجازی طور سے خدا بھی لکھتا تو بھی مسیح کی الوہیت نہ ثابت ہوسکتی اب یہ دیکھو
ا مسیح کی الوہیت کے خیال کا ان آیات مین پورا ابطال ہو جاتا ہے ذرہ ان کلمات کو غور
سے پڑھیئے

اسی سبب سے خدا تیرے خدا نے خوشی کے تیل سے تیرے شریکون کی نسبت تجھے
زیادہ مسوح کیا (عبرانیان ۱ زبور ۴۵) کیا بزرگ خدا کا بھی کوئی خدا ہوسکتا ہے کیا
دو بزرگ خدا کے شریک ہوسکتے ہین کیا خدا زیادہ مسوح کیا جاسکتا ہے اگر مسلما
مسیح حقیقی خدا ہے تو یہ سب کفر ہمکو قبول کرنا پڑیگا -

اگر بالفرض اس مقام مین مسیح کو مجازی طور سے خدا بھی کہا ہوتا الخ بھی

بعض الوہیت کے معتقد اس جملہ کا ترجمہ یون کرتے ہین اے خدا تیرا خدا لیکن یہ بالکل نادرست ہے
کیونکہ بجنسہ یہی الفاظ زبور ۴۵ مین بھی آگئے ہین اور وہان اونکا ترجمہ یہی ہوا ہے خدا تیرا
خدا کی گنجایش نہین -

اگر حضرت سلیمان اسلیئے کہ سب سے پہلی اونکو اس طرح خطاب کیا گیا تیرا تخت ای
خدا ابد تک ہی خدا نہین ہوسکتے تو مسیح کیونکر اسلیئے خدا ہوسکتے ہین کہ بعد مین
وہی خطاب اون سے منسوب کردیا گیا اگر محض وہ لفظ خدا مطلقاً الوہیت پر دال
ہی تو نہ صرف مسیح بلکہ اون سے پہلے حضرت سلیمان کو بھی خدا ہونا چاہیئے دونون جگہہ
اس آیت کے ایک ہی معنے ہون گے ـ

مگر ابھی تو اسی مین شک ہی کہ تیرا تخت ای خدا ابد تک ہی درست ترجمہ ہے
اس آیت کے کئی ترجمے کیے گیے ہین جیسا اوپر دکھلایا گیا بہت سے نامور عبری
دان کہتے ہین کہ عبرانی عبارت کا درست ترجمہ یہ ہونا چاہیئے تیرا خدا کا یعنے
تیرا خدا کا دیا ہوا تخت ابد تک ہے کہ یہی معنے درست ہین اور بطریق انسب
عبرانی عبارت کی ایسی تعبیر کیجاتی ہی ہمارے ریوائزڈ ورشن کے مترجمان تسلیم کرتے ہین

۲۵۵۵ دفعہ آیا ہے جنمین سے ۲۴۵ آیات مین اس لفظ کا استعمال سواے خدا کے دوسرون
کے لیے مجازاً ہوا چنانچہ موسی (خروج ۴/۱۶ و ۷/۱) صموئیل کی روح (۱ صموئیل ۲۸/۱۳) قاضی (خروج
۲۱/۶ و ۲۲/۸ و ۹) اور دوسرے بادشاہ اور حاکم بھی (زبور ۸۲/۱ و ۶) مجازاً الوہیم کہے گیے ہین۔ اسیطرح
لفظ ایل کا بھی منجملہ ۲۲۲ مقامات کے ۱۰ مقامات مین مجازی استعمال ہوا ہی یشعیاہ ۹/۶ مین
ہمارے مترجمان نے اوسکا ترجمہ خدا کیا ہی مگر جب ٹھیک وہی لفظ نبوخدنصر بادشاہ وغیرہ کے حق مین
آیا (حزقیل ۳۱/۱۱ و ۳۲/۲۱) تو اوسکا ترجمہ انھون نے زبردست یا زور آور کردیا درست طور سے
دونون جگہہ ایک ہی ترجمہ کرنا واجب ہے یعنے زبردست حاکم یا بادشاہ

بحث آیت کی لیئے ہر صاحب پرانے عہدنامہ کے ترجمہ مین یہی قبول کرتے ہین ـ

یہ بالکل ناممکن ہی کہ مقدس پطرس ایک ایسے خطاب کو جو انجیل میں مسیح کی نسبت کبھی مستعمل نہیں ہوا اپنے خدا کے شریک ہی میں مسیح سے منسوب کرکے اوسکو خدا اور بچانیوالا کہیں خصوصاً اس حالت میں کہ جب بعد ہی دوسری آیت میں خدا اور مسیح کے درمیان نہایت واضح الفاظ میں امتیاز کرکے یون کہیں خدا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی پہچان سے فضل اور سلامتی تمہارے لیے زیادہ ہوتی جاوے اس آیت میں باپ کو خدا اور مسیح کو خداوند کہا اور دونون کے اعلیٰ خطابون میں امتیاز کیا۔ ہماری عقل میں نہیں آتا کہ جو مصنف اس احتیاط سے ان دو خطابون کو استعمال کرچکے ہیں وہی اسکے قبل انکو ایسا خلط ملط کردیں۔ مقدس پطرس کی عقل و تمیز پر ہمکو اپنے مترجمون کی عقل و تمیز سے کہیں زیادہ اعتبار ہی۔ انجیل کی تعلیم اس امر میں بہت صاف ہی ہمارا ایک خدا ہی جو باپ ہے اور ایک خداوند ہی وہ یسوع مسیح ہو (۱ قرنتھیون ۸: ۶)

اب اگرچہ ریورنڈ ڈورش (حاشیہ و ضمیمہ) اور نیز آٹھ دیگر مترجمین نے خدا اور بچانیوالے یسوع مسیح کو علیحدہ کرکے اس آیت کو ثبوت الوہیت سے خارج کردیا ہی مگر ہمارے نزدیک یہ متن بھی صحیح نہیں صحیح متن کے موافق اس آیت کو یون پڑھو ہمارے خداوند اور بچانیوالے یسوع مسیح کی راستبازی یعنی مسیح کو خداوند اور بچانیوالا کہا ہی یہ مسیح کا ایک معمولی خطاب ہے اور اس جگہہ اس متن کے اختیار کرنے کے لیے ہمارے پاس دلیل

کیا وہ اوسکے برابر ہوسکتا جو اوسکا (تیرا) خدا ہے اور جو اوسکو اوس کے شریکون سے زیادہ ممسوح کرتا ہے مگر عقل نہین قبول کرتی کہ ایسے مقام مین کسی کو جسکی نسبت خدا تیری خدا کا مذکور آیا ہو مجازاً بھی خدا کہا ہو مگر یہ کتنے [illegible] اور پاکیزہ معنے ہین کہ خدا قادر باپ نے جو ہمارے نجات کے [illegible] مسیح کا خدا ہے اوسکو اوسکے کل شریکون سے زیادہ ممسوح کیا کیونکہ اگرچہ ہم سب خدا کے وارث اور میراث مین مسیح کے شریک ہین (رومیون ۸ باب ۱۷) لیکن خدا نے اوسے بہت سرفراز کیا اور اوسکو ایک ایسا نام بخشا جو سب نامون سے بزرگ ہے (فلپیون ۲ باب ۹) تاکہ وہ بہت سے بھائیون مین پہلوٹھا ٹھہرے (رومیون ۸ باب ۲۹)

۶ شمعون پطرس کی طرف سے جو یسوع مسیح کا بندہ اور رسول ہے [illegible] مین نے ہمارے خدا اور بچانیوالے یسوع مسیح کی راستبازی سے ہمارا سا بیش قیمت ایمان پایا (۲ پطرس ۱ باب ۱) اسمین بھی وہی دعوی کیا جاتا ہے کہ مسیح کو خدا اور بچانیوالا کہا۔

اگر اس آیت کی متن مشتبہ بھی نہوتی تو بھی اسکا مفہوم بہت صاف تھا کہ جس طرح طیطس ۲ باب ۱۳ مین بزرگ خدا اور اپنے بچانیوالے مسیح (دفعہ ۴ فصل ہذا) مین خدا باپ اور مسیح کا ذکر ہے اوسی طرح یہان بھی ہے یعنے مسیح کو خدا اور بچانیوالا نہین کہا بلکہ خدا باپ کو اور بچانیوالا مسیح کو کہا دیکھو ریوایزڈ ورشن جو اسر مشتبہ [illegible] ہمارے موید ہین۔

خیال مخالفین کے ہر پہلو سے تردید فرماتے ہین اونکی بحث قابل غور ہی
یونانی کے موافق اس آیت کا درست ترجمہ یہ ہی خدا کا بیٹا آیا اور ہمین
یہ سمجھ بخشی ہے کہ ہم اوسکو جو حق ہی جانین اور ہم اوسمین جو حق ہی اوسکے
بیٹے یسوع مسیح مین (رہکر) رہتی ہین خدای برحق اور ہمیشہ کی زندگی یہی
ہے ای بچو تم بتون سے آپ کو بچائے رکھو برحق خدا باپ کا خاص
خطاب ہے اسکا اردو ترجمہ سچا خدا بہی ہوا ہی اکیلا سچا خدا (یوحنا ۱۷ باب ۳) خدا
زندہ اور سچا (تھسلو ۱ باب ۹) مسیح کو یہ لقب کبھی نہین دیا گیا کیونکہ اون کے
حق مین یہ لقب نازیبا تھا پس جب ایک ہی آیت مین بموجب عام محاورہ
انجیل کے مقدس یوحنا خدا کو دو جگہہ حق کہہ چکے تو کتنی زبردستی ہی کہ اوسی
دوسرے فقرے کو جسمین برحق خدا کا ذکر ہوا اوسی حق کی طرف منسوب نہ کرکے
ناحق مسیح کی طرف منسوب کرین خصوصاً اس حال مین کہ اسی آیت مین دو
دفعہ مقدس یوحنا مسیح کو خدا کا بیٹا کہکر خدا سے الگ بیان کر چکے فاضل وینر
اپنی انجیل کی گرامر دفعہ ۲۳ مین اس آیت کی نسبت یون لکھتا ہی "یوحنا ۵ - ۲۰
مین خدای برحق بہی جو ضمیر خدا سے علاقہ رکھتی ہی نہ کہ مسیح سے (جو عین قبل
آیا ہی) جیسا اکثرون نے جنہون نے بلحاظ تائید مسائل مانا ہی کیونکہ اول تو خدا کو
برحق ہمیشہ بلا استثنا باپ کا خطاب آیا ہی دوم اوسکے بعد ہی تیسری د

بلا تشبیہ وارنر و [illegible] اس جملہ کا ترجمہ یہی کرتے ہین کہ اوسکے بیٹے یسوع مسیح مین ہو کر
"ہم اوسمین ہین جو سچا خدا ہے"۔

واقع ہی چنانچہ مشہور قدیم اور مستند نسخہ کوڈکس سینایٹکس مین بھی
متن ہی اور سب سے زوردار امر جو ہماری تائید کرتا ہی خود مقدس پطرس کا
محاورہ ہی اس چھوٹے سے نامہ مین انھون نے بہت دفعہ مسیح کو ہمارے
خداوند اور بچانیوالے یسوع مسیح بعینہ انھین الفاظ مین کہا ہی (دیکھو
۱ ب ۱۱ و ۲ ب ۲۰ و ۳ ب ۱۸) جس سے قرینہ یہی چاہتا ہی کہ اس آیت مین بھی انھون نے
اپنے عام محاورہ کے موافق مسیح کو وہی پیارا لقب دیا ہو جو کوڈکس سینایٹکس
مین محفوظ ہی اور جسکو وہ خود بارہا استعمال کر چکے ہین مقدس پطرس اس
نامہ کو یون ختم کرتے ہین ہمارے خداوند اور بچانیوالے یسوع مسیح کے
فضل اور پہچان مین بڑھتے جاؤ ضرور انھون نے اس نامہ کو اوسی طرح
ہمارے خداوند اور بچانیوالے یسوع مسیح کے نام سے شروع بھی کیا ہے۔

ہے۔ خدا کا بیٹا آیا اور ہمین سمجھ بخشی کہ ہم اوسکو جو حق ہی جانین اور ہم
اوسمین جو حق ہی رہتے ہین (یعنی)[۱] یسوع مسیح مین جو اوسکا بیٹا ہی۔ خدا
برحق اور ہمیشہ کی زندگی یہی ہی۔ اے میرے بچو بتون سے آپ کو بچائے رکھو
(۱ یوحنا ب ۵ : ۲۰ و ۲۱) اسکی نسبت یہ دعوی ہی کہ خدا سے برحق مسیح کو کہا ہے۔
کہ خدای برحق مسیح کو نہین کہا بلکہ باپ کو کہا اس راے کی تائید مین تثلیثی عالم
ڈاکٹر لوکیانی "تفسیر خطوط یوحنا" مین قطعی عقلی و نقلی دلائل پیش کرکے

[۱] لفظ یعنی زائد ہی اور اسلئے متن سے متروک کرنا چاہئے کیونکہ اسکا ہم معنے کوئی لفظ یونانی مین
نہین ہی اور اسکا لانا مطلب کو واضح نہین بلکہ خبط کردیتا ہے۔

۸ - ابھی آٹھ آیتین اور رہین جنکا ہم نے اب تک ذکر نہین کیا یعنی کلام خدا تھا
اور مقدس توما کا اقرار (یوحنا ۲۰ باب ۲۸) حسب سلسلہ ہم کو اس فصل کی شروع
ہی مین انپر بحث کرنا چاہیے تھا مگر ہم نے یہی مناسب جانا کہ آخر مین انپر بحث کرین اسلیے
ہمارے بعض بے تعصب ناظرین جو شاید ان آیات کو اثبات الوہیت مسیح مین قطعی سمجھتے ہین
ہم سے کہین گے کہ ہر شخص اچھی مے پہلے خرچ کرتا ہے اور ناقص اسوقت کہ
جب پیکے چھک گئے پر اوسنے اچھی مے ابتک رکھ چھوڑی -

شاگردونے اوسسے یہ بات کہا کہ ہم نے خداوند کو دیکھا ہے پر اوسنے اونھین کہا کہ
مین جبتلک اوسکے ہاتھون مین میخون کے نشان نہ دیکھون اور کیلون کے نشانون مین
اپنی اونگلی نہ ڈالون اور اپنے ہاتھ کو اوسکے پہلو مین نہ ڈالون کبھی یقین نہ کرونگا
آٹھ روز بعد جب اوسکے شاگرد پھر اندر تھے اور توما اونکے ساتھ تھا یسوع
آیا اور بیچ مین کھڑے ہوکر بولا تم پر سلام پھر اوسنے توما کو کہا کہ اپنی اونگلی
پاس لا اور میرے ہاتھون کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا اور اوسے میرے پہلو مین
ڈال اور بے ایمان مت ہو بلکہ ایمان لا توما نے جواب مین اوس سے کہا ای میرے
خداوند اور اے میرے خدا یسوع نے اوس سے کہا ای توما اسلیے کہ تو نے مجھے
دیکھا تو ایمان لایا ہے مبارک وے ہین جنھون نے نہین دیکھا تو بھی ایمان لائے ہین
(یوحنا ۲۰ باب ۲۵-۲۹) الوہیت مسیح کے قایل کہتے ہین کہ توما نے مسیح کو ای میرے خداوند
اور ای میرے خدا کہا اور اسپر بحث کرتے ہین جو اکثر یونیٹیرین ہین توما کے صاف اقرار کے
حق مین کہتے ہین کہ یہ صرف کلمہ تعجب کا تھا جو اگر کسی سے تو خدا باپ سے کہا گیا

تثنیہ آئی ہی اور خدای برحق ہمیشہ بتون کی ضد مین مستعمل ہوتا ہی" جیسے
انھین وجوہ پر ڈاکٹر آگسٹس نینڈیر بھی (تذکرۃ المومنین انھین کی ایک
تصنیف کا اردو ترجمہ ہی) اس خط کی تفسیر مین خدای برحق باپ سے
منسوب کرتے ہین پس معلوم ہوگیا کہ خدای برحق مسیح کو نہین بلکہ باپ کو
کہا ہی۔ اس آیت کا مطلب یہ ہی "ہم خداوند یسوع مسیح مین ہوکر جسنے ہمکو
برحق خدا کی شناخت بخشی برحق خدا مین رہین اور جھوٹے معبودون سی اپنے
آپ کو بچائے رکھین" خدای برحق کی شناخت ہمکو مسیح کے وسیلے سے
ملتی ہی کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ کے پاس آنہین سکتا (یوحنا ۱۴ باب ۶) پس ہم
برحق خدا مین نہین رہ سکتے جب تک کہ خداوند مسیح مین نہ رہا ہین اور مسیح ہی
اوسی کے وسیلہ ہم برحق خدا کی شناخت حاصل کرکے اوسمین رہ سکتے ہین اور
ہمارا مسیح مین ہوکر خدای برحق مین رہنا اور جھوٹے معبودون سے بچنا ہی ہمیشہ
کی زندگی ہی اس باب کی آیت ۱۱ مین ہے "خدا نے ہمین ہمیشہ کی زندگی بخشی اور یہ
زندگی اوسکے بیٹے (کے وسیلہ) مین ہی یہ ہمیشہ کی زندگی ہم کو بیٹے سے علیحدہ
نہین ملسکتی صرف اوسی مین ہوکر ملتی ہی خدا کی بخشش ہمارے خداوند
یسوع مسیح (اپنی مطابق یونانی) کے وسیلے ہمیشہ کی زندگی ہی (رومیون ۶ باب ۲۳)
اس آیت متنازعہ کے مطلب کو خداوند مسیح نے دوسرے الفاظ مین یون بیان
فرمایا ہے "ہمیشہ کی زندگی یہ ہی کہ وہ تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے
تونے بھیجا ہے جانین (یوحنا ۱۷ باب ۳)

مقصود نہین ہوتا بلکہ جو کچھ کہ ایک شخص دوسرے کے لیے کہتا ہے اوسے بھی
جواب کہتے ہین اور اگر کسی مقولہ یا بات کو بغیر کسی بات کے پہلے کہے جانے کے
کہتے ہین اوسکو بھی جواب کہتے ہین جسکی مثال متی ۱۱ باب ۲۵ آیت ہین اوس وقت
یسوع نے جواب مین کہا مین شکر کرتا ہون تیرا اے باپ آسمان اور زمین کے
خداوند [illegible]

Nicholls Help, Pt. I. ch. [illegible]
Bible Word-Book, "Answer"

پس جب ہم [illegible] مین [illegible] جواب مین کہا تو اوس سے صرف یہ مراد ہے
کہ مسیح کے کلام [illegible] کے [illegible] وہ کلمات اپنی زبان سے نکالے
در اصل مسیح نے جیسا [illegible] کوئی سوال نہین کیا تھا کہ وہ اوسکا
جواب دیتا۔

اوس سے کہا کا بھی مفہوم یہی ہے اگرچہ اوس مسیح کی طرف راجع ہے مگر یہ
لازمی نہین کہ وہ کل کلمات جو پطرس کے منہ سے نکلے سب مسیح سے بطور خطاب کہے گئے
ہون اکثر بائبل کے محاورہ کے مطابق جو کچھ کسی کی طرف صرف منہ کرکے کہا جاتا ہے
اوسکو بھی کہتے ہین کہ اوس سے کہا پس [illegible] حقیقت مین اوس سے نہین کہا
صرف چہرہ کی سمت اور رخ کے لحاظ سے اوس سے کہا اس مراد سے کہ گو کہ متکلم
کسی دوسرے سے جو غائب ہے خطاب کرتا ہے مگر مطلب اوسکا یہ بھی ہے کہ شخص
موجود جسکی طرف منہ ہے وہ بھی اوسکو سنے اور شاہد رہے پرانے عہدنامہ مین
بالکل ایک اسی قسم کا ماجرا مسطور ہے جہان ساؤل بادشاہ کا بیٹا یوناتن
حضرت داود سے مخاطب ہو کر اسی طرح خدا سے کلام کرتا ہے تب یوناتن نے

گمان بالکل فرضی ہے جسکی ایجاد کے لیے اس مسئلہ پر بے اعتقادی پہلے ضرور تھی آیت مذکورہ مین اوسکی بطالت کا قطعی ثبوت پایا جاتا ہے اول غور کیجیے کہ سب سے پہلے جب توما نے وہ عجیب الفاظ استعمال کیے تو کسکی طرف خطاب کیا یونیٹرین کہتے ہین کہ وہ باپ کی طرف مخاطب ہوا لیکن برخلاف اسکے آیت مین یون لکھا ہے توما نے جواب دیکر اوسسے کہا یعنی یہہ لفظ اوس عیسیٰ کی طرف راجع ہوتا ہے جسنے توما کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ دوم عیسیٰ کے جواب پر غور کیجیے کہ توما اسلیے کہ تو نے مجھے دیکھا ہے ایمان لایا ہے فرمایئے کس بات پر ایمان لایا ظاہر ہے اوس بات پر جسکا اقرار کیا" مسیح ابن اللہ ۱۴ و ۲۴ ۔

مین تعجب کرتا ہون کہ ایسے دانا عالم و فاضل ایسی جرأت سے غلطیان کرین تو آپکا کام نہین کہ ایسی تفسیرین وہم الوہیت کی ایجاد کے لیے جو بجلی اعتقاد پہلے ضرور تھا ہمیشہ شروع سے ایک ایک آیت کی آزمائش کرتے چلے آتے ہین اور جگہہ جگہہ عدم الوہیت ثابت کی ہین اگر ہم اس مسئلہ پر بے اعتقادی ظاہر کرین تو ہمارے بھائیون کو ہمین معاف کرنا چاہیے۔

قبل اسکے کہ ہم اس آیت کی نسبت اپنی راے ظاہر کرین ہم معترض کی شک پیش کرتے ہین۔ دو وجہ ہین تھوما کے اقرار کو مسیح کی نسبت خطاب الوہیت سمجھا جاتا ہے اول یہ کہ تھوما نے جواب دیکر اوس سے کہا دوم مسیح کا جواب جسمین اوسنے تھوما کے اقرار کو قبول کیا جسکی نسبت فرض کرلیا جاتا ہے کہ وہ الوہیت کا اقرار تھا۔

اول انجیل کے محاورہ کے مطابق جواب سے ہمیشہ کسی خاص سوال کا جواب

تھوما سے کہا کہ ہم نے مسیح کو دیکھا ہے کہ وہ زندہ ہوگیا انھون نے یہ نہین
کہا "اے تھوما ہم نے مسیح کو دیکھا کہ وہ خدا ہوگیا" تھوما نے کہا کہ جب تک مین
اوسکے ہاتھون مین کیلون کے نشان نہ دیکھون اور کیلون کے نشانون مین
اپنی اونگلی نہ ڈالون اور اپنے ہاتھ کو اوسکے پہلو مین نہ ڈالون کبھی یقین
نہ کرونگا کیا کبھی یقین نہ کرونگا؟ یہ کہ مسیح خدا ہوگیا؟ کیا الوہیت کا ثبوت
ایسی مادی شہادت پر موقوف تھا کیا تھوما نہ جانتا تھا کہ خدا روح ہے
اور روح کو گوشت اور ہڈی نہین کیا مسیح کے پہلو کا زخم اور دست وپا کے
کیلون کے نشان الوہیت کا ثبوت ہوسکتے ہین؟ ہرگز نہین ہرگز نہین پھر
کیا کبھی یقین نہ کرونگا؟ یہ یقین نہ کرونگا کہ وہ مسیح جسکے دست وپا کو کیلون
سے چھیدا تھا جسکے پہلو کو نیزہ سے گھایل کیا تھا اور جس نے صلیب پر
اپنی جان دی اور جو قبر مین دفن کیا گیا اور جسکی قبر کے منھ پر مہر کیگئی
جسکے گرد ردی خونخوار سپاہیون کا پہرا لگایا گیا وہ مسیح زندہ ہوکر قبر سے
نکل آیا اور تم شاگردون نے اوسے دیکھا یہی ثبوت جو وہ مانگتا تھا جسمانی
آنکھ کے لیے قطعی ثبوت صحت تشخص مسیح مصلوب کا تھا پس معلوم ہوا کہ
تھوما ثبوت الوہیت نہین بلکہ صرف ثبوت قیامت مسیح طلب کرتا تھا اگر اوسکو
یہ ثبوت ملجاوے تو بجز اسکے کہ خداوند مسیح جی اوٹھا کچھہ اور ثابت ہرگز نہین
ہوسکتا مسیح نے بھی اس شکی رسول کو یون خطاب کیا اپنی اونگلی پاس لا
اور میرے ہاتھون کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا اور اوسے میری پہلو مین ڈال اور

داؤد سے کہا ہم میدان مین جاوین چنانچہ وہ دونون میدان کو گئے اور
یوناتن نے داؤد سے کہا اے خداوند اسرائیل کے خدا گواہ رہ ا صموئیل ۲۰ باب ۱۲ اے یوناتن
یہان حضرت داؤد کی الوہیت کا اقرار کرتا ہے؟ اسمین کوئی کلام نہین
کہ اوسنے داؤد سے کہا اے خداوند اسرائیل کے خدا اسمین داؤد کلام ہے اور آپ کی بحث
کے مطابق کوئی دوسرا مراد نہین ہوسکتا مگر پھر کیون اگر اپنی بحث کو درست
سمجھتے ہو داؤد کی الوہیت آیت مذکورہ سے اخذ نہین کرتے ہو کیونکہ جیسا جاہئے
داؤد کی الوہیت کے لیے لا بے اعتقادی پہلے ضرور ہے"۔
دیکھو دونون آیتون کی بالکل ایک سی تفسیر ہے یوناتن نے دراصل خدا کو
خطاب کیا مگر اس خطاب کو داؤد سے کہا کیونکہ ضرور تھا کہ داؤد بھی اوس
خطاب اور عہد کو سنے اور گواہ رہے۔ خدا ایک نادیدنی ہستی ہے اوسکی طرف
کوئی رخ نہین کرسکتا اور جب ایسی حالت مین کسی دوسرے شخص موجودہ
کو بھی گواہ کرنا منظور ہے تو آنکھین اور منھ داؤد کی طرف ہین مگر کلام مین
خطاب خدا کو ہے بعینہ اسی طرح تھوما کا اقرار تھا خطاب خدا کو کیا اور مراد یسوع
کے سنانے سے بھی ہے اسلیئے تھومانے اوس خطاب کو یسوع کی طرف دیکھکر
اوس سے کہا اے خداوند اور اے خدا" بلاشبہہ لفظ اوس عیسی کی طرف راجع ہوتا ہے"
دوم "کس بات پہ ایمان لایا ظاہراً اوس بات پر جسکا اقرار کیا" مگر اقرار
کسکا کیا اور ایمان کس بات پہ لایا یقیناً اوسی بات پہ ایمان لایا جسپر پہلے ایمان
نہ لایا تھا اور اوسکا اقرار کیا جسکا انکار کیا تھا آیت ۲۵ مین ہر کہ شاگردون نے

جسکا اوسنے پہلے انکار کیا تھا۔

۱۔ اب ہم یہ ثابت کرتے ہین کہ تھوما کا یہ خطاب اے میرے خدا باپ سے تھا نہ کہ
مسیح سے اسمین کلام نہین کہ تھوما نے بڑی حیرت کی حالت مین جبکہ وہ شرم
وخوشی کے بیچ مین ڈگمگاتا تھا اپنی زبان سے کچھہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکالے
وہ کتنا شرمندہ ہوا ہوگا کہ اوسنے اپنے خداوند کے زندہ ہوجانیکا قطعی انکار
کیا اور اوسکے اون وعدون کو جو اوسنے قبل تصلیب اپنے شاگردون سے
اپنے مرکر زندہ ہونے کی نسبت بار بار کیے تھے اوسنے بالکل بھلا دیا تھا وہ
کتنا خوش ہوا ہوگا کہ اوسکی مردہ کشت امید پھر لہلہانے لگی اور اوسنے اپنے
پیارے اوستاد کو جسکی بابت وہ بالکل ناامید ہوچکا تھا ناامیدی کی حالت مین
آنکھون دیکھا کہ وہ جو موا تھا سو جیا ہے اور کھو گیا تھا اب ملا ہے جیسے [illegible]
(جو شادی انسان کے تجربہ مین آتی ہے) انسان کے اوپر طاری ہوتی ہے تو
انسان کا دل وجد مین آتا اور مختلف جذبات اور جوشون سے اوبلنے لگتا
اوسوقت زبان کو دلکو اظہار کے لیے الفاظ ڈہونڈہے نہین ملتے مگر شکل
وصورت اور آنکھون اور لبون کی حرکت سے کچھہ دل کا حال معلوم ہوسکتا ہے
زبان سے فقط کچھہ شکستہ و بریدہ فقرے نکلتے ہین جو مجرد اظہار دل کے لیے کافی
نہین ہوتے۔ مقدس تھوما کے الفاظ بالکل اسی قسم کے ہین اے میرے خداوند
اور اے میرے خدا درحقیقت یونانی مین یون ہی خداوندے اور خدانے یونانی
مین یہ اسم بشکل منادی نہین بلکہ بشکل فاعلیت ہین جس سے یہ معلوم ہوتا ہے

بے ایمان مت ہو اوسکی بے ایمانی کیا تھی؟ صرف یہی کہ اوسنے مسیح کے زندہ
ہونے کا یقین نہ کیا تھا اور اسی بے ایمانی کے رفع کرنے کے لیے مسیح نے ثبوت
مطلوبہ دیکر تھوما کو تنبیہ کی یہان نہ الوہیت کا کوئی ذکر تھا نہ اوسکا اقرار
تھا نہ انکار اسی لیے مسیح نے فرمایا تو نے مجھے دیکھا اور ایمان لایا مبارک وے
ہین جنھون نے نہین دیکھا تو بھی ایمان لاتے ہین یعنے اب کہ تو نے مجھے دیکھا
میرے ہاتھون پیرون اور پہلو کو آزمایا تو ایمان لایا کہ مین در اصل زندہ ہوا
جن نے مجھے تیرے مانند نہین دیکھا بلکہ بعض شاگردون نے اونسے کہا کہ ہمنے
خداوند کو دیکھا اور وہ بیدرنگ ایمان لایا وہ مبارک ہے کیونکہ مین ہمیشہ
تمہارے ساتھ نہ ہونگا۔
دیکھو ہم سب خدا پر بغیر دیکھے ایمان لاتے ہین مگر ہم اسلیے مبارک نہین
کیونکہ الوہیت کا ثبوت جسمانی آنکھ سے نہین بلکہ روحانی آنکھ سے ہوتا ہے مگر ہان
ہم مبارک ہین اسلیے کہ ہم تھوما کی طرح قیامت مسیح کا مادی و جسمانی ثبوت
طلب نہین کرتے بلکہ صرف شاگردون کی شہادت پر ایمان لاتے ہین۔ ذرہ
سوچو تو بھلا مسیح کا زندہ ہو جانا الوہیت کی دلیل کیونکر ہو سکتا تھا
مسیح کے زیادہ ایماندار شاگردون نے بھی تو اوسکے ہاتھ پیر دیکھے اور
اوسے چھوا (لوقا ۲۴ ۳۹) انھون نے اوسے خدا کیون نہ کہا؟ اب اعتراض
کی دلیلین جن سے وہ گمان یونیٹیرین کو رد کرنا چاہتا تھا رد ہو گئین اور
ثابت ہوا کہ تھوما نے ہرگز اقرار الوہیت نہین بلکہ زندہ ہوجانیکا اقرار کیا

تھوما نے مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان نہ لانے سے دو قصور کیے تھے ایک تو مسیح کے وعدہ پر کہ وہ مر کر زندہ ہو جاویگا ایمان نہ لایا تھا دوسرے خدا کی قدرت پر کہ وہ اوسے زندہ کر سکتا ہے ان دو بے ایمانیون کی وجہ سے اوس نے یقین نہ کیا کہ وہ قدوس سڑنے کی حالت دیکھنے نہ پاویگا یہ دو قصور تھے ایک مسیح کے خلاف دوسرا باپ کے خلاف کیا یہ زیبا نہ تھا کہ جون ہی تھوما کو پورا یقین ہو جاوے کہ مسیح زندہ ہو گیا وہ فوراً اوس کام مین دونون قصور معاف کرائے اور کہے "اے میرے خداوند مسیح" اور اے میرے خدا (باپ) معاف کر" اسمین الفاظ کی ترتیب بھی یون ہی چاہتی ہے چونکہ تھوما ثبوت مسیح کو تاک رہا تھا اور مسیح سامنے اپنے جسم کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اوسنے اے میرے خداوند پہلے کہہ کے مسیح کو خطاب کیا اور ساتھ ہی اوسکے دوسرے جملے اور اے میرے خدا مین خدا کو خطاب کیا جو ایسی ہستی ہے کہ جسکو ہر طرف منھ کر کے خطاب کر سکتے ہین۔

بہر حال یہ ثابت ہو گیا کہ یہ گمان کہ تھوما نے مسیح کو خدا کہا بالکل بے بنیاد خیال محال ہے اور یہ گمان کہ اوسنے خدا باپ کو کہا ہر طرح درست و صحیح ہے تھوما کے الفاظ بہت مختصر ہین اون سے ایک پورا جملہ بھی نہین بنسکتا اور بجز ان خیالون کے جو ہم نے اوپر مرقوم کیے ہر دوسرا خیال خلاف قیاس و باطل ہے اگر تھوما کے یہ معنے جو ہم بیان کرتے ہین نہین ہین تو بس یہ کہنا واجب ہے کہ ہم اوسکے معنی دریافت نہین کر سکتے جو الفاظ اوسکے منھ سے نکلے راوی

کہ تھوما کچھ اور کہنا چاہتا تھا مگر خوشی اور حیرت نے اوسکی زبان کو بند
کردیا مسیح نے جو آپ جو کچھ کہ انسان مین تھا جانتا تھا رسول کا حال دریافت کرکے
اوسکو ایک ایسا جواب دیا جس سے اوسے معلوم ہو گیا کہ در اصل مسیح پر اوسکا
اپنی بے ایمانی سابق سے تائب ہونا روشن ہو گیا۔

جب ہم تھوما کے اقرار کے الفاظ کو دیکھتے ہین تو دو گمان پیدا ہوتے
اول یونانی مین الفاظ خداوند اور خدا منادی نہین بلکہ فاعل ہین یعنے
خداوند ہی اور خدا ہی اور خبر اوس جملہ کی حذف ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ
تھوما نے ایک جملہ شروع تو کیا تھا جو ختم نہو سکا ہمکو چاہیے کہ اس جملہ پر
جسکی خبر حذف ہی یا تو بالکل ساکت رہین یا عقل و قیاس کو دخل دیکر
اوس جملہ کو الفاظ کی مطابقت کے ساتھ پورا کرکے اوسکے معنے دریافت کرین
اگر اس اخیر طریقہ کو عمل مین لاوین تو قیاس چاہتا ہی کہ پورا جملہ مقدس تھوما
یون کہنا چاہتے تھے "میرے خداوند ہی اور میرے خدا ہی تجھکو زندہ کیا" یہ کلام
تھوما نے مسیح کی طرف رخ کرکے اوس سے کہا تا ہم اسکی مسیح کا جواب ہی۔
دوم گمان یہ ہے کہ گو کہ یونانی مین خداوند اور خدا منادی نہین بلکہ فاعل
ہین پر کسی طرح بمعنی منادی استعمال کیے جا سکتے ہین تو قرینہ صرف یہی
چاہتا ہی کہ یا تو تھوما نے موافق بیان بعض کے صرف خدا کو خطاب کیا یا مسیح
اور خدا دونون کو جسمین پہلا خطاب مسیح سے دوسرا باپ سے ہے۔
۲۔ یہ اخیر گمان بھی قرین قیاس اور موزون ہی کیونکہ یہ تو ظاہر ہے

اول - بیشک یہ آیت بہت مغلق ہے اور اوسکی تعبیر مشکل فی الحال ہم صرف
یہ دکھلاتے ہین کہ جو مطلب ہمارے مخاطب اس آیت کا سمجھتے ہین وہ بالکل غلط اور
تمام کلام ربانی کے خلاف ہے -

یہ بات تو ہمارے علم و رسائی سے باہر ہے کہ ہم تمام نوشتون کو کما حقہ سمجھ سکین
کیونکہ اونمین کتنی باتین ہین جنکا سمجھنا مشکل ہے اور ہم اون جاہل اور بیقیام
لوگون کے مانند نہین بننا چاہتے جو انکے معنون کو نیز دوسری کتابون کے مضمون
کی طرح اپنی ہلاکت کے لیے پھیرتے ہین (۲ پطرس ۳:۱۶) پس ہم اعتراف کرتے ہین کہ اس آیت کا
بھی پورا ادراک ہم نہین کرتے مگر ہمین بھی شک نہین لاتے کہ اس آیت سے مسیح
کی الوہیت ہرگز ظاہر نہین ہوتی کیونکہ

(۱) تمام گذشتہ بحث سے تو ہم ثابت کر چکے ہین کہ انجیل مین کوئی بھی ایسی
آیت یا فقرہ نہین جس سے کسی طرح بھی گمان الوہیت کی تائید ہو سکے ہر جگہ
نفی الوہیت ثابت ہے پس ضرور ہے کہ یہ آیت بھی کل انجیل کی منشا کے مطابق ہو نہ
کہ مخالف اور ہمکو چاہیے کہ اس آیت کی تفسیر کرتے وقت اپنی نظر تمام انجیل پر رکھین

(۲) یہ دیکھنا چاہیے کہ مقدس یوحنا خود اپنی انجیل نویسی کے بارے مین کیا دعوی
کرتے ہین کیا کہتے ہین کہ اونھون نے اپنی انجیل کس منشا کے لیے لکھی اور کیا مقصود
کیا تھا اس انجیل کے آخر مین (۲۰:۳۱) وہ فرماتے ہین یہ لکھی گئی تاکہ تم ایمان لاؤ
کہ یسوع وہ مسیح خدا کا بیٹا ہے اور تاکہ تم ایمان لا کے اوسکے نام سے زندگی
پاؤ مقدس یوحنا انجام مین یہ تو نہین فرماتے کہ واقعات انجیل لکھے گئے کہ تم

انھون نے ہمکو سنا دیے اور ہمکو یقین کلی ہی کہ چاہیے کوئی معنی اوس قول کے کیون نہو لا ریب اوسکے وہ معنی نہین جو آپ ماننا چاہتے ہین۔

حیرت کی بات ہی کہ ہمارے علما ایسے پیچیدہ فقرون پر جو پوری بھی نہون جنکی خبر حذف ہو اور جو خاص حالات تعجب و تحیر مین زبان سے بے اختیار نکلجا دین ایسے اہم مسئلہ الوہیت مسیح کے ثبوت مین استدلال کرتے ہین اونکو چاہیے کہ رسولون کے زیادہ سنجیدہ کلام پر رجوع ہون۔

یہ امر بھی قابل غور ہی کہ اگر مقدس تھوما اسوقت کے قبل کبھی بھی مسیح کو خدا جانتے ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ اوسکے زندہ ہو جانے پر وہ شک کرسکتے ڈاکٹر بلوم فیلڈ اس آیت کی نسبت اپنی تفسیر مین تسلیم کرتے ہین کہ تھوما کو مسیح کی الوہیت کا علم کسی وقت بھی قبل پینٹیکوسٹ کے نہین ہو سکتا تھا۔ اور آرچ بشپ لارنس Brothers' Controversy اپنے رسالہ مین فرماتے ہین کہ مسئلہ الوہیت مسیح رسولون پر تا نزول روح القدس نہین ظاہر کیا گیا تھا اس امر کو ڈاکٹر فنڈر صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے دیکھو صفحہ ۶۴

۹۔ ابتدا مین کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا یہی ابتدا مین خدا کے ساتھ تھا اور کلام مجسم ہوا اور وہ فضل اور راستی سے بھرپور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اوسکا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اکلوتے کا جلال۔

چھپاتے اور ہر جگہہ اوسکو ابن آدم و بیٹا و خدا کا بیٹا اور مسیح کہہ کے اوسکو
منہ کے یہ واضح الفاظ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے مرقوم کرتے اور انجام میں اپنی
کتاب کا حاصل و لب لباب یہ بتلاتے کہ یہ سب کچھ لکھا گیا کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع
وہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔

(۴) ہم نہین سمجھتے کہ اس آیت سے کیونکر الوہیت مسیح اخذ کی جاسکتی ہے
اسمین یہ تو نہین لکھا کہ "ابتدا مین مسیح تھا اور مسیح خدا کے ساتھ تھا اور مسیح
خدا تھا" بلکہ یہ لکھا ہے ابتدا مین کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام
خدا تھا اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور راستی سے بھرپور ہو کر ہمارے درمیان
رہا اور ہم نے اوسکا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال پس مسیح خدا نہ تھا
خدا اوس کلام کو کہا ہے جسکا ظہور ہے کلام نے جسم مسیح مین ظہور پکڑا۔

پھر دیکھنا چاہیے کہ اخیر فقرہ مین یہ کہا ہے وہ ہمارے درمیان رہا اور ہم نے
اوسکا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا۔ نہین کہا "جیسا خدا کا" اور یہی امر
اس انجیل کے اختتام مین بھی آیا جو کل انجیل کا لب لباب ہے (۲۰ ۳۱) پس نفی الوہیت
مسیح اس انجیل کے آغاز و انجام کا مآل ہوا۔

(۵) اس دیباچہ کی آخر آیت مین گمان الوہیت مسیح کی قطعی طور سے نفی ہو جاتی ہے
خدا کو کسی نے کبھی نہین دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود مین ہے اوسی نے بتلا دیا اب اگر
دراصل مسیح خدا تھا تو مسیح کے دیکھنے والون نے بالضرور خدا کو پوری طرح دیکھا
اور یہ غلط ہے کہ خدا کو کسی نے کبھی نہین دیکھا مگر مسیح خدا نہ تھا اسلئے خدا کو کسی نے

ایمان لاؤ کہ یسوع مسیح خدا ہی" یا "وہ تثلیث کا اقنوم ثانی الوہیت مین خداکے برابر ہی" بلکہ یہ کہ وہ مسیح خدا کا بیٹا ہی پھر وہ یہ بھی نہین کہتے کہ ہم اوسکی الوہیت پر ایمان لاکے زندگی پاؤ" بلکہ زندگی کا باعث اوسکی ابنیت و مسیحیت پر ایمان لانا ٹھہرایا۔ کیا یہ حیرت کا مقام نہین کہ اگر مقدس یوحنا اپنی کتاب کے آغاز ہی مین یسوع کو خدا کہتے تو کتاب کے انجام مین ایک ایسا ضعیف نتیجہ نکالتے کہ وہ مسیح خدا کا بیٹا ہی پس ہمکو لازم ہوا کہ ہم دیباچہ انجیل کی کوئی ایسی تفسیر کرین جو کل منشا انجیل اور مقدس رسول کے ارادے اور انجام کتاب کے موافق ہو نہ کہ اوسکی صریح مخالف بزرگ ٹرٹولین فرماتے ہین "مقدس یوحنا کی شرح ایسی کرنا چاہیے جو موافق اون سبکے نہ مخالف اون سبکے ہو جو اوسنے دوسری جگہون مین لکھا ہی یا جو عین مخالف معنے الفاظ کے ہو" کیا اسی انجیل (۲۸|۱۴) مین یہ نہین لکھا میرا باپ مجھسے بڑا ہے کیا ممکن ہی کہ ہمارے مخاطب اپنے عقیدہ کے موافق اس آیت کی تفسیر کبھی کر سکین یہ آیت قطعی ہی اسکا مفہوم ظاہر سے زیادہ ظاہر ہے جب تک اس انجیل کے دل مین یہ آیت باقی ہی اس انجیل کے دیباچہ سے الوہیت مسیح ثابت نہوگی۔

(۴) اگر مقدس رسول کو منظور ہوتا کہ وہ یسوع کو خدا کہین تو وہ یون صاف کیون نہ کہدیتے کیا ضرور تھا کہ وہ ایسے صاف مسئلہ کو جسکی اظہار پر اوتھانا ایسے قادر ہون اپنی انجیل مین بیان نہ کرکے کسی اولجھی ہوئی عبارت مین

جن سے پورا واقفیت ہم کو حاصل نہین ایک دوسری یہ کہنا بھی مشکل معلوم
ہوتا ہی کہ رسول نے لوگس کو کس معنی مین استعمال کیا ہی اس لفظ کا ترجمہ کلام
بھی ہوا ہی عقل علم اور حکمت وقدرت بھی بعضون نے اسکا ترجمہ [illegible] بھی
کیا ہی پھر یہ کہنا بھی دشوار ہی کہ آیا لوگس کسی شخص ہستی کو کہا ہی یا محض بطور
استعارہ یہ نام کسی صفت الٰہی کو دیا علماے تثلیثی کو بھی اس سے انکار نہین
کہ مجرد کلام سے غیر شخصی صفت الٰہی مراد ہو سکتی ہی علاوہ برین آخر جملہ کے
درست ترجمے مین بھی اختلاف ہی اس جملہ کے دو ترجمے ہوسکتے ہین -

(۱) یہی مروجہ ترجمہ کلام خدا تھا -

(۲) خدا کلام تھا چنانچہ لوتھر اور وکلف نے یہی ترجمہ کیا ہی اور ڈاکٹر
کیمبل کہتے ہین کہ پرانے انگریزی ترجمہ مین جو ہنری ہشتم کے زمانہ مین رائج تھا
یہی ترجمہ تھا ڈاکٹر ایڈم کلارک دونون ترجمے قبول کرتے ہین -
خدا کلام تھا اسکے ہم معنے آیات انجیل مین ہین مثلاً خدا نور ہی - خدا محبت ہی
(۱ یوحنا ۱ ۵ و ۴ ۸)

(۱) اوپر ہم نے خاصکر ثابت کیا کہ کلیسیا کا عقیدہ اس آیت سے مطلق تائید
حاصل نہین کر سکتا اب ہم یہ بھی دکھلاتے ہین کہ بعض علما و علماے تثلیثی کے
درمیان بہت مستند اور ممتاز سمجھے جاتے ہین اس آیت کو الوہیت مسیح کے ثبوت
مین بالکل غیر کافی سمجھتے ہین انکی راے ہے کہ لوگس کلام کو مجازی طور سے
خدا (Θεός) کہا یہ لوگ یونانی عبارت پر زور دیتے ہین ابتدا مین کلام تھا

بھی نہین دیکھا ہے

بعد مین یہ لکھا ہے اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود مین ہے اوسنے بتلادیا یعنے

مسیح نے خدا کو ظاہر کیا اوسے بتلادیا کیونکہ وہ اوسکی صورت اور اوس کی

ماہیت کا نقش ہی جسنے اوسے دیکھا اوسنے باپ کو دیکھا۔

(۶) ایک اور بات بھی ہماری بھائیون کے غور کے قابل ہی لکھا ہی ابتدا مین

کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا یہی ابتدا مین خدا کے

ساتھ تھا اگر بالفرض مسال تثلیثی معنے اس آیت کے درست ہون یعنی مسیح کلام

و مظہر اور الوہیت کا دوسرا اقنوم تو بھی کلیسیا کے عقیدہ تثلیث کی پوری

تردید اس جملہ سے یہی ابتدا مین خدا کے ساتھ تھا ہو جاتی ہی اس سے ہر تیسری

اقنوم کی نفی ہوتی ہی اور خدا مین تثلیث نہین بلکہ تثنیہ ماننا چاہیے کیونکہ لکھا ہی

یہی ابتدا مین خدا کے ساتھ تھا اگر الوہیت مین کوئی تیسرا اقنوم بھی ہی تو پھر

یہی ابتدا مین خدا کے ساتھ نہ تھا بلکہ اور بھی ابتدا مین خدا کے ساتھ تھے پس اس

آیت کے تثلیثی معنے سے انکار کرنے کے لیے ہمارے پاس کافی سے زیادہ وجوہ

ہین ہم نے ثابت کیا کہ وہ عقیدہ نہ صرف انجیل کے منشا کے خلاف ہے بلکہ مقدس

رسول کے ارادہ و مدعا اور اون کے ہر قول کے خلاف بھی چاہیے کہ ہم جلد اس

عقیدہ سے دست بردار ہون۔

دوم۔ اس آیت کا صحیح مفہوم دریافت کرنا مشکل ہی مشکل کی وجہ یہ ہے

کہ زمانہ تصنیف انجیل کے بعض اور خیالات کی طرف رسول اشارہ کرتے ہین

چونکہ یہ امر قواعد زبان کے متعلق ہی ہم اوس عالم کی راے اس بحث کی نسبت
تحریر کرتے ہین جس نے اس زبان کی خصوصاً انجیل کی صرف ونحو لکھی ہی وینیر
اپنی گرامر دفعہ ۱۹ مین لکھتا ہی "کلام خدا کے ساتھ تھا اسمین آرٹیکل (حرف
تعریف) ہرگز متروک نہین کیا جاسکتا تھا اگر یوحنا نے چاہا تھا کہ لوگس کو Θεος
حقیقی خدا کہو زیرا کہ ایسے علاقہ مین محض Θεος ذو معنے تھا یہ کہ یوحنا نے آرٹیکل
کو عمداً ترک کیا ظاہر ہی ایک تو بوجہ صریح تقابل خدا کے ساتھ آیتہ اول دوسری
بوجہ کل بیان لوگس کے"۔

ایک اور تثلیثی عالم ڈاکٹر جیمس ڈونلڈسن بھی یہی راے ظاہر کرتے ہین
کہ یوحنا یہ نہین کہتا کہ لوگس حقیقی خدا کے ساتھ ایک یا وہی ماہیت کا تھا
Θεος کے بغیر آرٹیکل استعمال کیے جانے سے صاف ظاہر ہے۔ گو کہ مسیح اور
خدا مین ذات الٰہی کا اتحاد یوحنا کے بیان کی ایک تسکین بخش شرح ہو مگر وہ نہین
جو یوحنا کہتا ہی۔ لفظ Θεος جیسا کہ ہم جسٹن شہید کے استعمال لفظ مذکور
مین اور بہت اور حالات مین بھی دیکھینگے بڑی وسعت کے ساتھ مستعمل
کیا جاتا تھا۔ بعض اوقات وہ انسان سے اوسکی حالت کاملیت مین منسوب
ہوتا تھا اور ہر ہستی سے جسکو فوق الانسانی قوتین حاصل ہون منسوب
ہوسکتا تھا خصوصاً ایسی ہستی سے جسکو سجدہ کیا جاتا تھا۔ اور شاید یوحنا کا
مفہوم یہ ہو اور یقیناً اس محل پر تعیمی معلوم ہوتا ہے کہ ایک بہت وسیع اور
عام اظہار اسکا کریں کہ لوگس الٰہی تھا وہ اون مشکلات کو جو ایسی کلام سے

اور کلام خدا (τὸν θεόν سے حرف تعریف) کے ساتھ تھا اور کلام خدا (θεός بغیر حرف تعریف) تھا یہی ابتدا مین خدا (τὸν θεόν سے حرف تعریف) کے ساتھ تھا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ترجمون مین اصل یونانی کی رعایت نہین ہوسکتی اونکے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ جو لفظ خدا کے لیے آیا وہی کلام کے لیے آیا حالانکہ دونون جگہ ایک ہی لفظ نہین ہی کلام کو صرف θεος کہا ہی اور خدا کو τον θεον پہلا لفظ عام ہی اور اوسکے معنے ایک حد تک بھی ہین اس لفظ کا استعمال سواے خدا کے دوسرون کے لیے بھی ہوتا ہی چنانچہ ڈاکٹر فریڈرک شلیوسنر لغت عہد جدید مین تسطیر فرماتے ہین " مجازاً θεος خدا کے معنے ہین وہ جو باختیار و بحکم خدا عمل کرتا ہی۔ وہ جو زمین پر خدا کا نائب ہی اسطرح حاکمون اور قاضیون کو خدا کہا ہی یوحنا ۱۰-۳۴ و ۳۵ مع زبور ۸۲-۶ و خروج ۲۲-۲۸ و زبور ۹۷-۹ اور نیز فرشتون اور بادشاہون کو اقرہ ۸-۵ و خروج ۷-۱ "۔

برخلاف اسکے τον θεον یعنی خدا سے حرف تعریف کے خاص ہی اور سواے باپ کے کبھی دوسرے کے لیے مستعمل نہین ہوسکتا دیکھو صفحہ ۴ پہلی اور دوسری آیت مین دونون جگہ یہ امر نگاہ رکھا گیا ہی کلام جسکے ساتھ تھا اوسکو دونون جگہ τον θεον کہا مگر ان دونون مقامون کے عین درمیان ہی کلام کو صرف θεος کہا محض بلا وجہ اور بلا ارادہ ایسا بھاری امتیاز الفاظ مقدس رسول نہین فرماتے۔

۲- ہم کلام کو کوئی شخصی ہستی ماننا ضرور نہیں سمجھتے۔ مقدس یوحنا نے صفات الٰہی مثل حکمت و قدرت کا جبکا ظہور خلقت کائنات میں ہوا بطور استعارہ ذات سے علیحدہ تصور کرکے اونکو لوگس کہا ہے اور چونکہ وہ خدا کی صفات ہیں اسلیے مجازاً اونکو بھی خدا کہا۔

اس دیباچہ مین بہت سی اصطلاحات مثل کلام۔ نور۔ تاریکی۔ فضل اکلوتا راستی۔ زندگی دیکھنا پوری وغیرہ آئی ہین یہ جملہ اصطلاحی الفاظ اوسوقت کے افلاطونی فلسفہ و ناسٹک خیالات نے ایشیاے کوچک مین جسکی دار الخلافت افسس ہین یہ انجیل لکھی گئی رائج کردیے تھے رسول نے غالباً اون بعض فاسد خیالات کی طرف اشارہ کرکے اونکی تردید کی ہے اس رسالہ مین گنجایش نہین کہ اون خیالات کا مفصل بیان کرکے اون کے ساتھ اس دیباچہ کا تناسب و تخالف دکھلایا جاوے یہ ملحوظ خاطر رہے کہ اگر انجیل مین مسیح کی الوہیت کی تعلیم واضح طور سے پائی جاتی تو اس دیباچہ کی بھی تثلیثی شرح کرنے کے لیے کوئی آڑ ملتی مگر جب تمام انجیل الوہیت مسیح کے خیال سے جیسا کہ گذشتہ بحث مین ثابت ہوا بالکل خالی ہے اور اوسمین عبودیت مسیح و وحدت الٰہی کی تعلیم اس کثرت اور زور کے ساتھ موجود ہے تو لازم ہوا کہ اس ایک مشکل و مغلق مقام کی تفسیر بھی مطابق کل نتیجہ انجیل کے کیجاوے۔

مقدس یوحنا نے مسیح کو کبھی خدا نہین کہا اگر وہ مسیح کو خدا مانتے ہوتے تو اسکے اظہار کے لیے اون کے پاس الفاظ مناسب کی کمی نتھی انھون نے نہایت

پیدا ہو سکتے ہین نہین مٹتا پس جہانتک یوحنا کے بیان کو نسبت ہی ہمکو یہہ
اعتقاد کرنا لازم ہے کہ لوگس ایک الہی ہستی ہی مگر ہم یوحنا کے بیان سے باہر
نکل جاتے ہین جب ہم خواہ یہ کہتے ہین کہ مساوی جلال اور ایک ہی ماہیت کے
دو خدا ہین خواہ یہ کہ انکی ہستی تو ایک ہی مگر اقنوم دو ہین" Crit. Hist.
Vol. II. Int. p. 41 زمانہ سلف کے بزرگان دین مین سے فاضل اجل اور
یجن اور یوسیبیس کی بھی یہی رائے تھی انھون نے بھی اس جگہہ ان دونون لفظون
مین امتیاز کیا ہی ڈیننڈارف نے اپنے نئے عہدنامہ طبع ہشتم مین اس آیت کے ذیل
مین ان دونون بزرگون سے اقتباس کیا ہے اوریجن کا قول ہی کہ "وہ جو بذات
خود خدا ہی ὁ Θεος ہی (جیسا کہ ہمارا منجی اپنی دعا مین باپ کو کہتا ہی کہ
وہ تجھ اکیلا سچا خدا جانین) مگر جو کچھ سوای اوس واجب الوجود ہستی کے
خدا ہی چونکہ وہ محض بوجہ دیے جانے اوسکی الوہیت کے ہے اسلیے حقیقت مین
ὁ Θεος نہین کہا جا سکتا بلکہ Θεος یعنی ایک الہی ہستی"
فیلو جو اسکندریہ کا مشہور یہودی فیلسوف مسیح کا ہمعصر تھا لکھتا ہی "حقیقی
خدا تو ایک ہی ہی لیکن وہ جو خدا کہلاتے ہین بہت ہین اسلیے کتاب مقدس
حقیقی خدا کا ذکر بذریعہ آرٹیکل ὁ Θεος کے کرتی ہے مگر اونکی طرف
جو مجازاً خدا کہلاتے ہین بغیر آرٹیکل Θεος کے اشارہ کرتی ہی"
پس ظاہر ہوا کہ کلام کو خدا سے جدا کسی حقیقی معنے مین خدا نہین کہا بلکہ اوسکو
مجازاً خدا کا لقب دیا ہی بیشک یہ رائین قابل غور ہین۔

آیت ۳ مین جو لکھا ہے سب چیزین اوس سے موجود ہوئین اور کوئی چیز موجود نہوئی جو بغیر اوس کے ہوئی اوس کا مرجع نہ صرف کلام بلکہ خدا بھی ہو سکتا ہے کیونکہ آیت ۲ مین یہی ابتدا مین خدا کے ساتھ تھا خدا اسم قریب ترین ہے آیت ۱۴ اور لوگس (کلام) مجسم ہوا (ο λόγος σὰρξ ἐγένετο) گوشت یا جسم بنا درست لفظی ترجمہ ہے اسکا مدعا بجز اسکے کہ لوگس کا جسم مسیح مین ظہور ہوا یعنی مسیح مظہر لوگس الٰہی ہے اور کچھ نہین ہو سکتا۔ اب یہان اگر لوگس کے معنے قدرت یا حکمت کے ہون تو وہ مقدس پولوس کے اس کلام کے ہم معنے ہوگا مسیح خدا کی قدرت اور خدا کی حکمت ہے (۱ قرنتھیون ۱/۲۴) اور فضل اور راستی سے بھرپور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اوسکا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال یہ مسیح کی تعریف ہے جس سے اوسکی الٰہیت نہ کہ الوہیت کا اظہار ہوتا ہے مسیح ہمارے بیچ خدا کا ظہور ہو کر رہا اور جس طرح اسرائیل کے لیے خیمہ یا عہد کا صندوق خدا کی حضوری ٹھہرا (ربور ۷۸/۶۰) ہمارے لیے مسیح خدا کا خیمہ اوسکی حضوری اور اوسکا ظہور ہے کیونکہ عمانوایل خدا ہمارے ساتھ ہے تم خدا کی ہیکل ہو اور خدا کی روح تم مین بستی ہے (۱ قرنتھیون ۳/۱۶) کتنا زیادہ مسیح خدا کی ہیکل ہے (یوحنا ۲/۱۹) خدا اوس مین بستا ہے یقیناً وہ خدا کا خیمہ آدمیون کے ساتھ ہے۔

اس باب مین ہم مقدس رسولون کی تعلیم کو بھی جانچ چکے اور معلوم ہو گیا کہ جس طرح اس مسئلہ کی نفی خداوند مسیح نے کی ہے اوسی طرح اوسکے رسولون نے

شرح وبسط سے مسیح کی انسانیت وعبودیت ورسالت وابنیت کو بیان
کیا کوئی وجہ نہین کہ ہم اس مشکل آیت کی تعبیر اونکی عام تعلیم کی مخالفت
وضد مین کرین اگر ہم مقدس رسول کا صحیح مطلب نہین سمجہ سکتے تو کیا مضائقہ
یہ تو بہر کیف جانتے ہین کہ انھون نے تعلیم الوہیت مسیح ہرگز نہین دی تم کو
اختیار ہی چاہیے جو معنے اس آیت کے قبول کرو مگر کوئی ایسے معنے مت قبول
کرو جو انجیل کی واضح ولائح تعلیم کے خلاف ہون۔
لوگس کے معنے کلام وحکمت وقدرت سب موزون ہو سکتے ہین یہ کوئی نیا خیال
نہین پرانے عہد نامہ مین بھی اسکا مذکور ہی امثال باب مین حکمت کو ازراہ
استعارہ ایک شخص کرکے خطاب کیا ہے حکمت کہتی ہو جسوقت خدا نے زمین
کی نیوین ڈالین اوسوقت مین پرورده کے مانند اوسکے ساتھ تھی (امثال ۸ باب ۲۹ و ۳۰)
خداوند نے حکمت سے زمین کی بنیاد ڈالی اور عقلمندی سے آسمان کو آراستہ کیا
(امثال ۳ باب ۱۹) اور دیکھو حکمت سلیمان ۷ و ۱۸ و ۱۵ عبر ۱۱ باب ۳ مین ہو عالم خدا کے کلام
سے بن گئے ۲ پطرس ۳ باب ۵ مین ہے خدا کے کلام سے آسمان مدت سے ہین جیسا یہان
الٰہی صفات کلام وحکمت وقدرت کو مجازاً بطور شخص کے بیان کیا اوس دیباچہ
مین بھی ایسا ہی ہے چونکہ حکمت وغیرہ صفات الٰہی ہین مجازاً اونکو خدا بھی
کہا لیکن یہ کہنا کہ کلام خدا سے جدا حقیقی شخص یا اقنوم ہو غلط ہی کیونکہ جس
طرح کہہ سکتے ہین خدا محبت ہے یا خدا نور ہے اوسی طرح یہ بھی کہہ سکتے ہین خدا
حکمت یا کلام ہے۔

کون آدمی کا حال جانتا ہے مگر آدمی کی روح جو اوسمین ہے اسی طرح
خدا کی روح کے سوا خدا کا حال کوئی نہین جانتا (اقر ۲/۱۱) یہان نہ آدمی
اور آدمی کی روح کو دو جدا اشخاص بنایا نہ خدا اور خدا کی روح کو جدا کیا۔ مطلب
یہ ہے کہ آدمی کا حال بجز آدمی کے کوئی نہین جانتا اسی طرح خدا کا حال
بجز خدا کے کوئی نہین جانتا جسکو آدمی کہا اوسی کو آدمی کی روح کہا جسکو
خدا کہا اوسی کو خدا کی روح بھی یہ محاورہ ہے کیا تم نہین جانتے کہ تم خدا کی
ہیکل ہو اور خدا کی روح تم مین بستی ہے (اقر ۳/۱۶) تو روح القدس سے جھوٹ
بولا تو آدمیون سے نہین بلکہ خدا سے جھوٹ بولا (اعما ۵ ۳و۴) ان مثالون
مین خدا کو خدا کی روح اور روح القدس کہا نہین امتیاز شخصیت سمجھنا
بالکل غلط ہے جیسا (اقر ۲/۱۱) سے معلوم ہوتا ہے نہ وہان آدمی اور آدمی کی روح
جدا اشخاص ہین نہ خدا اور خدا کی روح یا روح القدس پرانے عہدنامہ کا بھی
یہ محاورہ ہے تیری روح سے مین کدھر جاؤن اور تیری حضوری سے کہان
بھاگون (زبور ۱۳۹/۷) اوسنے اپنی روح سے آسمانون کو آرایش دی اور اوسکے
ہاتھ نے پیچیدہ سانپ کو بنایا (ایو ۲۶/۱۳) خدا کی روح نے مجھ کو بنایا اور قادر مطلق
کے دم نے مجھکو زندگی بخشی (ایو ۳۳/۴) ان آیات مین خدا کی روح اور خدا کی
حضوری اور خدا کے دم اور خدا کے ہاتھ سے جدا جدا اقانیم الوہیت مراد نہین
ہوسکتی بلکہ سب سے مراد خدا ہے۔

۴۔ کبھی روح القدس سے خدا کی قدرت یا بعض صفات الٰہی کی کوئی اد

رسولون نے بھی کی گذشتہ باب کے آخر مین ہم نے دکھلایا تھا کہ مسیح کی
الوہیت کا معما مسیح کی تعلیم سے حل نہین ہو سکتا اب یہان ثابت ہوا کہ
رسولون کی تعلیم سے بھی یہ معما لاحل حل نہوا۔
پراٹسٹنٹ کے لیے جبکا کلیہ یہ ہی کہ کتاب مقدس ہی اکیلی سند ایمان
اور فرمانبرداری کی ہی" اس صریح نتیجہ سے کہ مسیح خدا نہین اب کوئی صورت
گریز باقی نہین رہی ہان رومن کاتھولک کو امان ہی کیونکہ وہ علانیہ تسلیم کرتا
ہے کہ مین نے ان مسائل کو انجیل سے ہرگز نہین پایا اور چرچ زاد نکی تعلیم دی
ہے اگر میرے پاس مجرد کلام مقدس ہی ہوتا تو مجکو ان مسائل سے انکار
کرنا پڑتا پس رسولون کو بارِ ثبوت سے سبکدوش کرو وہ برداشت نہین کر سکتے۔

باب ششم

روح القدس کے بیان مین

فصل اول۔ روح القدس کی نسبت یونیٹیرین عقیدہ۔

لفظ روح القدس کلام مقدس مین خصوصاً تین مختلف معنون مین
مستعمل ہوا ہے۔

۱۔ مقدس مصنفون نے کبھی اس لفظ کو بطور مترادف لفظ خدا کا استعمال
کیا ہی یعنی جب ایک ذات اور ایک شخص واحد کو خدا کہا اوسیکو کبھی روح
اور روح القدس بھی کہا خدا روح ہی (یوحنا ۴ ۲۴) آدمیون مین سے

ہوکر طرح طرح کے انعامات و برکات و اختیارات عطا کرتی ہے جا وہ
کی رو سے یہ لفظ ان کل یا بعض چیزون پر بھی عاید ہوتا ہے۔
جب ہم کہتے ہین مین ایمان لاتا ہون روح القدس پر تو رسولون کا
عقیدہ (یا باپ و بیٹے اور روح القدس [illegible]) [illegible]
ہماری مراد اسی سے ہوتی ہے [illegible]
[illegible] روح القدس وہ روح کی [illegible]
[illegible] کی روح کو منور اونکے ایمان کو قوی کرتی اور [illegible]
[illegible] ترقی کرنے کی طاقت بخشتی ہے اسی روح سے [illegible]
[illegible] استقلال حاصل کرتے ہین یہ ایک اچھی بخشش اور
کامل انعام اوپر ہی سے ہے اور نورون کے باپ کی طرف سے اوترتا ہے (یعقوب ۱/۱۷)

خدا کی روح مجھپر ہے اسلیئے مجھے مسیح کیا کہ غریبون کی خوشخبری دون
مجھکو بھیجا کہ ٹوٹے دلون کو درست کرون (لوقا ۴/۱۸) جب تم برے ہوکر
اپنے لڑکون کو اچھی چیزین دینا جانتے ہو تو وہ باپ جو آسمان پر ہے کتنا
زیادہ انکو جو اوس سے مانگتے ہین روح القدس (اچھی چیزین) دیگا
(لوقا ۱۱/۱۳ و متی ۷/۱۱) جو خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے ہین وہ خدا کے
فرزند ہین (رومیون ۸/۱۴) ہم نے دنیا کی روح نہین بلکہ وہ روح جو خدا کی
طرف سے ہے پائی ہے تاکہ ہم اون چیزون کو جو خدا نے ہمین بخشی ہین جانین۔

صفت مراد ہوتی ہے جب ہمارے نجات دہندہ نے فرمایا میں خدا کی روح
سے دیوں کو نکالتا ہوں (متی ۱۲ باب ۲۸) تو اوسکی مراد صرف خدا کی انگشت
قدرت سے تھی کیونکہ اوسکی متوازی آیت میں یہ ہے میں خدا کی اونگلی سے دیوں
کو نکالتا ہوں (لوقا ۱۱ باب ۲۰) اس معنی میں مقدسہ مریم کو بشارت ہوئی تھی
کہ روح القدس تجھپر اوتریگی اور خدا تعالی کی قدرت کا سایہ تجھپر ہوگا
(لوقا ۱ باب ۳۵) اکثر بائبل کا یہ محاورہ ہے کہ جو کچھ خدا کرتا ہے یا بناتا ہے اپنی
دانائی یا روح یا کلام یا ہاتھ یا اپنے منہ کے دم سے کیا الفاظ تو مختلف ہیں مگر
معنے سب کی وہی قدرت الٰہی ہیں آیات ذیل دیکھو

اوسنے اپنی قدرت سے سمندر کو ڈانٹا اور اپنی دانش سے رہب کا غرور
دبایا اوسنے اپنی روح سے آسمان کو آرایش دی اور اوسکے ہاتھ نے تیز رو
سانپ کو بنایا (ایوب ۲۶ باب ۱۲ و ۱۳) خدا کے کلام سے آسمان بنے اور اونکے سارے
لشکر اوسکے منہ کے دم سے اوسنے کہا اور ہوگیا اوسنے فرمایا اور برپا ہوا (زبور
۳۳ باب ۶ و ۹) ایسے صاف محاورہ کو دیکھکر کون کہہ سکتا ہے کہ خدا کی قدرت یا
دانش یا ہاتھ یا روح یا کلام یا منہ کا دم جدا جدا اقانیم الوہیت ہیں خدا
کی صفات کا ذات سے علیحدہ تصور کرنا ممکن ہے۔

۳- علاوہ ان دو معنوں کے اس لفظ کے ایک خاص معنے ہیں جس میں
اسکا استعمال [illegible] مقامات میں ہوا ہے جہاں روح القدس
یا خدا کی روح کے معنے خدا کی وہ قدرت یا تاثیر ہے جو ایمانداروں کے دلوں پر نازل

ہوتی مگر برخلاف اسکے یونانی مین نہ علامت تذکیر ہی اور نہ علامت تانیث
بلکہ اسکا نیوٹر ایسا ہوا ہی جیسا کسی غیر شخصی شی کا قیاس نہین چاہتا اگر روح القدس
الٰہی اقنوم ہوتا تو اوسکا نیوٹر یون کیے علاوہ برین روح القدس کی نسبت اکثر
اس قسم کے کلمات بھی آئے کہ وہ بہتات سے ڈالا گیا (طیط ۳:۶) خدا پیمایش
کرکے روح نہین دیتا (یوحنا ۳:۳۴) اوسنے اپنی روح مین سے ہمین دیا۔
(۱ یوحنا ۴:۱۳) شاگرد خوشی اور روح القدس سے بھر گئے (اعما ۱۳:۵۲) روح القدس
پائی (اعما ۸:۱۷) روح کو مت بجھاؤ (۱ تسلو ۵:۱۹) یسوع کو روح القدس
اور قدرت سے مسح کیا (اعما ۱۰:۳۸) ایسے کلمات الٰہی تاثیر و قوت و دما
کے لیے بیشک موضوع ہین مگر ہرگز کسی شخصی ہستی الٰہی یا انسانی کے لیے
استعمال نہین کیے جا سکتے۔

اگر یہ کہا جاتا ہی کہ انجیل مین ایسی بھی آیات ہین جنمین روح القدس کو
صفات شخصیت منسوب کیے ہین لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کسی غیر ذی
روح شے کو بطور استعارہ شخصیت کا منسوب کیا جانا شخص نہین بنا دیتا
کلام مقدس مین تو اکثر بیجان اشیا اور بعض صفات کو بھی اس طرح
خطاب کیا ہی کہ گویا وہ جاندار اور ذی روح ہون مگر اس استعارہ سے
ماہیت شے بدل نہین جاتی۔

جہان تسلی دینیوالا ایک اسم مذکر ہی مگر اوسکو دوسرے اسما و اضمار غیر شخصی سے ملا کر ظاہر کر دیا ہی کہ وہ
استعمال از راہ استعارہ و مجاز کے ہے۔

(فرقلیط) الروح سے کہا جاتا ہے (افسی ۵؍۱۸)

(ب) اس روح القدس سے معجزہ کی قوت حاصل ہوتی تھی۔

مین خدا کی روح سے دیوان کو نکالتا ہون (متی ۱۲؍۲۸) تب پولوس نے روح القدس سے بھر کر اوسکو گھور کے کہا خداوند کا ہاتھ تجھپر ہے اور تو اندھا ہو جاویگا وہین دھند اہٹ اور اندھیرا اوسپر چھا گیا (اعمال ۱۳؍۹ و ۱۱)

جب شمعون نے دیکھا کہ رسولون کے ہاتھ رکھنے سے روح قدس دیجاتی ہے تو اونکے پاس نقدی لا کے کہا کہ یہ اختیار مجھکو بھی دو کہ جسپر مین ہاتھ رکھون وہ روح القدس پاوے لیکن پطرس نے اوس سے کہا تو نے خیال کیا کہ خدا کی بخشش روپیون سے حاصل ہوتی ہے (اعمال ۸؍۱۸)

(ج) اس روح القدس سے الہام و وحی نازل ہوتی ہین۔

زکریا روح القدس سے بھر گیا اور نبوت کی راہ سے کہنے لگا (لوقا ۱؍۶۷)

روح نے فیلبوس سے کہا نزدیک جا اور اوس رتھ کے ساتھ ہولے (اعمال ۸؍۲۹)

نبوت کی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہین ہوئی بلکہ مقدس لوگ روح قدس کے بلائے بولتے تھے (۲ پطرس ۱؍۲۱) حکمت اور مکاشفہ کی روح اسکو کہا جاتا ہے (افسی ۱؍۱۷)

فصل دوم۔ آیا موافق تثلیثی عقیدہ کی روح القدس شخص اور خدا ہے

۱۔ نفی شخصیت روح القدس۔ اگر روح القدس شخص ہوتا تو ضرور اوسکے لیے موافق محاورہ کے اسم و حرف و ضمیر و صفت وغیرہ بصیغہ مذکر مستعمل

پہچانتی ہے سب کچھ باور کرتی ہے سب چیز کی امید رکھتی ہے سب کی برداشت
کرتی ہے محبت سے زیادہ کسی دوسری صفت یا غیر ذی روح شے کو کلام
مقدس مین صفات شخصیت منسوب نہین کیے گئے روح القدس کو
مسیح نے تسلی دینے والا کہا مگر محبت سے زیادہ بطور شخص کے خطاب نہین کیا
مگر نہ تو کبھی کسی نے محبت کو یا دانائی کو بجز صفت مطلق کے کوئی شخص
مانا نہ ہم روح القدس کو جدا شخص مان سکتے ہین۔

اگر بالفرض ہم روح القدس کو کوئی جدا شخص مثل فرشتہ یا خدمتگزار
روح کے مان بھی لین تو بھی انجیل سے بہت صفائی کے ساتھ ثابت ہوجاتا ہے
کہ اوسکو کبھی صفات الوہیت منسوب نہین ہوئی بلکہ ہر جگہ اوسکا نہ صرف
خدا باپ سے بلکہ مسیح سے بھی کمتر ہونا ثابت ہوتا ہے چنانچہ فارقلیط کے باب مین
مرقوم ہے کہ وہ باپ سے دی جاتی ہے بیٹے سے بھیجی جاتی ہے جو کچھ وہ سنتی ہے
کہتی ہے جو کچھ وہ مسیح سے پاتی ہے وہی تعلیم دیتی ہے مسیح فرماتا ہے وہ میری
بزرگی کریگی اسلیئے کہ وہ میری چیزون سے پاویگی (یوحنا ۱۶/۱۴) دیکھو جس
طرح انسان کا فرض ہے کہ اپنے تن سے اور اپنی روح سے خدا کی بزرگی کرے
(۱ قرنتھیوں ۶/۲۰) اور جس طرح مسیح نے باپ کی بزرگی کی اور اوسکا جلال ظاہر
کیا (یوحنا ۱۷/۴) اوسی طرح روح القدس مسیح کی بزرگی کریگی ان کلمات
سے تو الوہیت نہین ثابت ہوتی پس ہر صورت مین روح القدس کو الہی
اقنوم ماننا غلط و ناروا ہے۔

بیبن ہین پہاڑ اور سمندر کی انکھین کا تذکرہ آیا ہے۔ زمین کے کانون کا
پتھر اور قربان گاہ اور سونے اور چاندی کے میل کو گواہ قرار دیا گیا
اور موت اپنی زبان سے کہتے ہین کہ ہم نے اپنے کانون سے سنا ہے
گھر اوسکے ہاتھ بلند کرتے اور اپنی آوازین اوٹھاتے ہین دانش اور
شعور پکارتے اور نعرے مارتے ہین۔ شریعت فرماتے اور کتاب پیشین گوئی
کرکے خبر دیتی ہے گناہ کو گنہگار کا آتا کہا ہے جو تاک کر بہکاتا اور مار ڈالتا ہے
موت کو بادشاہ اور دشمن بتلایا ہے حضرت سلیمان دانائی کی نسبت فرماتے
ہین دانائی نے اپنے لیے گھر بنایا ہے اوسنے اپنے لئے سات ستون تراشے
ہین اوسنے اپنے ذبیحون کو ذبح کیا اوسنے اپنی مے کو ملایا اوسنے اپنی میز کو
چنا ہے اوسنے اپنی سہیلیون کو بھیجا ہے وہ شہر کے اونچے مقامون کی چوٹیون پر
پکارتی ہے جو کوئی بیوقوف ہو ادھر آوے (امثال باب ۹)
اب ذرا اول قرنتی باب ۱۳ کا مطالعہ کیجیے محبت کو کس نازک و دلچسپ
استعارہ سے صفات شخصیت منسوب کیے ہین اوسکے محامد اس طرح بیان
کیے کہ پڑھنے والا سمجھتا ہے کہ رسول شاید کسی حسین رحم دل پاکدامن
ملکہ کا تذکرہ کرتے ہین جو تقدس و دینداری کے تخت پر بیٹھے ہوئے حکومت
کرتی ہے محبت صابر ہے اور ملائم ہے محبت ڈاہ نہین کرتی محبت شیخی نہین
کرتی اور پھولتی نہین بیہودہ کام نہین کرتی خود غرض نہین غصہ نہین
بدگمان نہین ناراستی سے خوش نہین بلکہ راستی سے خوش ہے سب باتون کو

کرتے اور اوس سے دعا مانگتے ہو اور اوسکو حمد الٰہی میں شریک کرتے ہیں۔

باب ہفتم

مسئلہ تثلیث کے بیان میں

گذشتہ ابواب میں ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ نہ تو خداوند مسیح خدا ہے نہ روح
القدس اوس بحث سے مسئلہ تثلیث کا پورا ابطال ہو جاتا ہے کیونکہ تثلیث کا دوسرا
اقنوم مسیح کو مانتے ہیں اور تیسرا اقنوم روح القدس کو تو اب صرف توحید مطلق
کے ایک اقنوم یعنی باپ کی الوہیت انجیل سے ثابت رہی ہم اوسکو اکیلا
سچا خدا (یوحنا ۱۷:۳) مانکر مقدس پولوس کے ہمزبان اقرار کرتے ہیں "ہمارا ایک
خدا ہی جو باپ ہے (۱ قر ۸:۶) جب ہم اس مسئلہ تثلیث کے لیے انجیل پر مجموعی نظر
ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ جس طرح توحید کی تعلیم سے انجیل جابجا بھری ہوئی ہے اوسی
طرح اس تعلیم کثرت فی الوحدت سے خالی ہے یہ مسئلہ اس حد تک غیر انجیلی ہے کہ اوسکے
اظہار کے لیے جو الفاظ و تصورات لازمی ہیں اون میں سے ایک بھی انجیل کے
نورانی ورقوں میں نہیں ملتا "تثلیث" "اقانیم" "اقنوم" "یگانگت" "خدا بیٹا"
"اور "خدا روح القدس" وغیرہ اسی قسم سے ہیں کیا ممکن ہے کہ جس طرح ہم
توحید الٰہی کی تعلیم کو انجیل ہی کے الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں "خداوند تیرا خدا
ایک خداوند ہے۔ کوئی خدا نہیں مگر ایک۔ ہمارا ایک خدا ہے یعنی باپ۔ جو کہ اکیلا
سچا خدا جانیں" اوسی طرح تثلیث کی تعلیم کو تم بھی بیان کر سکو؟ ہرگز نہیں۔

۳- نفی الوہیت روح القدس- یہ کہ روح القدس خدا نہین وجوہ ذیل سے ثابت ہے-

(الف) انجیل مین اوسکو کبھی خدا نہین کیا-

(ب) انجیل مین ایسا کوئی مقام نہین جہان کسی رسول یا مقدس کی نسبت مرقوم ہو کہ اوسنے کبھی روح القدس کی پرستش کی یا اوس سے دعا مانگی-

(ج) خدا کے نام کے ساتھ اکثر کلمات حمدیہ آتے ہین (روم ۱ باب ۲۵ و ۹ باب ۵ و انسطاسیہ ۱ باب ۱۷ و یہودا آیت ۲۵) مگر روح القدس کے نام کے ساتھ ایسی کوئی حمدیہ یا تعظیمیہ کلمات نہین آتے-

پس انجیل کے مطابق نہ ہم اوسکو خدا کہہ سکتے ہین نہ اوسکی پرستش کر سکتے یا اوس سے دعا مانگ سکتے ہین اور نہ اوسکو حمد الہی مین شریک کر سکتے ہین ایسی ہستی کیونکہ خدا ہو سکتی ہے-

اب بتلاؤ کہ کیا یہ بہت بڑی زیادتی اور جسارت کی بات نہین کہ تم جو چرچ آف انگلینڈ کی نماز مین ہر گیت اور زبور کے بعد یہ گاتے یا پڑھتے ہو "ستائش باپ اور بیٹے اور روح القدس کی ہو جیسی ابتدا مین تھی اب بھی ہے اور ہمیشہ ہوگی" یا شیرینی کے زمانہ مین اوسکو یون خطاب کرتے ہو "اے خدا روح القدس جو باپ اور بیٹے سے نکلتا ہو ہم خوار لاچار گنہگارون پر رحم کر" ہم دیکھتے ہین کہ تم اس امر مین انجیل کی ہر خبر سے انحراف کرتے ہو روح القدس کو خدا کہتے ہو اوسکی پرستش

تلمتین بجاے اسکے کہ اوسکو زیادہ واضح کرسکین زیادہ تاریک اور نا قابل فہم کر دیتے ہین (وعظ ۴ ۴ و ۴ ۴)۔

مین اپنے ناظرین کی تفریح کے لیے مسئلہ تثلیث اور اوسکی تشریح سے بطور نمونہ دو اقتباس کرتا ہون عقیدہ اتھاناسیس مین نسبت اقانیم تثلیث یون مرقوم ہے "باپ خدا بیٹا خدا اور روح القدس خدا مسیحی عقیدہ سے ہمپر فرض ہے کہ ہر ایک اقنوم کو جداگانہ خدا اور خداوند مانین" اسی کے مواف‍ق لیٹنی کی دعا مین "خدا باپ اور خدا بیٹے اور خدا روح القدس" کو جداگانہ خطاب کیا گیا ہے۔

مگر یاد رہے کہ اس صاحب اپنی تشریح صفحہ ۲۶ مین اسکے برخلاف یون فرماتے ہین خدا باپ اور خدا بیٹا اور خدا روح القدس کہنا یعنی ہر نام کے اول لفظ خدا کا استعمال درحالیکہ کوئی تینون مین بغیر دو دوسرون کے خدا نہین ہو سکتا درست نہین ہے الوہیت کے اقانیم ثلاثہ کی نسبت ایسے الفاظ کے استعمال سے عیسائیون کو محتاط رہنا چاہیے کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ نہین ہے کہ صرف بیٹا یا روح القدس یا فقط باپ خدا ہے ہم اکیلے باپ کو بھی خدا نہین کہتے" پس جس طرح ہمپر عقیدہ کے روسے "فرض ہے کہ ہر ایک اقنوم کو جداگانہ خدا مانین" اوسی طرح اوس کی تشریح کی روسے "یہ کہنا منع ہے" کہ باپ یا بیٹا یا روح القدس "جداگانہ خدا" ہے مگر یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ عقیدہ اور اوسکی تشریح دونون انجیل مقدس کی عین ضد ہین نہ عقیدہ کے موافق بیٹے اور روح القدس کو انجیل خدا کہتی ہے اور نہ تشریح کے مطابق "اکیلے باپ" کو خدا کہنے سے منع کرتی ہے بلکہ برخلاف اسکے

مت سمجھو کہ ہم زبردستی ایسا کہتے ہین اگر ممکن ہے تو ہماری تردید کرو۔
ہر ایک جو صاحب دانست جو بلا تعصب انجیل کو پڑھیگا ہمارے اس قول کی تصدیق
کریگا۔ کیونکہ خود ہمارے ہی ایک بہت بڑے عالم فقیہ ڈاکٹر گمٹس تنیدیر اپنی
تواریخ کلیسیا مین لکھتے ہین "میری راے مین یہ مسئلہ تثلیث واقعی مسیحی
دین کے اصولی مسائل سے نہین ہے جیسا کہ اس امر سے کافی طور پر ظاہر ہوتا ہے
کہ عہد جدید کی کسی ایک آیت مین بھی صراحتاً پیش نہین کیا گیا کیونکہ صرف ایک
اکیلی آیت جسمین ایسا کیا گیا یعنے وہ آیت جسمین تین گواہون کا ذکر ہے (ایوحنا ۵)
یقیناً جعلی ہے اور اپنی غیر اصلی شکل مین اس امر پر گواہ ہے کہ اس قسم کی ترتیب
عہد جدید کے صحائف کے محاورہ سے کتنی اجنبی ہے" یہ شہادت ایک بہت ہی
معروف و مستند تثلیثی عالم کی ہے قطع نظر اسکے جب یہ مسئلہ غیر انجیلی کلمات مین
بیان بھی کر دیا جاتا ہے تو وہی لوگ جو اسکو اپنا اقرار ایمان سمجھکر زبان پر لاتی
ہین نہین سمجھ سکتے کہ بالآخر اوسکا مطلب و مدعا کیا ہوا وہ اپنے بے قرار دل کو
اس وہم سے تسلی دے لیتے ہین کہ یہ ایک "بھید" ہے جسکا اقرار کرنا ہی دل کے
اعتقاد و ایمان کے برابر ہے چنانچہ پادری ٹامس صاحب فرماتے ہین "بیشک
مین بعض عیسائیون سے یہ سنکر متعجب ہوا کہ خادم دین تثلیث کی منادی کرنا
چھوڑ دیتے تو بہتر ہوتا کیونکہ اوسکا سمجھنا غیر ممکن ہے" تشریح التثلیث ۔ ۴۔
مگر مین ڈرتا ہون کہ بعض عیسائی اس تشریح التثلیث کو دیکھکر اور بھی متعجب
ہون گے کیونکہ جو لوگ اس مسلہ کی تشریح کرنے بیٹھتے ہین وہ بقول ارچ بشپ

کوئی کلام نہین کہ جو لوگ کونسلون کے مصنوعی عقائد کا اقرار کرتے رہے ہین
وہ ہمارے انجیلی عقائد کو سنکر پادری ٹامس صاحب کے ہم زبان کہتے لیکین
لذیونیٹیرین کی انجیل ہی کوئی اور ہے اول سے آخر تک عہد جدید کے جو معنی
وہ لگاتے ہین وہ قائیلین تثلیث کے معنون سے بالکل مختلف ہین۔

تشریح ۱۰۔ سچ ہے کہ ہم قائیلین تثلیث کے معنون سے اختلاف کرتے ہین
کیونکہ ہم نے اون صحیح باتون کا نقشہ جو ہم نے رسولون سے سنین حفظ رکھا ہے
(۲ تمطاؤس ۱۳ باب) اور انھون نے بھلا دیا مگر یہ جھوٹ ہے کہ ہماری کوئی اور ہی
انجیل ہے" ہم مسیح کی انجیل سناتے ہوئے تم تک پہونچے ہین اگر کوئی تمہین
کسی دوسری انجیل کو سناوے وہ ملعون ہوئے۔

چونکہ تین آیات ہین جن سے اس مسئلہ تثلیث کے اخذ کرنے کی فکر و کوشش
کیجاتی ہے اسلیے ہم ہر ایک پر یہان مختصر بحث کرتے ہین۔

۱۔ تم جا کے سب قومون کو شاگرد کرو اور اونھین باپ اور بیٹے اور روح القدس
کے نام سے بپتسما دو (متی ۲۸ باب ۱۹)۔

کیا اس سے تثلیث نکلتی ہے؟ کیا اسمین کہا ہے کہ "روح القدس ایک
اقنوم ہے"؟ نہین۔ کیا یہ کہا "باپ بیٹے اور روح القدس کی الوہیت ایک ہی
ہے جلال برابر عظمت ازلی یکسان"؟ نہین۔ کیا یہ کہا "جیسا باپ ویسا ہی
بیٹا اور ویسا ہی روح القدس"؟ نہین۔ کیا یہ کہا "بیٹا غیر روح القدس غیر مخلوق"
یا "بیٹا ازلی اور روح القدس ازلی" یا "بیٹا قادر مطلق اور روح القدس

نہایت واضح الفاظ مین باپ کو اکیلا سچا خدا (یوحنا ۱۷ باب ۳) اور خدا باپ (فلپی ۲ باب ۱۱) کہکر کثرت فی الوحدت کی یون نفی کر دیتی ہے ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے (اقرنتی ۸ باب ۶) مگر بڑے شکر کی بات ہوگی اگر ہمارے بھائی تشریح کی تنبیہ قبول فرماکر بیٹے اور روح القدس کو خدا کہنا ترک کر دین بس ہماری محنت کا یہی ثمرہ ہے ایسی پیچیدہ حالت مین مارٹن لوتھر پروٹسٹنٹ مصلح کے اس قول پر غور کرنا چاہیے کہ مقدس کتاب کی پاکیزگی کو نگاہ رکھنا فرض ہے اور انسان کو یہ دعوےٰ نہ کرنا چاہیے کہ مین اپنی زبان مین اوس سے زیادہ کمالیت مین بول سکتا ہون جیسا کہ خدا اپنی زبان مین بولا۔ چاہیے کہ کمبخت فانی انسان خدا کو عزت دے اور یا تو اقرار کرے کہ مین اوسکے کلام کو نہین سمجھ سکتا یا اپنے نئے اور عجیب کلمات سے اوسکو ناپاک کرنے سے باز رہے تاکہ خدا کی حکمت جو اپنی اصلی شکل مین محجوب ہے ہمارے لیے خالص بنی رہے " اسی طرح وہ مشہور بشپ جرمانی ٹیلر بھی تاکید کرتا ہو کہ " یہ زیبا ہو کہ اون اسرار کی جو کتاب مقدس مین ظاہر کیے گئے ہین کتاب ہی کے الفاظ مین تلقین و تعلیم کیجاوے نہ کہ نئے اور غیر متبرک الفاظ مین "۔

اسی لیے ہم اپنے کل عقائد انجیل ہی کے الفاظ مین بیان کرتے ہین فادرون اور کونسلون کے اختراعی الفاظ کو انجیل کے صحیح کلام پر ترجیح نہین دیتے تم بھی اپنے جس عقیدہ کو چاہو انجیل کے الفاظ مین بیان کردو اور ہم فوراً اوسکا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرین گے۔

۲- خداوند یسوع مسیح کا فضل اور خدا کی محبت اور روح القدس کی رفاقت تم سب کے ساتھ ہو (۲ قر ۱۳/۱۴)

جو کچھ پہلی آیت کی نسبت کہا گیا وہ اس آیت پر بھی صادق آتا ہے کیونکہ اسمین نہ روح القدس کو خدا کہا اور نہ مسیح کو خدا کہا اوسکو صرف خداوند کہا ہے اس آیت مین خدا کا ذکر مطلق آیا ہے جسکو ہم باپ کہتے ہین اس محض خدا کے نام سے مسیح اور روح القدس کے خدا ہونے کی قطعی نفی ہوتی ہے کیونکہ صرف اس تیسری ہستی کو جو علاوہ مسیح اور روح القدس کے ہے اس آیت مین خدا کہا۔

۳- تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس اور یہ تینون ایک ہین (۱ یوحنا ۵/۷)

"اس آیت کا کل مضمون اسی مسئلہ تثلیث کے وجود کا اعلان کرنا اور ذات باری مین اقنومیت کے تشخص کو بتلا کر احدیت پر دلالت کرتا ہے" رسالہ در باب تثلیث صہ اس بابکے شروع مین ڈاکٹر ہنیڈیر کے قول سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ یہ آیت الہام کا کوئی حصہ نہین اور انجیل کے متن مین شامل نہین ہو سکتی ڈین الفورڈ اپنی تفسیر ۔۔۔ مین اون لوگون کو ملامت کرتے ہین جو اب تک اس آیت کا پیچھا پکڑے ہوئے ہین۔ ریوایزڈ ورشن مین یہ کل آیت متروک کر دی گئی۔

ہمارے علما شروع سے پکارتے آئے کہ اس غیر انجیلی آیت کو انجیل کے متن سے

قادر مطلق" یا "بیٹا خدا اور روح القدس خدا" یا "ہر ایک اقنوم جداگانہ خدا اور خداوند" یا "ایک دوسرے سے پہلے یا پیچھے نہیں ایک دوسرے سے بڑا یا چھوٹا نہیں" یا "تینون اقانیم باہم ازل سے برابر یکسان" ع نہین نہین ایک لفظ بھی نہین جس کے ایسے معنے ہو سکین مگر اتھاناسیس تو یہ سب کہتے ہین بغیر اسکے تو تثلیث نہین بنتی انھون نے پھر یہ القاب پائے کہان سے انجیل مین تو کہین نہین جب تک یہ انجیل مین نہ ملین تثلیث انجیلی نہین اس آیت مین محض تین نامون کا اجتماع ہے اور اوس سے توحید ی تثلیث باپ بیٹا اور روح القدس جو ہمارے ایمان کے رکن ہین اخذ ہوتی ہے یہ تثلیثی تثلیث نہین اسمین تو باپ اور بیٹے کا ذکر آیا ہے اور بیٹا باپ کے برابر نہین ہوتا اور روح القدس کے لیئے اس آیت مین غیر شخصی اسم وصفت آئے ہین جو صرف الٰہی تاثیر کے لیے زیبا ہین۔

اب سنو کہ تثلیثی عالم نائیلس اس آیت کی نسبت کیا کہتے ہین "ہم جانتے ہین کہ یہ آیت ثبوت مسئلہ تثلیث مین کتنی مرتبہ پیش کی گئی ہے۔ مگر مجکو اقرار کرنا لازمی ہے کہ مین اسکو اس قرینہ سے نہین دیکھ سکتا ازلی الوہیت بیٹے کی جو دوسری آیات مین خصوصاً یوحنا ۱-۱۴ اور روم ۹-۵ مین اس وضاحت سے سکھلائی گئی اس جگہ ایک مرتبہ بھی مذکور نہین ہوئی اور اس آیت سے یہ سمجھنا کہ آیا روح القدس ایک شخص ہے غیر ممکن ہے" مسیح کا دفن صفحہ ۳۲۵۔

جلال کے بیان ہے وہ ۳۲۰ ہین۔

۴۔ جن آیات مین باپ کو خدا کہا اور ساتھ ہی اوسکے مخصوص القاب خطاب وصفات کا تذکرہ آیا جس طرح بیٹے کا تذکرہ نہیں آیا وہ ۱۰۵ ہین۔

۵۔ جن آیات مین یہ لکھا ہے کہ تمام دعا و حمد باپ ہی کی خدمت میں کرنا لازم ہے اور عزت و جلال مطلقاً اوسیکو سزاوار ہے وہ ۹۰ ہین۔

۶۔ خداوند مسیح کو
۱۲۰ جگہ بیٹا کہا ہے۔
۵۶۔ جگہہ خدا کا بھیجا ہوا۔
۸۶ جگہہ ابن آدم
۷۲ جگہہ آدمی
۱۹ جگہہ نبی اور
بہت جگہہ خادم کہا ہے۔

۷۔ خدا باپ کو
۶۸۔ جگہہ یسوع مسیح کا باپ کہا اور
۲۰۔ جگہہ یسوع مسیح کا خدا کہا ہے۔

۸۔ جن آیات مین بیٹے کی نسبت صریحاً یا ضمناً کہا گیا کہ وہ باپ سے کمتر اور اپنی ہستی کے لیے خدا کا محتاج ہے اور تمام اختیارات اوسنے خدا کی سے حاصل کیے ہین اور سب کچھہ وہ خدا کی مرضی کے مطابق کرتا ہے وہ ۳۰۰ ہین

۹۔ جن مقامات مین خدا کی نسبت ایسے مخصوص خطاب استعمال کیے گئے جنمین سے ایک بھی مسیح کے حق مین استعمال نہین کیا وہ ۵۴۰ ہین

خارج کرو چنانچہ مشہور و معروف مسیحی فیلسوف سر آئزک نیوٹن نے اس آیت کے غیر انجیلی ہونے پر ایک رسالہ لکھا تھا مگر تثلیث کے حامی نہین مانتے تھے پر کب تک آخر ترک کرنا پڑا۔ ہمارے علما نے اس طرح سیکڑون اصلاحین کی ہین اور ہمارے مخالف ایک وقت تک اون کو نامنظور کرتے رہے مگر اب روز بروز ہمارے دعوے تسلیم کیے جاتے ہین اور بہت تسلیم کر بھی لیے گئے ریوایزڈ ورشن اور آتھوایزڈ ورشن کو غور سے مقابلہ کرکے پڑھو۔ اب ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ کیا روا ہے کہ تم خدای واحد کو ایسے غیر انجیلی و خلاف انجیلی الفاظ مین عبادت کے وقت خطاب کرو (۱) اے قدوس مبارک اور جلیل تثلیث یتن اقانیم اور ایک خدا ہم خوار لاچار گنہگارون پر رحم کر" (لیٹنی) مین تم سے یون بولتا ہون جیسے عقلمندون سے سو جو مین کہتا ہون جانچو سب باتون کو پرکھو بہتر کو اختیار کرو۔

باب ہشتم

خلاصہ شہادت انجیل

۱- انجیل کی اون ۱۳۲۶- آیات مین جنمین خدا کا مذکور آیا ہے ایک آیت بھی ایسی نہین جسمین کثرت فی الوحدت کا اشارہ تک ہو

۲- جن آیات مین باپ کو ایک اور اکیلا خدا کہا ہے وہ شمار مین ۱۷ ہین

۳- جن آیات مین باپ کو خدا کا لقب مطلقاً بہ اعتبار بزرگی و

نبی بنایا فرق یہ ہے کہ جو عرب نہ جان سکا ہندوستان نے اوسے سمجھا یعنی بابو کی تعلیم عیسویت کے زیادہ قریب ہے اور بہمہ وجوہ اسلام سے افضل تر ہے اسلام کا خدا مثل شخصی بادشاہ کے ہے انسان اوسکی رعیت یا غلام ہین اوسکے حکمون کو ڈرتے اور کانپتے ہوئے لاچاری سے بجا لاتے ہین اس بادشاہ کو کوئی پیار نہین کر سکتا بلکہ مثل غلام کے اوسکی تعظیم کرتے اور اوس سے ڈرتے ہین عرب اپنی سخت دلی کی وجہ سے اس سے آگے نہ بڑھ سکا عیسویت کی تعلیم صرف یہی نہین کہ خدا واحد ہے بلکہ یہ بھی کہ وہ باپ ہے خدا محبت ہے (ایوحنا ۴ ب) جس طرح موسویت مین خدا یہوواہ کے نام سے ظاہر ہوا عیسویت مین باپ کے نام سے یہ خدا کا اسم اعظم ہے اسلام خدا کی اوس صفت سے جو لفظ باپ اور محبت سے ظاہر ہوتی ہے اور جو جملہ صفات الٰہیہ کی سرتاج ہے اور خدا کو انسان سے ایسا قریب تر کر دیتی ہے بالکل ناواقف ہے۔ اسی محبوب صفت کی وجہ سے ہم اپنے خدا کو پیار کرتے اور باپ کہتے ہین ہم آپ کو غلام اور رعیت نہین بلکہ بیٹا سمجھکر فضل کے تخت کے پاس دلیری سے جاتے ہین ہمارا خدا ڈرنے کی شے نہین بلکہ پیار کرنے کی شے ہے محبت مین دہشت نہین بلکہ کامل محبت دہشت کو نکال دیتی ہے کیونکہ دہشت مین عذاب ہے وہ جو ڈرتا ہے محبت مین کامل نہین ہوا ہم اوس سے محبت رکھتے ہین اسلیئے کہ پہلے اوسنے ہم سے محبت رکھی (ایوحنا ۴ ب ۱۸) ہم نے غلامی کی روح نہین پائی کہ ڈرین

ضمیمہ

عیسویت اسلام اور برہمو ازم

اس رسالہ مین ہم عیسویت کی سچی تعلیم توحید الٰہی پر بحث کر چکے جس
سے معلوم ہوگیا کہ عیسویت اور موسویت اس تعلیم کے بارے مین
باہم متفق ہین اب ہم اس ضمیمہ مین ناظرین کو یہ بھی دکھلایا چاہتے
ہین کہ عیسویت کو دو اور قدیم وجدید توحیدی مذاہب یعنی اسلام
اور برہمو ازم سے کیا تعلق ہے اور کن خاص امور مین اس مذہب اور
اوسکے بانی کو ان مذہبون اور اون کے بانیون پر فوقیت حاصل ہے
اسمین شک نہین ہو سکتا کہ توحید الٰہی کی تعلیم کے لیے بیبل شریف کل
جہان کی اوستاد بنی ہے یہودی و عیسائی جملہ موحدین کے معلم ہین انھون
نے محمد صاحب کے ساتھ قوم عرب کو بت پرستی کی تاریکی سے باہر نکالا
انھون نے ہندوستان مین بھی خداے واحد کی بشارت دی جس طرح
چھٹوین صدی مین محمد صاحب کو تعلیم دیکر عرب کا معلم دینی بنا دیا انھون
نے اس اونیسوین صدی مین راجہ رام موہن راے اور بابو کیشب چندر سین
کو نور کے قریب پہونچا کر ہندوستان کے تعلیم یافتہ و شایستہ اشخاص کا

اسلام سے زیادہ افضل اور روحانی بنا لیا - عیسویت مین علاوہ ان
جلالی مسائل کے مسیح خداوند کا نمونہ بھی موجود ہے وہی کامل انسان
بیگناہ پاک بے عیب اور معصوم نبی تھا انسانیت مین الوہیت کو اوسنے ظاہر کیا
یون تو جہان کے تمام معلمون اور شارعون نے ایک طرح کی اخلاقی شریعت
و تعلیم مثل یا کی مگر مسیح نے نہ صرف کامل اخلاقی شریعت ہی دی بلکہ اوس
تمام شریعت پر عمل کیا اور اپنی شخصیت مین مثل طورت اوسکو ظاہر کیا -
اوسنے جو کچھ کہا وہ کیا بھی پس عیسائیون کے پاس نہ صرف شریعت ہی ہے
بلکہ نمونہ شریعت بھی جو دنیا کے کسی مذہب و ملت کے پاس نہین اسلام بھی
اس سے محروم ہے بہر حال ہم بھی محروم ہے -
محمد صاحب کا چلن اون کو آدم زاد کے لیے نمونہ نہین بنا سکتا ان وہ
اپنے طور پر ایک بزرگ آدمی تھے ایک مصلح و دین کے بانی تھے وہ اپنی قوم
اور زمانہ کی روشنی تھی دنیا کو اونکی ذات سے فیض بھی پہونچا ہی خدا کے ہاتھ
مین وہ بھی ایک اوزار تھے - ہم برا کسے کہین ؟ خدا کے سب بندے نیک
ہین مگر اپنی نیکی کے ساتھ گناہ اور نفسانی خواہشات مین گرفتار رہتے ہین - محمد
صاحب اس سے مستثنیٰ نہ تھے وہ خود آپ کو خدا کا ایک گناہگار بندہ جانتے
تھے (صحیح و فتح و ضحیٰ) گناہ سے کوئی پاک نہین سب یا بو بھی پاک
نہ تھا وہ بھی انسان تھا پر ہزارون مین اچھا وہ ایک روحانی آدمی تھا اور
خدا سے قربت حاصل کی تھی اوسکے بیٹے مسیح کو بھی پہچانا تھا بیشک وہ خدا کا

بلکہ متبنی ہونے کی روح پائی جس سے ہم ابّا یعنی اے باپ پکار پکار کہتے ہیں
وہی روح ہماری روح کے ساتھ گواہی دیتی ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں
(رومیوں ۸ : ۱۵-۱۶) اسلام نے خدا کی اس محبت کا مزہ نہیں چکھا محمد صاحب
کے خیالات بہت دور تھا کہ خدا کل بنی آدم کو باپ کی طرح ایسا پیار کرتا
ہے جیسا کہ مسرف بیٹے کی تمثیل میں خداوند مسیح نے فرمایا (لوقا باب ۱۵)
انجیل میں سب سے بڑا حکم یہ ہے خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل سے
اپنی ساری جان اور اپنے سارے زور اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر۔ قرآن
میں ایسی تعلیم کا ہونا ناممکن تھا چونکہ اسلام خدا کی ابوت سے ناواقف ہے
اسی لیے وہ انسان کی ابنیت و اخوت سے بھی ناواقف رہا جو خدا کو باپ
نہیں مانتے کل انسان کو بھائی بھی نہیں مان سکتے پس قرآن میں صرف
خدا سے دلی محبت ہی بلکہ انسان سے عالمگیر محبت بھی ندارد ہے انجیل میں یہ حکم
ہے جیسا آپ کو ویسا ہی اپنے پڑوسی (یعنی کل فرد بشر کو) پیار کر (لوقا ۱۰: ۲۷)
پس اسلام نے اگرچہ اور باتوں کے ساتھ عیسویت سے خدا کی توحید کو حاصل
کیا مگر اوس نے باالقدر صفت ابوت و بنی آدم کی ابنیت و اخوت
کو نہ قبول کر سکا اسی وجہ سے اسلام کی توحید ایک بالکل خشک بے مزہ اور
مردہ توحید رہ گئی ہے جو روحانی مزاجوں کی تشفی نہیں کر سکتی اسی واسطے
عیسویت کی خراب سے خراب شکل میں بھی وہ زندگی کی روح ہے جو اسلام
میں نہیں ہے ہمیں لوگوں نے انکو بھی عیسویت سے لے لیا اور اپنے طریق کو

اور خدا کے جلال سے گر گئے سبھون نے آپکی شریعت کے پورا کرنے مین
اپنی ناقابلیت کا اقرار کیا شریعت پوری فرمانبرداری طلب کرتی ہے
اور کوئی کبھی بڑا یا چھوٹا اوسکے لائق نہین ہوا تاریخ کہتی ہے کہ صرف
ایک ہی آدمی یعنی یسوع مسیح نے شریعت کو کامل فرمانبرداری لئے
صلیبی موت تک فرمانبرداری سے پورا کر دیا"۔
[illegible] مسیح کے حق مین اپنی [illegible]
[illegible]
کیا لیکن ہمارے مبارک خداوند کی بیگناہی اور [illegible]
نے اپنے مسلمون کے ہم زبان ہو کر لکھا کہ مریم اور [illegible]
مردود سے پناہ ملی (آل عمران ع ۴) اور مسیح [illegible]
والا ہے دنیا مین اور آخرت مین اور نزدیک [illegible]
دی ہم نے مریم مین اپنی روح اور کیا اوسکو اور اوسکے بیٹے کو [illegible]
والون کو" (انبیاء ع ۶) قرآن مین مسیح کو کلمۃ اللہ و روح اللہ [illegible]
عربی مصلح اور ہندی مصلح دونون نے جب عیسویت کی بعض خوبیون
اخذ کیا تو اکثر اون خرابیون کو جو اوسکے پیرون نے اوسکے پاک دین مین
داخل کر دی تھین ترک بھی کر دیا یہ کام اونکا قابل تحسین تھا محمد صاحب
نے توحید کو اختیار کیا مگر تثلیث و الوہیت مسیح سے خود مسیح کے واضح اقوال
کی بنیاد پر انکار کیا قرآن مین لکھا ہے کہ مسیح نے کہا مین نے نہین کہا

ایک برگزیدہ بندہ تھا عرب کے بنی مین جو نفسانیت تھی وہ اوس سے
منزہ تھا اور باوجود اپنی کمزوریون کے ہند کے لیے ایک عمدہ نمونہ ہے کیونکہ
اوسنے اپنا نمونہ مسیح کو بنایا اور آپ کو یسوع کا داس کہنا فخر سمجھا۔ وہ
کہتا ہے "مسیح ابنیت کو ظاہر کرنے آیا اوسکی یہ خاص خدمت تھی کہ بیٹے مین
انسانی و الٰہی مرضی کے اتحاد کو منکشف کرے وہ آسمان سے آیا تاکہ ہم کو
دکھلاوے کہ کیونکر باپ بیٹے مین اور بیٹا باپ مین رہتا ہے"

کیشب بابو کے سب سے ممتاز و مشہور شاگرد پرتاپ چندر موزمدر بھی
فرماتے ہین مسیح خدا کا بیٹا ہو کر انسانیت مین آکر چلن کا نمونہ تھا اور
اپنے الہام کے اقتدا مین گناہ ناقابل عفو کا مرتکب ہوتا ہے موسیٰ قبطی کو
قتل کرتا ہے محمد ایک جنگ خونریز کا اعلان کرتا ہے لیوتھر ایک معنوی
[illegible]وع کی تشہیر کرتا ہے اور ساکیا منی بڑے مسئلہ الوہیت کی تلقین کرنا
فروگذاشت کرتا ہے بجز ازلی ہستی کے کون انسان کے ساتھ اوسکے چلن
کو ظاہر کر سکتا ہے وہ چلن تمام بنی آدم کی تنویر تبدیل دل کی پیدایش
اور انتشار کرنے کے لیئے مسیح مین اوترا ہے اس لیئے مسیح خدا کا بیٹا بھی
ہے اور انسان کا بھی وہ پیارا ہے وہ کلام مجسم ہے وہ حقیقی نور ہے جو ہر ایک کو
دنیا مین آتا ہے منور کرتا ہے" پر جو لوگ کہتے ہین کہ سبھون نے گناہ کیا

ہمیشہ مراد اون برہموان سے ہے جو کیشب بابو کی تعلیم پر قایم ہین اور وہان سے نہین ہٹے

نہین تمھارے بڑے کے نہ بھلے کے اے اہل کتاب مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات مین ناحق کا اور مت چلو خیال پر ایک لوگون کے جو بہک گئے اور بہکا گئے بہتون کو اور بھولے سیدہی راہ سے" (مائدہ ع ۱۰) محمد صاحب کو انُ توحیدی معلمون نے پورا یقین دلادیا تھا کہ مریم کی پرستش اور مسیح کی الوہیت و تثلیث وغیرہ مسائل اون لوگون کے اختراع ہین جو اپنے دین کی سیدھی راہ سے بہک گئے اور جنھون نے اپنے خاص دین کی تعلیم مین ناحق مبالغہ کیا اور یہ سچ بھی تھا انہین توحیدی عیسائیون کی نسبت آل عمران ع ۱۲ مین مرقوم ہے "سب برابر نہین اہل کتاب مین ایک فرقہ ہے سیدھی راہ پر پڑھتے ہین آیتین اللہ کی راتون کے وقت اور وہ سجدے کرتے ہین یقین لاتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور حکم کرتے ہین پسند بات کو اور منع کرتے ہین ناپسند سے اور دوڑتے ہین نیک کامون پر اور وہ لوگ نیک بختون مین ہین" برہمو لوگون نے بھی الوہیت مسیح اور تثلیث سے انجیل ہی کی بنا پر انکار کیا مگر چونکہ اہل ہند عرب کی سخت و درشت قوم سے روحانیت کی طرف زیادہ مائل تھے انھون نے خدا کی وحدت کے ساتھ اوسکی الوہیت اور انسان کی اخوت و ابنیت کو بھی تسلیم کیا محمد صاحب کی سمجھ سے یہ بہت بلند تھا وہ اوس تک نہ پہونچ سکے اون کے بعض خیالات زیادہ جسمانی تھے شایستہ نہ تھے وہ سمجھے کہ کسیکو خدا کا بیٹا کہنے سے خدا کے لڑکے بالے جورو بچے ماننا پڑتے ہین اسی لیے انھون نے کہا" اللہ جو ہے سو ایک معبود ہے اس لائق نہین کہ اوسکے اولاد ہو"

اونکو مگر جو تونے حکم دیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمھارا"
(مائدہ ع ۱۶) ایسے ہی مسیح کے اقوال انجیل مین مرقوم ہین تو خداوند اپنے
خدا کو سجدہ کر اور اوسی اکیلے کی بندگی کر (متی ۴/۴) مسیح نے در اصل
خدا کو میرا خدا اور تمھارا خدا کہا ہے (یوحنا ۲۰/۱۷) محمد صاحب کے وقت
مین ملک عرب مین بہت سے مشرقی عیسائی موجود تھے جنمین توحیدی
عیسائیون کے بھی مختلف فرقہ شامل تھے[1] محمد صاحب کو ان ہی سے
زیادہ ہمدردی اور الفت تھی کیونکہ آغاز مین انہین لوگون نے اونکو برخلاف
تثلیثی عیسائیون کی خالص توحید کی تعلیم دی اور غالباً انہین کے عالمون اور
درویشون کی تعریف قرآن مین آئی ہے جو مسلمانون سے دوستی رکھتے اور حلم
سے پیش آتے تھے (مائدہ ع ۱۱) اور اونکو بتلاتے تھے کہ تثلیث کا ماننا مسیح کو
خدا کہنا یا اوسے پوجنا عیسویت کی سچی تعلیم کا کوئی جز نہ تھا بلکہ وہ طریق عیسویت
سے خارج ایک بدعت تھا قرآن مین لکھا ہے "کچھ نہین مسیح مریم کا بیٹا مگر
رسول ہے اور اوسکی ماں ولی ہے تم ایسی چیز پوجتے ہو اللہ چھوڑکر جو مالک

---

[1] یہودی عیسائیون کا ایک بہت قدیم فرقہ ناصری نام سے مشہور تھا اس فرقے
کے لوگ ایران شام عرب حبش مین بکثرت تھے یہ لوگ مسیح کی الوہیت کے منکر تھے لفظ
نصاری اسی ناصری سے نکلا ہے تیسری صدی کی شروع مین بصطرہ واقع عرب کے
توحیدی عیسائیون مین اونکا عالم الشپ بیریلس مشہور تھا۔

چلن کو درست کر سکتے ہین وہ کسی خاص قوم و ملت کے لیے نہین بلکہ کل جہان
کے لیے مسیح یسوع کی مقدس شخصیت مین ظاہر ہوا ہی وہ کلمہ جو انسان کی
روح کو اور اوسکے دل کو اور اوسکی عقل کو پوری تسلی دیتا ہے یہی عیسوی
کلمہ ہے بت مطلق کچھ چیز دنیا مین نہین اور کوئی خدا نہین مگر ایک ہمارا خدا
ایک ہی جو باپ ہے اور ایک خداوند ہی جو یسوع مسیح ہی (۱ قرنتی ۸/۴ و ۶)
پس ہم امید کرتے ہین کہ اگر ہمارے محمدی بھائی بھی بغیر تعصب طرفداری
کے اپنے اور ہمارے دین کی تحقیق کرینگے تو اونپر روشن ہو جائیگا کہ ہمارا دین
مثل اوسکے بانی کے اعلی مرتبے والا ہے دنیا مین اور آخرت مین اور نزدیک والون
مین" اسی لیے ہم اون سب کو جو پاک مذہب اور سچے دین کے متلاشی ہین
دعوت کرتے ہین کہ تم سب اوسی کامل اوستاد اور حقیقی رہبر کے پاس چلے
آؤ جو نہایت محبت کے ساتھ تمکو یون بلاتا ہے ای تم لوگو جو تھکے اور بڑے
بوجھ سے دبے ہو تم سب میرے پاس آؤ کہ مین تمھین آرام دونگا (متی
۱۱/۲۸) اور یقین جانو کہ کسی دوسرے سے نجات نہین کیونکہ آسمان کے
تلے آدمیون کو کوئی دوسرا نام نہین بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکین
(اعمال ۴/۱۲)

تمت

(نساء ع ۲۳) "اوسکو کہان سے ہو بیٹا جبکہ اوسکی کوئی جورو نہین" (انعام ع ۱۳)
افسوس محمد صاحب ناواقف رہے کہ انجیل مین خدا کے فرزندون کی نسبت صاف
لکھا ہے کہ وہ نہ لہو سے نہ جسم کی خواہش سے مگر خدا سے پیدا ہوئے ہین (یوحنا
۱/۱۳) جتنی خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے ہین وہ خدا کے فرزند ہین (رومیون ۸/۱۴)
حیرت ہے کہ جب علی کو یداللہ (خدا کا ہاتھ) کہا تو کسی نے نہ پوچھا "بھلا اوسکے
کہان سے ہو ہاتھ جبکہ اوسکے کوئی کندھا نہین" وہ نہ سمجھے کہ جب ابراہیم کو
خلیل اللہ کہتے ہین تو اوس سے خدا کا انسان کے ساتھ کوئی جسمانی کثیف تعلق
مراد نہین ہوتا بلکہ صرف ابراہیم کے ساتھ خدا کے ایک روحانی علاقہ محبت کا
اظہار ہوتا ہے اسی طرح ابن اللہ سے سب سے قریب تر اور سب سے پاک تر رشتہ
روحانی ظاہر ہوتا ہے یہ رشتہ خدا کے ساتھ بجز مسیح کے کسی دوسرے کو اس درجہ
مین حاصل نہین اسی لیے انجیل مین مسیح کو اکلوتا اور پیارا بیٹا کہا ہے کوئی رسول
اللہ ہے کوئی خلیل اللہ کوئی کلیم اللہ مگر مسیح ابن اللہ ہے۔
حقیقی اور سچی توحید دنیا کے کسی مذہب مین نہین اسلام مین بھی نہین وہ
توحید جو خدا کے شایان شان ہے اور اوسکی صفات الٰہیہ کا پورا اظہار کرتی ہے
مسیحیت مین ہے کامل اور بے عیب نمونہ دنیا کے پردہ سے مفقود ہے کیونکہ
کوئی بشر معصوم نہین سبھون نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہین
مگر ہان صرف ایک ہی نمونہ ہے جو کامل ہے اور جو پاک اور بے بد اور بے عیب اور
گناہ گارون سے جدا اور آسمانون سے بلند ہے جسکی پیروی کر کے ہم اپنے

صحتنامہ رسالہ الوہیت مسیح و تثلیث کی تنقیح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	درلت	دولت
۱۰	۱۶	وشہلبی	وہٹبی
۱۵	۹	۲ وہزار	دوہزار
//	۱۱	افنوم	اقنوم
//	۱۴	دوی	دعوی
۱۸	۹	مگر	نہین مگر
//	۱۱	الفصاف	الصاف
۲۰	۱۶	بہی ۔ وہ	بہی وہ
۲۳	۸	سہاما	سہارا
۳۲	۲	کرسے	کرنے
۴۰	۱۲	لفظ	لفظ کا
۴۳	۱۳	ہمفیر	ہمصفیر
۴۹	۱۷	تشلیثی	تثلیثی
//	۱۸	اس بن	اس مین
۵۲	۸	دو	وہ

trines in Ancient and Modern times.
By Robert Spears 0 3 0

Tracts for Free Distribution among the Christians.

Distinctive Doctorines of Unitarianism.
Christ the son of God and Christ the son of Man.
Was Jesus of Nazareth identical with the Almighty Creator?
Unitarian belief stated in Bible language.
Popular Objections to Unitarianism considered.
Unitarianism: A concise history of the Uuitarian Christian Church.
One hundred scripture arguments for the Unitarian faith.
The Apostle Peter a Unitarian.
Outline of the testimony of scripture against the Trinity.
A brief statement and explanation of the Unitarian faith (Dr. Dewey).
A discourse on some of the distinguishing opinions of the Unitarians (Dr. Channing).
Remarks on Creeds, Intolerance and Exclusion (Dr. Channing).
Scriptural belief of Unitarian Christians *(card)*.
The Teachings of the Twelve Apostles. Translated from the original Greek.
There are other tracts besides.

☞ *Enquirers are cordially invited to send enquiries with the assurance that their letters will be answered.*

Address,
AKBAR MASIH,
MUKHTAR,
Banda, N.-W.P.

G. P. VARMA & BROTHERS' PRESS,—LUCKNOW.

	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۱۲	رکھتا	کہتا
۵۶	۵	خامہ	جامہ
۵۸	۵	جسنے	جسنے مجھے
۶۹	۴	مرد	فراد
۷۲	۹	قتل	قتل کرنیکے
۷۵	۸	بڑی	بڑی
۷۷	۱۷	ایسے	اس سے
۷۹	۱۶	ہے	ہے وہ
۹۳	۲	مین	معنی
۱۰۳	۱۰	وہ	وہ کا
۱۰۶	۱۳	لبا	بسا
۱۱۵	۳	نا	جانا
״	۴	بے بصر	بے صبر
״	۱۸	حس	حق
۱۱۶	۱	گمان	یہ گمان
״	۱۸	بے	تے
۱۱۷	۱۷	ماہرا	ماجرا
۱۲۱	۷	اونسے	ونسے
״	۱۳	دلکو	دلکے
۱۲۸	۱	بہی	کبھی
۱۳۴	۱۷	محجب	محبت
۱۴۰	۶	سنے	کرادسنے
۳۹	۲	گی خو	گو خو
۱۴۹	۱۷	بٹیاغیر	بٹیاغیرمخلوق

ENGLISH WORKS ON UNITARIAN THEOLOGY.

SOLD TO CHRISTIANS ONLY.

	Rs.	A.	P.
An Examination of Canon Liddon's Bampton Lectures on the Divinity of our Lord and Saviour Jesus Christ. By a Clergyman of the Church of England. 425 pp.	3	12	0
A Statement of Reasons for not believing the Doctrines of Trinitarians, concerning the nature of God and the person of Christ. By Andrews Norton. 550 pp.	2	12	0
Orthodoxy: its Truths and Errors. By James Freeman Clarke, D.D., 512 pp.	2	12	0
Unitarianism defined. The Scripture Doctrine of the Father, Son and Holy Ghost. By Frederick A. Farley, D. D. *Contents:*—The Unity of God; the Trinity; Inferiority and subordination of the Lord Jesus Christ; double nature of Christ-Personality and Deity of the Holy Ghost; Human nature; Atonement; Antiquity of Unitarianism—its History. 270 pp.	1	4	0
Discourses on the Doctrines of Christianity. By William G. Eliot. *Contents:*—Unity of God; the Holy Spirit; Our Lord Jesus Christ; Argument from History; Atonement; Regeneration; Retribution. 168 pp.	1	0	0
A Unitarian Hand-Book of six hundred Scriptural Illustrations of Christian Unitarianism. By Robert Spears. 100 pp.	0	7	0
A Historical Sketch of the Rise and Progress of the Unitarian Christian doc-			